198

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،22۔جون2013

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

"سالانہ بجٹ برائے سال 14-2013 پر عام بحث"

200

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا دوسرا اجلاس

ہفتہ، 22۔ جون2013

(یوم السبت، 12۔ شعبان المعظم1434ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر34 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪ وَارْحَمْنَا ۪ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝۲۸۶

سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ آیت 286

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چُوک ہو گئی ہو تو ہم سے مؤاخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو۔ اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما(286)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اکھیاں دے نیر جدائی وچ دن رات وگائے جاندے نیں
خوش بختاں نوں محبوباں دے دیدار کرائے جاندے نیں
کعبے دا دوارا کیہہ آکھاں روضے دا نظارہ کیہہ آکھاں
ایتھے درد سنائے جاندے نیں اوتھے دکھ ونڈائے جاندے نیں
اک وار فرشتہ جد آوے مڑ دُوجی واری نہیں ملدی
سرکار دے اُمتی نیں جہڑے مڑ مڑ کے بلائے جاندے نیں
اِک جھلک جو ویکھی یوسف دی ہتھ کٹ لے عورتاں مصر دیاں
ایتھے بِن ڈِٹھیاں ای سوہنے توں لکھاں سِیس کٹائے جاندے نیں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب سالانہ بجٹ برائے سال2013-14 پر بحث کے لئے میں ڈاکٹر مراد راس کو دعوت دیتا ہوں۔

رانا محمد ارشد: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

ایم کیوایم کے ممبر اسمبلی جناب ساجد قریشی اوران کے بیٹے کی شہادت، پشاور حسینیہ مدرسہ میں بم دھماکے میں شہید ہونے والوں اور سابق ممبر اسمبلی رائے عمر فاروق خان کھرل کی وفات پر دعائے مغفرت

رانا محمد ارشد: جناب سپیکر!کراچی میں ایم کیوایم کے ممبر صوبائی اسمبلی ساجد قریشی اوران کے بیٹے شہید ہوئے ہیں۔اسی طرح جی ٹی روڈ پشاور میں واقع حسینیہ مدرسہ میں بم دھماکا کے نتیجے میں لوگ شہید ہوئے ہیں توان سب کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر!اوکاڑہ کے سابق ممبر صوبائی اسمبلی رائے عمر فاروق خان کھرل صاحب انتقال فرماگئے ہیں ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ضرور سب کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔اللہ تعالیٰ سب کی بخشش فرمائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال2013-14 پر عام بحث

(---جاری)

ڈاکٹر مراد راس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بحث کرنے کا موقع عنایت فرمایا۔وقت بہت محدود ہے اس لئے میں جلدی جلدی اپنے points کو بیان کروں گا۔میرا خیال ہے کہ pre-budget discussion اور اجلاس ہونا بہت ضروری ہے۔اس

وقت ہم جتنی بھی تجاویز دے سکتے ہیں یا دے رہے ہیں ان میں سے کوئی بھی implement نہیں ہو گی کیونکہ عام طور پر اس کا طریق کار ہمیشہ یہی رہا ہے کہ یہاں پر جو discussion ہوتی ہے وہ post budget ہے۔اس موقع پر ہم صرف criticism کر سکتے ہیں لیکن اس میں کوئی valuable efforts نہیں ڈال سکتے۔

جناب سپیکر!میں سب سے پہلے دانش سکولوں کے حوالے سے بات کروں گا کیونکہ یہ point یہاں پر بڑا repeat ہوا ہے۔اسی طرح لیپ ٹاپ کے لئے ایک ارب روپے رکھے گئے ہیں۔میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ اسی رقم کے حساب سے لیپ ٹاپ کی قیمت نکالیں اور ان کو per family distribute کیا جائے تو ایک ارب روپے کے اندر کتنی families کے بچوں کو کمپیوٹر کی تعلیم مل سکتی ہے ؟آپ آئین کے آرٹیکل 25-A کو دیکھیں جس میں ریاست کی یہ ذمہ داری ٹھہرائی گئی ہے کہ وہ ہر پانچ سال کے بچے کو پرائمری تعلیم مہیا کرے۔یہ بہت ہی ضروری point ہے۔ہم جو پیسے دانش سکولوں یا لیپ ٹاپ پر لگا رہے ہیں اگر وہی پیسے existing سکولوں پر لگائیں تو اس سے بہت بہتری آسکتی ہے۔اسی طرح گھوسٹ سکولوں کو manage کیا جائے۔

جناب سپیکر!اس کے بعد میں بجلی کے مسئلہ کی طرف آؤں گا جس پر یہ الیکشن لڑا گیا ہے۔اس وقت پنجاب کا سب سے بڑا مسئلہ بجلی کا ہے۔پچھلے سال اس کے لئے 10 بلین روپے مختص کئے گئے لیکن اس کی کوئی تفصیل نہیں دی گئی کہ وہ رقم کہاں خرچ کی گئی ہے ؟اب اس کو بڑھا کر 20 بلین روپے کر دیا گیا ہے۔جب اس کی تفصیل آجائے گی کہ یہ رقم کس طرح خرچ کریں گے تو پھر ہمیں بھی معلوم ہو جائے گا مگر میں آپ کو یہ بتا دوں کہ یہ 20 بلین روپے بجٹ کا صرف دو فیصد ہے۔صوبہ پنجاب کے سب سے بڑے مسئلہ کے لئے بجٹ میں صرف دو فیصد رقم مختص کی گئی ہے اس لئے حکومت کو اس پر مزید غور کرنا چاہئے اور اس رقم کو enhance کیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر!تیسری چیز میں یہ عرض کروں گا کہ ہر دفعہ پولیس کا بجٹ بڑھ جاتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب ذرا notice لیں۔محکمہ بھی notice لے رہا ہے لیکن آپ بھی points note کرتے جائیں۔مہربانی فرما کر معزز ممبر کی بات ذرا توجہ سے سُنیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!میں یہ عرض کر رہا تھا کہ as usual پولیس کا بجٹ اس مرتبہ پھر بڑھا دیا گیا ہے۔پولیس کا بجٹ بڑھانے سے کبھی بھی مسائل حل نہیں ہوں گے۔جب تک reforms نہیں کی جاتیں تو اس وقت تک مسائل حل نہیں ہوں گے۔جب تک تھانہ کلچر ختم نہیں کیا جاتا اور جب تک اس

میںreforms نہیں لائی جاتیں تو تب تک پولیس کا یہ سسٹم کبھی ٹھیک نہیں ہو سکے گا۔آپ جتنی مرضی پولیس کی نفری اور ان کی گاڑیاں بڑھادیں لیکن جب تک accountability نہیں ہو گی تو تب تک بہتری نہیں آ سکے گی۔اگر ان کی مراعات بڑھائی گئی ہیں تو پھر ان کی accountability بھی ہونی چاہئے کہ وہ رقم کہاں پر استعمال ہوئی ہے اور اس سے کیا بہتری آئی ہے ؟جب تک آپ reforms نہیں کریں گے تو اس وقت تک یہ تھانہ کلچر ٹھیک نہیں ہو سکے گا۔

جناب سپیکر!اسی طرح پٹواری سسٹم کو بہتر کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ہمیں بڑی خوشخبری دی گئی ہے کہ پنجاب میں2014تک سارا Land Record computerize کر دیا جائے گا۔بہت اچھی خبر ہے اور ہم دُعا کرتے ہیں کہ یہ ہو مگر پچھلے پانچ سالوں میں یہ نہیں ہو سکا جبکہ ایک سال کے اندر میٹرو بس سروس کا پراجیکٹ مکمل کر لیا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر:اس پراجیکٹ پر ایک سال نہیں لگا بلکہ یہ تھوڑے عرصہ میں مکمل ہوا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس:جی،ہاں یہ پراجیکٹ گیارہ مہینوں میں مکمل ہوا ہے۔ میٹرو بس سروس کا پراجیکٹ تو گیارہ مہینوں کے اندر مکمل کر لیا گیا لیکن پانچ سال میں ہم پنجاب کے Land Record کو computerize نہیں کر سکے۔

جناب سپیکر!میں یہاں پر بڑے فخر سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ میں جس حلقہ سے جیت کر آیا ہوں اور جس حلقہ نے مجھے اپنا نمائندہ منتخب کیا ہے قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف بھی اسی حلقہ کے ووٹر ہیں۔وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے بھی وہاں پر بہت سا وقت گزارا ہے اس لئے مجھے کسی اور کی گواہی کی ضرورت نہیں ہو گی کیونکہ اس ملک کے دو بہت ہی سینئر لیڈر گواہی دیں گے کہ ادھر کے حالات کیسے ہیں۔وہاں پر کروڑوں،اربوں روپے کی سڑکیں بنائی گئیں اور ترقیاتی کام کئے گئے۔اس حلقہ کے اندر گلبرگ،ماڈل ٹاؤن اور گارڈن ٹاؤن آتے ہیں لیکن وہاں پر کچی آبادیوں کے اندر پانی میسر نہیں ہے۔میں صاف پانی کی بات نہیں کر رہا بلکہ میں صرف پانی کی بات کر رہا ہوں۔اس حلقہ میں واقع کچی آبادیوں کے لوگوں کو پانی تک میسر نہیں۔اس حلقہ میں سڑکوں اور فلائی اوور پر کروڑوں،اربوں روپے لگائے گئے ہیں لیکن کچی آبادی کے مکینوں کو پانی میسر نہیں۔جہاں پر ٹیوب ویل لگا ہوا ہے اس کا بور کام نہیں کر رہا،جہاں پر بور کام کر رہا ہے وہاں پر جنریٹر نہیں لگا ہوا اور جہاں جنریٹر لگا ہوا ہے وہاں پر جنریٹر کام نہیں کر رہا۔آپ یقین کریں کہ چھوٹے چھوٹے بچے گلیوں میں بیٹھ کر زمین سے جو پائپ نکلے

ہوئے ہیں ان سے پانی بھر کر اپنے گھروں میں لے کر جاتے ہیں تو یہ حالات اس حلقے کے ہیں جہاں پر کروڑوں، اربوں روپے سڑکوں اور فلائی اوور کی تعمیر پر لگائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں جلدی جلدی دو points عرض کروں گا۔ میرے حلقے کا سب سے بڑا مسئلہ قبرستان کا ہے۔ وہاں پر قبروں کے اُوپر قبریں بنائی جا رہی ہیں۔ قبرستان کے لئے جگہ الاٹ نہیں کی جا رہی جو کہ آسانی سے الاٹ کی جا سکتی ہے کیونکہ وہاں پر ایل ڈی اے کی جگہ موجود ہے جو کہ قبرستان کے لئے الاٹ کی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر! آخری point عرض کروں گا کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے تو پہلے بھی آخری point ہی کہا تھا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا آخری point یہ ہے کہ وہاں پر باپ آیا اُس نے گھر خریدا وہ مر گیا، اُس کا بیٹا اُسی گھر میں رہا اور وہ بھی مر گیا لیکن اُس شخص کے پوتوں کو ابھی تک بھی مالکانہ حقوق نہیں ملے۔ ہم نے اگر اپنی priorities کو نہ بدلا تو ہم صرف اس ملک کی تباہی کی طرف چل نہیں رہے ہیں بلکہ اس ملک کی تباہی کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ جس عوام نے ہمیں منتخب کیا ہے وہ اس ایوان میں آکر ہمیں گریبانوں سے پکڑے گی۔ آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے تھوڑا extra time دیا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ شمیلا اسلم!

محترمہ شمیلا اسلم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس پنجاب حکومت کا 14-2013 کا پہلا 897۔ارب اور 56 کروڑ روپے کا عوام دوست، ترقیاتی اور متوازن بجٹ پیش کرنے پر میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ آج ہم یہاں پر جو شاندار بجٹ پیش کرنے کے قابل ہوئے ہیں اُس کی وجہ ہمارے پچھلے پانچ سالہ ترقیاتی کام اور وہ عوام دوست سکیمیں ہیں جن کی وجہ سے الیکشن میں عوام نے مسلم لیگ (ن) پر اعتماد کا اظہار کیا اور ہم پنجاب و مرکز میں بغیر کسی سیاسی جماعت کے ساتھ اتحاد کرنے کے اپنی حکومت بنانے میں کامیاب ہوئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس بجٹ کی تیاری میں حقیقت پسندی سے کام لیا گیا ہے اور ایسے اہداف مقرر کئے گئے ہیں جنہیں حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس بجٹ میں جو ترجیحات طے کی گئی ہیں وہ یقیناً مسلم لیگ (ن) کے منشور کا حصہ ہیں اور میں سمجھتی ہوں کہ ان ترجیحات پر عملدرآمد سے مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف اور

میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں پاکستان ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا اور اسی کے بارے میں ملتان کے ایک شاعر قمر رضا شہزاد صاحب نے کچھ یوں کہا ہے:

روشنیوں سے ہر دالان سجائیں گے
گھر گھر میں اِک نیا مکان سجائیں گے
پہلے ہم نے یہ پنجاب سجایا تھا
اب ہم یہ پورا پاکستان سجائیں گے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں دس فیصد اضافہ بہت اچھی چیز ہے یقیناً اس سے اُنہیں ایک حد تک relief ملے گا۔ میری تجویز ہے کہ اگلے سال اس میں مزید اضافہ کیا جائے۔ مزدور کی تنخواہ جو دس ہزار روپیہ مقرر کی گئی ہے یہ موجودہ حکومت کا ایک انقلابی قدم ہے لیکن اس میں check and balance کی سخت ضرورت ہے۔ جو ادارے مزدور کو اُن کا حق نہیں دیتے اُن کے خلاف سخت سے سخت ایکشن لینے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! معیاری اور جدید تعلیم وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی ترجیحات کا حصہ ہے اور میں نے اس سلسلہ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی بات کی تھی کہ ہمارے ایجوکیشن سیکٹر کی ایک پالیسی ہے کہ پانچ سو گز کے اندر جو سکول واقع ہیں چاہے وہ لڑکیوں کے ہیں یا لڑکوں کے ہیں اُنہیں ایک دوسرے میں merge کر دیا جاتا ہے۔ یہ سکیم شہروں میں تو کامیاب ہے مگر دیہاتوں میں مخلوط تعلیم کو پسند نہیں کیا جاتا اس لئے اس پالیسی پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ پچھلے سال تمام گرلز کالجوں کو بسیں فراہم کی گئی تھیں میں اُمید کرتی ہوں کہ اس دفعہ بوائز کالجوں کو بسیں فراہم کرنے کے لئے بھی بجٹ میں رقم مختص کی جائے گی۔ ضلع وہاڑی کی ایک یونین کونسل نمبر22 (داد کو میرا) تیس دیہاتوں پر مشتمل ہے مگر افسوس کہ یہاں پر لڑکیوں کا صرف پرائمری سکول ہے اسے اپ گریڈ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس یونین کونسل میں BHU بھی نہیں ہے تو یہاں پر BHU بنایا جائے یا پھر موبائل ہیلتھ یونٹ قائم کئے جائیں۔

جناب سپیکر! کھیلیں ہماری ثقافت کا حصہ ہیں۔ نوجوانوں کو آگے لانے کے لئے یوتھ پالیسی کا اعلان کیا گیا۔ ہاکی ہمارا قومی کھیل ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ وہاڑی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اُس نے ہاکی کے میدان میں بہت سے نامور کھلاڑی پیدا کئے ہیں جن میں سلیم شیروانی اور وسیم رندھاوا کے نام

قابل ذکر ہیں۔یہاں پر خورشید انور سٹیڈیم ہے جو اٹھارہ ایکڑز مین پر مشتمل ہے اور یہاں پر ٹربائن کی بھی سہولت ہے اگر یہاں پر آسٹروٹرف بچھانے کے لئے رقم مختص کی جائے تو یہاں پر کھلاڑی ملک سے باہر پاکستان کا نام روشن کرنے میں نمایاں رہیں گے۔اس کے ساتھ ساتھ میرا one way mettled road کا ایک منصوبہ تھا جو تقریباً 3 کروڑ روپے کی لاگت سے شروع کیا گیا تھا اُس کے لئے صرف 69 لاکھ روپے release کئے گئے ہیں میں سمجھتی ہوں کہ اس منصوبہ کو اس بجٹ میں شامل کرنا بہت ضروری ہے تاکہ اس سے گرلز کالج اور ڈی ایچ کیو کے لوگوں کو relief مل سکے۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلے سال ضلع وہاڑی میں محکمہ فشریز کے فارمز کی چاردیواری اور ٹربائن کے لئے تقریباً 55 لاکھ روپیہ مختص کروایا تھا مگر افسوس کہ صرف 8 لاکھ روپیہ release کیا گیا ہے۔ چاردیواری نہ ہونے کی وجہ سے فش فارم سے مچھلیاں چوری ہو جاتی ہیں جن کو بچانے کے لئے مطلوبہ رقم فوری طور پر release کی جائے۔

جناب سپیکر! کسی بھی ملک کی ترقی میں خواتین انتہائی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ میری تجویز پر ضلع وہاڑی میں انڈسٹریل ہوم اور ہوسٹل فار ورکنگ وومن کے منصوبے شروع کئے جا رہے ہیں اور اس بجٹ میں ان کے لئے رقم مختص کی گئی ہے۔ایم پی اے ہونے کی حیثیت سے میری ایک تجویز یہ بھی ہے کہ خواتین ایم پی ایز جو مخصوص سیٹوں پر آتی ہیں اور یہاں سے فنڈز لے کر اپنے علاقوں میں جاتی ہیں تو سولنگ، سڑکوں اور اسی طرح کے دیگر منصوبوں پر اُن کے پیسے خرچ کر دیئے جاتے ہیں، کتنا ہی اچھا ہو کہ اس کے لئے پابندی عائد کر دی جائے کہ یہ پیسے خواتین کے منصوبہ جات کے لئے استعمال ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں پولیس کے حوالہ سے ایک بات کہوں گی کہ پولیس پر اکثر یہ الزام آتا ہے کہ ڈکیتی کے پرچے درج نہیں کئے جاتے۔ میری تجویز یہ ہے کہ ڈی پی او آفس میں ایک سیل قائم کر دیا جائے جہاں پر ڈکیتی کے پرچے درج نہ ہونے کے خلاف ایکشن لیا جائے۔آخر میں ایک شعر کے ساتھ اپنی تقریر کا اختتام کروں گی:

دُودھ یقیناً چاندی سا شفاف ملے گا
پینے کا پانی بھی سب کو صاف ملے گا
ہم بدلیں گے تھانہ اور کچہری لوگو!
انشاء اللہ اب سب کو انصاف ملے گا

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: مہربانی۔ جناب مسعود شفقت صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہماری خواہش تو یہ تھی کہ قائد ایوان بجٹ اجلاس کے دوران اسمبلی کے اس فورم میں آتے یا وہ ٹوکن شرکت ہی کرتے اور اگر وہ نہیں آ سکے تو کم از کم یہ ایوان اس بات کا متقاضی ہے کہ وزیر خزانہ یہاں پر موجود ہوں۔ ہم اپنی تقریریں دیواروں کو سنانے کے لئے یہاں پر اکٹھے نہیں ہوئے۔ یہ سارے منتخب نمائندے ہیں ان کی تجاویز کے وزیر خزانہ notes لیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، منسٹر صاحبان تشریف فرما ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! وزیر خزانہ ایوان میں آکر ٹریژری بنچوں کی نمائندگی کریں اور معزز ممبران کی تقاریر کے notes لیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! وزیر خزانہ بجٹ کے حوالہ سے ہی کسی میٹنگ میں مصروف ہیں مگر ہم اُن کے ہی behalf پر notes لے رہے ہیں اور آپ کی خواہش کے مطابق انہیں انشاء اللہ brief accordingly کر دیا جائے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اسمبلی کے اجلاس کے دوران اگر وزیر موصوف کسی اور میٹنگ میں بیٹھے ہوں تو یہ اس اسمبلی کی توہین ہے۔ اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے اور وزیر موصوف کسی اور میٹنگ میں مصروف ہیں۔ میرے خیال میں اس پر میں توجہ ہی دلاؤں گا کہ اس معاملہ کو اُنہیں تھوڑا سا seriously لینا چاہئے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ جناب مسعود شفقت!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ رائے منصب علی خان صاحب!

رائے منصب علی خان: جناب سپیکر! آپ کی بہت مہربانی کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا ویسے میں تو سمجھ رہا تھا کہ آپ خواتین کے حقوق کا زیادہ خیال رکھ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے کہ آپ نے ہمیں موقع دیا۔ دو دن سے مجھے بتایا گیا ہے کہ آج آپ نے تقریر کرنی ہے اور پھر خواتین کو موقع دے دیا جاتا تھا تو یہ بھی اچھی بات ہے کہ ہماری بہنیں بھی تقاریر کریں لیکن آپ کی توجہ بہت اعلیٰ ہے۔

جناب سپیکر! کل ایک معزز ممبر حزب اختلاف بجٹ پر بحث کے حوالہ سے اعتراض کر رہے تھے کہ بہت تھوڑا وقت دیا گیا ہے۔ بجٹ پر بحث کرنے کے لئے تھوڑا وقت اس لئے دیا گیا ہے کہ بجٹ کی تیاری کے لئے وقت بہت کم تھا مگر اس کے باوجود خادم اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے بجٹ کے لئے

بھرپور ٹائم دیا اور وزیر خزانہ بھی اس طرف غور کر رہے ہیں، اس میں جو کمی ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ وہ دور کر رہے ہیں اور وہ دور ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں چند باتیں جنوبی پنجاب کے حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میرا تعلق ملتان سے ہے۔ اس بجٹ میں جنوبی پنجاب کے احساس محرومی کو کافی حد تک دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس میں، میں خاص طور پر energy sector کے بارے میں عرض کرتا ہوں کہ دیہات میں توڑی، پھوک اور گوبر سے بجلی پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جس سے دیہات روشن ہوں گے اس کے لئے معقول رقم رکھی گئی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ تونسہ بیراج ڈیم کے لئے 50 کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے جس سے 50 میگاواٹ بجلی پیدا ہو گی جو کہ اس علاقے کے لئے ہو گی جس میں خاص طور پر ڈیرہ غازی خان ڈویژن، کوٹ ادو اور ضلع مظفر گڑھ وغیرہ کے علاقے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ CDA سے بھی معاہدہ کیا گیا ہے اس سے بھی ہم بجلی حاصل کریں گے۔ اس سے بجلی کے حوالے سے راولپنڈی کو فائدہ دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! پٹواری کلچر کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ ایک سال کا وقت دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے پانچ سال گزرے ہیں لیکن اُن پانچ سالوں میں رقم نہیں رکھی گئی تھی اس دفعہ اس مد کے لئے 9۔ ارب روپیہ رکھا گیا ہے یہ حکومت کا بہت بڑا اقدام ہے۔ انشاء اللہ یہ کامیاب ہو گا۔ آپ جانتے ہیں کہ جو لوگ پٹواری کے پاس جاتے ہیں تو وہ کس طرح انہیں ذلیل کرتے اور کس طرح ان کا خون نچوڑتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک سال کے بعد عوام کو ہر قسم کی فرد، پٹوار کی کاپی اور انتقال وغیرہ کی کاپی بٹن دبا کر مل جایا کریں گی۔ یہ بلاشبہ موجودہ حکومت کا بہت زبردست کارنامہ ہو گا جو پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔

جناب سپیکر! خواتین کو باوقار اور باعزت مقام دلانے میں میاں محمد شہباز شریف کے اقدامات بہت زبردست ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اقدامات تو وزیر اعلیٰ صاحب کر رہے ہیں۔ آپ اس میں کیا کریں گے؟

رائے منصب علی خان: جناب سپیکر! میں ان کی تعریف کر رہا ہوں۔ میں اور آپ ایک ہی کشتی کے سوار ہیں، میری اور آپ کی عمر بھی ایک جیسی ہے اس لئے مل کر ان کی تعریف کریں گے۔ دیہی خواتین کے بارے میں 50 کروڑ روپیہ ڈیری سکیم کے لئے رکھا گیا ہے جس سے ایک غریب دیہاتی خاتون گائے اور بھینس خرید سکے گی، اگر وہ بیوہ ہو گی تو اپنے بچوں کا پیٹ پال سکے گی اور میں سمجھتا ہوں کہ دور دراز جیسے روجھان، علی پور، ملتان اور مخدوم رشید وغیرہ کے علاقے کی رہنے والی غریب خواتین اس

سکیم سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں گی۔ اس طرح وہ کسی زمیندار کی دست نگر نہیں ہوں گی بلکہ ان کی اپنی بھینس ہو گی، وہ اس کا دودھ بیچیں گی اور اس کے گوبر کو استعمال میں لائیں گی۔ اس طرح ان کو باعزت مقام دلانے میں حکومت کا بھرپور کردار ہو گا۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب میں تعلیم کے لئے اڑھائی ارب روپیہ رکھا گیا ہے۔ ہمارے کئی سکولوں میں مویشی بندھے ہوئے ہیں، چار دیواری نہیں ہے، لیٹرین نہیں ہے اور سٹاف پورا نہیں ہے اس پر وزیر اعلیٰ صاحب نے حکم دیا ہے کہ جنوبی پنجاب کا کوئی سکول استاد، لیٹرین اور چار دیواری کے بغیر نہیں ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا اقدام ہے جس سے ہم کافی عرصہ سے محروم چلے آ رہے تھے۔

جناب سپیکر! اعلیٰ تعلیم کے لئے بورے والا اور لیہ میں یونیورسٹی کیمپس بنائے گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں علاقے ملتان ہیڈ کوارٹر اور لاہور ہیڈ کوارٹر سے بہت دور ہیں وہاں پر یونیورسٹی کا قیام ہونہار بچوں کے لئے بہت مفید ہو گا۔

جناب سپیکر! ملتان میں بھی میٹرو بس چلانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ہمیں قوی امید ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب ملتان کے لوگوں کو یہ سہولت بڑی جلد مہیا کریں گے۔

جناب سپیکر! انڈسٹریل سٹیٹ کا دائرہ کار ملتان اور رحیم یار خان وغیرہ تک بڑھا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: رائے صاحب! وقت ختم ہو گیا ہے۔

رائے منصب علی خان: جناب سپیکر! آخری بات زراعت کے متعلق کروں گا کہ ہماری زراعت ملک کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ ہمارے دوست کل کہہ رہے تھے کہ زراعت کو 13- ارب روپیہ دیا گیا ہے جبکہ 22- ارب 50 کروڑ روپیہ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ شکریہ۔ محترمہ باسمہ چودھری!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں۔ محترمہ کرن عمران!

محترمہ کرن عمران: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر تقریر کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے اپنے قائد محترم وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو اتنا متوازن اور عوام دوست بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد دوں گی۔ میرے ایک colleague نے ابھی کہا تھا کہ میٹرو بس سسٹم جو شروع کیا گیا وہ گیارہ مہینوں میں مکمل ہوا۔ میں ان کے علم میں اضافہ کر دوں کہ یہ منصوبہ ترکی کے اشتراک سے بنا، اس

پر ترکی کی ٹیم نے جو paper work کیا اس پر ایک سال لگا تھا اس کے بعد اس پر عملی جامہ گیارہ مہینوں میں پہنایا گیا اس طرح میٹرو بس 23 مہینوں کے tenure میں بنی۔

جناب سپیکر! خواتین ڈویلپمنٹ پروگرام پر 25۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ میں اس کو پنجاب حکومت کا خوش آئند اقدام کہوں گی۔ اس کے علاوہ صوبائی محتسب ایک خاتون ہیں، پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ ایک خاتون کو اس level پر لایا گیا ہے۔ یہ بھی پنجاب حکومت کا بہت اچھا اقدام ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے منشور اور بجٹ کی ترجیحات میں جہاں تعلیم اور صحت کی بات کی جاتی ہے تو وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا تھا کہ ایک مریض کو وہ کس طرح اپنی گاڑی میں ہسپتال لے کر گئے اور اس کا علاج کرایا۔ اس پر ہمارے قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید نے کہا کہ وزیر اعلیٰ صاحب کتنے لوگوں کو اپنی گاڑی میں لے کر جائیں گے اور VIP treatment کرائیں گے۔ میں ان کی بات کو تسلیم کرتی ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ بجٹ میں جب ہیلتھ انشورنس کارڈ کا اجراء کیا گیا تو اس پر تنقید نہیں کرنی چاہئے تھی اس لئے کہ وہی treatment یا اس سے ملتا جلتا treatment کارڈ ہولڈر کو ملنا ہے جو اُس مریض کو وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ جانے سے ملا تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری یہاں پر کچھ تجاویز ہیں کہ جتنے بھی پرائیویٹ پبلک سکول ہیں ان کے نصاب تعلیم کو مرحلہ وار یکساں کیا جائے۔ تمام اساتذہ چاہے وہ پبلک سیکٹر میں ہوں یا پرائیویٹ سیکٹر میں ہوں گرمیوں کی چھٹیوں میں ان کی کم از کم 20 دن کی سالانہ ٹریننگ کی جائے۔ پرائیویٹ سکولوں کے اساتذہ کی کم از کم تعلیم گریجویشن ہونی چاہئے۔ خصوصی بچوں کو تعلیم دینے والے اساتذہ کی معیاری ٹریننگ کے لئے ملکی و غیر ملکی ماہرین کی خدمات حاصل کی جائیں۔ سمال اینڈ کاٹیج انڈسٹری کے لئے مخصوص علاقوں میں خواتین کے لئے انڈسٹریل زون قائم کئے جائیں۔ پنجاب کے بڑے شہروں میں خواتین کے لئے خصوصی طور پر بسیں چلانے کا انتظام کیا جائے۔ میری کوشش تھی کہ میں پانچ منٹ میں اپنی بات کو مکمل کروں اس لئے میں اپنی تقریر کا اختتام ایک شعر سے کرتی ہوں کہ:

میں اس کا دوست ہوں، وہ یہ اعتراف کرتا ہے
مگر باتیں بھی وہ میرے ہی خلاف کرتا ہے
جہاں جاتا ہے کرتا ہے وہ میرا ذکر نفرت سے
یہ اس کی مہربانی ہے مجھے بھی یاد رکھتا ہے

شکریہ

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ جناب ظہیر الدین خان!

جناب ظہیر الدین خان علیزئی: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے موقع دیا۔ میں یہاں زراعت کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا۔ زراعت کے لئے 13۔ارب روپے ہو یا 22۔ارب روپے ہو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ رقم ناکافی ہے۔ ہمارے ملک کے لئے زراعت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہم نے زراعت کی وجہ سے ہی آگے چلنا ہے۔ ہم اگر اپنے agriculture sector کو ہی مضبوط کر لیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری بہت سی مشکلات حل ہو جائیں گی۔ ہماری 70/80 فیصد آبادی کا انحصار زراعت پر ہے اور وہ اس سے منسلک ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے طبقات ہیں جو زراعت کے ساتھ منسلک ہیں۔ اگر ہمارا کسان، کاشتکار اور زمیندار خوشحال ہو گا تو ہمارا ملک ترقی کر سکتا ہے اور تب ہی کاروباری حضرات بھی ترقی کر سکتے ہیں کیونکہ کاروباری حضرات بھی زراعت کے ساتھ منسلک ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہاں پر میرے بہت سے کاشتکار بھائی بیٹھے ہوئے ہیں اور پچھلی اسمبلی میں بھی بیٹھے تھے لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ زراعت کے ساتھ شروع سے لے کر اب تک ناانصافی ہو رہی ہے۔ آپ کے ملک کی 70/80 فیصد آبادی جس چیز پر depend کرتی ہے ہم اس کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔ 22۔ارب روپے ہوں یا 13۔ارب روپے مگر یہ زراعت کے لئے بہت معمولی سی رقم ہے۔ اگر آپ ٹیکس لگانے کی بات کرتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ زراعت پر ٹیکس بالکل لگائیں اور ہر چیز پر ٹیکس ہونا چاہئے کیونکہ ہم بھی ٹیکس دینا چاہتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ چیزوں پر ہمیں subsidy دیں۔ اگر آپ inputs اور implements کو check کریں تو ہمارے inputs آسمان کو چھو رہے ہیں۔ ایک عام کاشتکار کیا بلکہ اچھے خاصے کاشتکار کی purchasing power اس کی سے باہر ہوتی جا رہی ہے چاہے وہ implements ہوں، چاہے inputs ہوں جس میں کھادیں، بیج، ادویات اور سب چیزیں شامل ہیں۔ یہاں پر زمیندار حضرات بیٹھے ہوئے ہیں اس لئے آپ سب جانتے ہیں کہ آج کل کاشتکاری کیسے ہو رہی ہے؟ لوڈشیڈنگ کی وجہ سے بہت بُری حالت ہے، ڈیزل پر ٹیوب ویل چل رہے ہیں اور جب بجلی کے bill آتے ہیں تو ہر کاشتکار پریشان ہو جاتا ہے، چاہے ایک normal کاشتکار ہو، چاہے کوئی اچھا ہو۔

جناب سپیکر! secondly میں آپ کی توجہ اس طرف دلوانا چاہتا ہوں کہ یہ ایک المیہ ہے کہ seed policy ابھی تک ہمارے پاس نہیں بنی کیونکہ یہاں پر جعلی بیج کا استعمال ہو رہا ہے جس کی وجہ سے جتنا نقصان کاشتکار کو ہو رہا ہے وہ ہماری سوچ سے بھی باہر ہے۔ سارا سال کاشتکار محنت کرتا ہے لیکن

جعلی بیج کی وجہ سے اسی کاشتکار کا بھٹہ بیٹھ جاتا ہے اور وہیں سے کاشتکار کا استحصال شروع ہوتا ہے۔ اس کے بعد میں ایک اور اہم چیز کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ Pesticides Industry میں generic ادویات کو branded کر کے بیچا جا رہا ہے یعنی سستی ادویات کو مہنگا کر کے بیچا جا رہا ہے۔ پچھلے دورِ حکومت سے یہ چیز شروع ہوئی تھی اور پتا نہیں اُن کو کہاں سے لائسنس ملا، وفاق نے یا پنجاب نے اجازت دی ہے لیکن اس پر انکوائری ہونی چاہئے کیونکہ یہ totally غیر قانونی کام ہے۔ ہمارے کاشتکار کے ساتھ یہ بہت بڑی زیادتی ہے کہ generic ادویات کو branded کر کے مہنگے داموں بیچا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں تھوڑی سی صحت پر بات کرنا چاہوں گا اور اپنے ملتان شہر کا بھی ذکر کروں گا کہ صحت کے لئے اربوں روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے۔ ملتان میں نشتر ہسپتال جو بہت بڑا ہسپتال ہے اور پورا جنوبی پنجاب کیا بلکہ K.P.K کا بھی بہت سا حصہ نشتر ہسپتال پر depend کرتا ہے۔ نشتر ہسپتال میں بہت دُور دُور سے مریض آتے ہیں لیکن وہاں پر بھی حالات ٹھیک ہونے کے قابل ہیں لہذا میں یہ چاہوں گا کہ نشتر ہسپتال کی طرف خاص طور پر توجہ دیتے ہوئے Burn Unit کو بہتر working condition میں لایا جائے تاکہ دُور دراز سے آنے والے ہمارے بھائی چاہے وہ ڈی آئی خان سے ہیں اس سے استفادہ حاصل کر سکیں کیونکہ وزیرستان، بھکر اور بنوں سے بھی لوگ آتے ہیں جبکہ جنوبی پنجاب کا بھی سارا بوجھ نشتر ہسپتال پر ہی پڑتا ہے لہذا Burn Unit کو proper condition میں لانا چاہئے۔ اسی طرح میں کینسر یونٹ کے حوالے سے ذکر کرنا ضروری سمجھوں گا کہ کینسر یونٹ پچھلے پانچ سال سے زیر التواء ہے جس پر کام نہیں ہو رہا لہذا میں آپ سے request کروں گا کہ مہربانی کر کے کینسر یونٹ کے فنڈز release کئے جائیں تاکہ جنوبی پنجاب کی عوام کینسر یونٹ کا فائدہ اٹھا سکے کیونکہ وہاں پر کینسر کی بیماری بہت عام ہے، وہاں پر دُور دُور سے بے چارے غریب لوگ آتے ہیں اور جب ان کو سہولت نہیں ملتی تب انہیں لاہور اور دوسرے شہروں کا رُخ کرنا پڑتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب ظہیر الدین خان علیزئی: جناب سپیکر! مجھے چند سیکنڈ دیجئے گا۔ میں یہاں پر تھوڑا سا یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ پراپرٹی ٹیکس ہمیشہ لوکل گورنمنٹ وصول کرتی ہے جبکہ ہمارا پراپرٹی ٹیکس ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ وصول کر رہا ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ directly یہ لوکل گورنمنٹ کے under ہونا چاہئے اور ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ کے under نہیں ہونا چاہئے۔ میرا ایک چھوٹا سا اور بھی point ہے---

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ جو کہہ رہے ہیں ان کو note فرمائیں۔ ذرا خیال کریں۔

جناب ظہیر الدین خان علیزئی: جناب سپیکر! آپ کے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن والے جس طرح کرتے ہیں یہاں سے ہی کرپشن کی جڑ شروع ہوتی ہے۔ اس محکمے کا ایک انسپکٹر ساری category لکھتا ہے اور بغیر کسی سروے اور ثبوت کے لکھتا ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ The time is over now

جناب ظہیر الدین خان علیزئی: جناب سپیکر! ایک point اور میں عرض کرنا چاہوں گا کہ کورٹ کے مطابق 75 سال کے آدمی کی پنشن کو double کر دیا گیا ہے اور تمام صوبوں کے اندر ان کو پنشن جاری بھی کر دی گئی ہے لیکن حکومت پنجاب نے ابھی تک اس کا notification جاری نہیں کیا لہذا یہ بھی کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب محمد ثاقب خورشید!

جناب محمد ثاقب خورشید: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بحث کے لئے floor دیا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد نواز شریف صاحب کی قیادت میں وزیر خزانہ۔۔۔

جناب سپیکر: خورشید صاحب! اپنے آپ کو تھوڑا correct کر لیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن نے جو بجٹ پیش کیا ہے وہ واقعی ایک عوام دوست بجٹ ہے۔ ہمارے اپوزیشن کے دوستوں کو اس دن سکتہ طاری ہو گیا تھا لیکن جب سے وہ ہوش میں آئے ہیں تب سے انہوں نے ایک روایتی انداز میں تنقید شروع کی ہوئی ہے لہذا میں گزارش کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اُن کو اُن کے حق سے محروم نہیں کر سکتے۔ مہربانی کر کے آپ اپنی بات کریں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! وہ روایتی انداز میں تنقید کر رہے ہیں۔ یقیناً میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں ولولہ انگیز فیصلے اور ان کے کام کا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے۔

جناب سپیکر: معزز ممبران! کھانے پینے کا کام باہر کیجئے کیونکہ یہاں بیٹھ کر کھایا نہیں جا سکتا۔ جو ممبران منسٹر صاحبان کی سیٹوں پر بیٹھے ہیں وہ ان کی سیٹیں چھوڑ کر اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف لے جائیں۔ منسٹر صاحب! آپ بھی اپنی سیٹ پر جائیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید اپنی سیٹ پر اور منسٹر صاحبان
کی سیٹوں پر بیٹھے معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف لے گئے)

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف کے ولولہ انگیز فیصلے اور ان کے ترقیاتی کاموں کا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے جس کی وجہ سے انتخابات کا result آپ سب کے سامنے ہے۔ یہاں یہ راگ الاپا جا رہا ہے کہ جنوبی پنجاب کو محرومی کا احساس ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں 31 فیصد آبادی کے لئے 93۔ ارب روپیہ جو رکھا گیا ہے اس میں کسانوں کے لئے بھی پیسے ہیں اور کھیتوں سے لے کر منڈیوں تک جو رقم مختص کی گئی ہے وہ بھی اس میں موجود ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی طرح توانائی کے بحران کے حل کے لئے اور کسانوں کو سولر ٹیوب ویل فراہم کرنے کے لئے بھی رقم رکھی گئی ہے جو زراعت کے شعبہ کے لئے ایک اہم پیش رفت ہے۔ اس کے علاوہ میری گزارش ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کا عزم ہے کہ ہم نے تھانہ کلچر اور پٹوار کلچر کو یکسر تبدیل کرنا ہے تو میں یہاں ایک تجویز اور دوں گا کہ اس کے ساتھ ساتھ اگر اسٹامپ فروش کلچر بھی تبدیل کر دیا جائے تو بہتر ہو گا کیونکہ وہ بھی عوام کو لوٹنے کا ایک بہانہ بنے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: کہیں ذاتی مخالفت تو نہیں ہے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! اسٹامپ فروش عوام کو لوٹنے، عوام کے جعلی اور غلط کام کرنے کے کارخانے بنے ہوئے ہیں لہذا ان سے بھی چھٹکارا حاصل کرنا چاہئے۔ اسی طرح مارکیٹ کمیٹیاں بھی ہم پر بوجھ ہیں۔ مارکیٹ کمیٹیاں جو ٹیکس وصول کر رہی ہیں اگر وہ ٹیکس TMA یا ایکسائز ڈیپارٹمنٹ وصول کر لے تو وہ کسی دوسرے شعبے کو merge کر دی جائیں۔ اس کے علاوہ وہاڑی میں لائیو سٹاک کے لئے کوئی خاطر خواہ کام نہیں کیا گیا لہذا میری گزارش ہے کہ لائیو سٹاک کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز رکھے جائیں جو بجٹ میں مختص بھی کئے گئے ہیں لیکن ہمارے ضلع وہاڑی کے لئے علیحدہ سے فنڈز رکھے جائیں۔ گرلز ڈگری کالج کے لئے ہوسٹل کی ضرورت ہے کیونکہ ہمارے گرلز ڈگری کالج میں اکثر دیہاتی بچیاں اپنی رہائش نہ ہونے کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر سکتیں۔ دوسری میری گزارش یہ ہے کہ آٹا کے لئے بہت خطیر رقم رکھی گئی جو کہ قابل ستائش بات ہے لیکن اس سلسلے میں رمضان المبارک کے دوران

آٹا حاصل کرنے کے لئے T.M.A کئی مقامات مخصوص کرتی ہے جہاں پر لوگوں کی لائنیں لگ جاتی ہیں۔ اگر 1997 کی طرح کارڈ یا پرچی سسٹم کر دیا جائے اور دیہاتوں کی سطح پر بھی یہی سسٹم کر دیا جائے تو شاید کام صحیح طرح چل سکے کیونکہ ہوٹلوں کے بیرے لائنوں میں لگ کر آٹا حاصل کر لیتے ہیں اور مستحقین بے چارے آٹا حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جاوید اختر صاحب!

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا وقت دیا۔ میرا تعلق ملتان شہر سے ہے اور جس آبادی اور حلقے سے میں کامیاب ہوا ہوں الحمد للہ وہاں کے ووٹروں کی آبادی ایک لاکھ 60 ہزار ہے جس میں ایک لاکھ آبادی انصاری برادری کی ہے جو کہ سمال انڈسٹری کا کام کرتی ہے۔ وہ چھوٹے کام کرتے ہیں لیکن لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے انہیں بہت پریشانی ہے کیونکہ جب گیس کی لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے تو وہ بے روزگار ہو جاتے ہیں۔ دس بارہ گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ میں ان کی مزدوری بھی پوری نہیں ہوتی اور ان کے مسائل دن بدن بڑھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! وہاں پر ایک بیوہ کالونی ہے جسے 30 سال سے مالکانہ حقوق نہیں دیئے گئے اور وہ ویسے ہی وہاں پر پڑے ہیں۔ کچی آبادیوں میں کوئی سڑک اور لیٹرین نہیں ہے جبکہ سیوریج اور پینے کا پانی آپس میں mix up ہو رہا ہے جس سے بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ 23 سال سے (ن) لیگ کی حکومت رہی ہے لیکن اس علاقے میں کوئی کام نہیں کیا گیا۔ الحمد للہ ہم پہلی دفعہ آئے ہیں تو لوگوں نے پچھلی حکومت کے بارے میں کہا کہ یہ حکومت بالکل کوئی کام نہیں کرتی جس کی وجہ سے ہم آئے ہیں۔ ہم نے کہا کہ ہم انشاء اللہ کام کروائیں گے اور اپنے حلقہ کی آواز کو اٹھائیں گے اور دن رات ایک کر دیں گے۔ علاقے کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ان پر توجہ دی جائے کیونکہ یہ علاقہ بہت پسماندہ ہے جہاں پر کوئی ڈسپنسری ہے، پانی کا کوئی فلٹریشن پلانٹ ہے اور نہ ہی اس قسم کی کوئی سہولت۔ ایک لاکھ کی آبادی وہاں پر موجود ہے جنہیں بہت پریشانی ہے۔ سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اس لئے میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ مہربانی کر کے ان معاملات کو جلد از جلد حل کروائیں تاکہ لوگوں کی پریشانیاں دُور ہوں۔

جناب سپیکر! ہم لوگ یہاں بیٹھے ہیں، کام کے لئے آئے ہیں، لاہور میں سیر کرنے کے لئے نہیں آتے جاتے ہیں۔ ہمارے علاقے کے مسائل کو حل کروائیں، آپ کی مہربانی ہوگی اور آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آپ سے اپیل ہے کہ اسی بجٹ میں اضافہ فرمائیں اور ہمارے علاقے کے مسائل کو مہربانی کر کے حل کروائیں۔ گیس کی لوڈ شیڈنگ نے بھی بڑا تنگ کیا ہوا ہے اور تین تین ماہ تک لوگ بے روزگار

بیٹھے ہوتے ہیں کیونکہ جو مزدور تازہ روٹی اور تازہ مزدوری کماتا ہے وہ بے چارہ تو ایک دن نہیں نکال سکتا تو وہ تین مہینے کیسے فارغ بیٹھے گا؟ تین تین ماہ تک گیس کی سپلائی وہاں پر نہیں ہوتی جو کہ ہمارے لئے بہت بڑا مسئلہ ہے۔ مہربانی کر کے اس مسئلے کو جلد از جلد حل کیا جائے اور ترقیاتی کاموں کو چھوڑ کر انڈسٹری کی طرف توجہ دیں کیونکہ یہ ہمارے ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ انڈسٹری چلے گی تو مزدور کا چولہا بھی جلے گا اور چولہا جلے گا تو انشاء اللہ خوشحالی آئے گی۔ مہربانی فرما کر ہماری اس اپیل کو نوٹ کر کے اس پر توجہ دیں اور ہمارے علاقے کے مسائل حل کریں۔ وہاں پر ڈسپنسری ہے نہ سکول ہیں۔ وہاں کالونیوں میں پلاٹ ہیں لیکن بچیوں کے لئے سکول نہیں ہیں اس لئے مہربانی کر کے سکول قائم کرنے کے آرڈر کئے جائیں۔ ایک لاکھ کی انصاری برادری کے بچوں کے کھیلنے کے لئے وہاں پر کوئی گراؤنڈ نہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! دیکھیں وہ کتنی اچھی باتیں کر رہے ہیں۔ انہیں توجہ سے سنیں کیونکہ آپ نے ان کا جواب بھی دینا ہے۔ بہت اچھی بات کی ہے۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! ہم یہی چاہتے ہیں کہ اس علاقے پر توجہ دی جائے اور وہاں پر آپ کی توجہ کی بہت ضرورت ہے۔۔۔

جناب سپیکر: پنجاب کی بہتری کے لئے یہ joint venture ہونی چاہئے۔

(حکومتی اور اپوزیشن بنچوں کی بھی)

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! آپ وہاں کا visit کریں اور علاقے کے مسائل مہربانی کر کے حل کرائیں تاکہ لوگوں نے جو توقعات ہم سے وابستہ کی ہیں ہم ان سے سرخرو ہوں۔ بہت مہربانی، شکریہ

جناب سپیکر: خواجہ عمران نذیر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔

جناب طارق مسیح گل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب طارق مسیح گل: شکریہ۔ جناب سپیکر! شہبازِ پاکستان میاں محمد شہباز شریف سے یہ رابطہ کریں تو خدا کی مہربانی سے ان کے علاقے کے تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: خواجہ عمران نذیر صاحب!۔۔۔ نہیں ہیں۔ محمد سبطین رضا صاحب!

حاجی ملک محمد وحید: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ تشریف رکھیں اور ایسا نہ کریں۔ میں آپ کو آخری وارننگ دے رہا ہوں۔ جی، سبطین رضا صاحب!

سید محمد سبطین رضا: شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں بہترین اور متوازن بجٹ پیش کرنے پر حکومت پنجاب، میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خاص طور پر جنوبی پنجاب کے لئے 32 فیصد حصہ مقرر کرنے پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگرچہ یہ 32 فیصد حصہ آبادی کے تناسب سے ایک فیصد زائد ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ میاں محمد شہباز شریف کے پچھلے پانچ سالہ دور سے پہلے یہ علاقہ مسلسل نظر انداز ہوتا رہا ہے اور پچھلے چند سالوں میں آنے والے سیلابوں کی وجہ سے بہت زیادہ محرومیوں کا شکار ہو چکا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کوٹے کو 32 فیصد سے بڑھا کر 40 فیصد کر دیا جائے تاکہ وہاں کے لوگوں کا معیار زندگی بھی upper پنجاب کے لوگوں جیسا ہو سکے اور جنوبی پنجاب کے لوگوں کے دلوں میں موجود احساس محرومی ختم ہو سکے۔ گزارش یہی ہے کہ اس کا کوٹا 32 فیصد سے بڑھا کر 40 فیصد کیا جائے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق مظفر گڑھ کی پسماندہ تحصیل علی پور سے ہے جسے بنے ہوئے 100 سال کا عرصہ گزر چکا ہے کیونکہ 1926 میں علی پور کو تحصیل کا درجہ حاصل ہوا تھا اور شاید ہی پورے پنجاب میں کوئی دوسری اتنی بدقسمت تحصیل ہو جو 1926 میں تحصیل بنی ہو اور آج تک تحصیل ہی رہی ہو۔ گزارش یہ ہے کہ علی پور کے عوام کا حق ہے کہ تحصیل علی پور کو ضلع کا درجہ دیا جائے اور اس کے لئے باقاعدہ بجٹ مختص کیا جائے کیونکہ یہ ہمارا حق ہے جو کہ ہمیں دیا جائے۔ ہیڈ تونسہ سے نکلنے والی مظفر گڑھ کینال سے مظفر گڑھ سیراب ہوتا ہے۔ 1996 میں ایک silt ejector جس پر صرف 10 سے 15 لاکھ روپے کا خرچہ تھا خراب ہونے کی وجہ سے پوری مظفر گڑھ کینال silt up ہو گئی ہے اس کے silt up ہونے کی وجہ سے نہ صرف کوٹ ادو جو مظفر گڑھ کی تحصیل ہے اس کی نہایت قیمتی زمینیں سیم زدہ اور بنجر ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ ہماری مظفر گڑھ کی نہریں ششماہی ہیں۔ ششماہی نہریں ہونے کے باوجود وہ نہر جس کی capacity نو ہزار کیوسک ہے اب وہ صرف چھ ہزار کیوسک پانی لے رہی ہے۔ ایک تو نہریں ششماہی ہیں دوسرا پانی کی کمی ہے جس کی وجہ سے وہاں کے لوگ وارابندی کا شکار ہو گئے ہیں۔ میرے علاقے کے لوگوں کو پورے ایک سال میں صرف دو مہینے پانی دستیاب ہوتا ہے۔ تحصیل علی پور جس کی دو دریاؤں کے درمیان زمین ہے وہاں اگر سیلاب آئے تو سب سے زیادہ ہم متاثر ہوتے ہیں، پانی کی کمی کی وجہ سے ہم ایک ایک بوند کو ترستے ہیں۔ پاکستان کا تحصیل علی پور ایک

California State ہے جس میں ہر پھل کی کاشت ہو جاتی ہے اس سے زیادہ زرخیز خطہ پورے پاکستان میں نہیں ہے اور اس وقت سب سے زیادہ مسئلہ پانی کا ہے۔ اس وقت پانی کے مسائل کی وجہ سے زبوں حالی کا شکار بھی یہی علاقہ ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ مظفر گڑھ کینال کو پختہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ تحصیل علی پور کی نہریں لنڈا، سبائے والا، کھادرا، گھلواں اور چندر بھان کو بھی lining کیا جائے تاکہ یہ مسئلہ حل ہو سکے اور اس کے لئے بجٹ میں رقم مختص کی جائے۔

جناب سپیکر! پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور اس ملک کی 70 فیصد آبادی زراعت سے منسلک ہے۔ پاکستان کی معیشت کا 70 فیصد دارومدار زراعت پر ہی ہے۔ پاکستان کی ترقی کا راز زراعت کی ترقی میں مضمر ہے۔ زراعت کی ترقی کے لئے اس امر کی نہایت ضرورت ہے کہ زرعی inputs مثلاً کھاد، سپرے اور زرعی مشینری پر سیلز ٹیکس ختم کیا جائے۔ ان اشیاء کو سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے تاکہ زراعت کی ترقی سے پورا ملک ترقی کر سکے۔ میں میاں محمد شہباز شریف کے اس انقلابی قدم کی بھی تعریف کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے سولر ٹیوب ویل کے لئے 7۔ارب 50 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔ اللہ رب العزت میاں محمد شہباز شریف کو سولر اور بائیو گیس ٹیوب ویل ہر کسان کے در پر پہنچانے کے اس عزم میں ان کی مدد اور انہیں کامیابی عطا فرمائے۔

جناب سپیکر! زرعی انکم ٹیکس کے بارے میں میری تجویز یہ ہے کہ جو زمیندار بزنس کرتے ہیں اس کو ان پر لاگو کیا جائے۔ جو زمیندار زراعت کا کاروبار کرتے ہیں وہ زرعی انکم ٹیکس دیں۔ 50 ایکڑ والے اشخاص جو صرف اور صرف زمیندارہ کرتے ہیں اور ان کا کوئی کاروبار نہیں ہے ان کو زرعی انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ جو زمیندار کاروبار کرتے ہیں یا جو کاروباری حضرات اپنے کالے دھن کو سفید کرنے کے لئے کچھ زمینیں لے کر اس سے white money بناتے ہیں ان پر زرعی ٹیکس لگایا جائے لیکن ہم پر یہ ظلم نہ کیا جائے ہم پہلے ہی زبوں حالی کا شکار اور پریشان ہیں۔ براہ مہربانی یہ فرق ہونا چاہئے کہ جو زمیندار بزنس کرتے ہیں یا جو businessman زمینوں کی آڑ میں اپنے کالے دھن کو سفید کرتے ہیں ان پر زرعی ٹیکس لگایا جائے۔ جو صرف زمیندارہ کرتے ہیں اور کوئی کاروبار نہیں کرتے ان کو زرعی انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ میں میاں محمد شہباز شریف کی جنوبی پنجاب کی محبت کے بارے میں تھوڑا سا بتاؤں گا کہ میاں محمد شہباز شریف جنوبی پنجاب سے جو محبت کرتے ہیں اسے وہ اپنا گھر سمجھتے ہیں۔ جس طرح انہوں نے لاہور سے الیکشن لڑا اسی طرح سے جنوبی پنجاب کے ایک علاقے سے بھی لڑا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ بہت شکریہ۔ محترمہ ناہید نعیم!

محترمہ ناہید نعیم: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا تعلق گوجرانوالہ کے ایک دیہاتی علاقے سے ہے اور میں ایک سماجی کارکن ہوں۔ میں اپنے دیہاتوں کے ترقیاتی کام کروانا چاہتی ہوں۔ میں اپنے دیہات کے سب سے اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ صاف پانی نہ آنے کی وجہ سے وہاں پیٹ کی بیماریاں اور موت پھیل رہی ہے۔ جس میں ہیپاٹائٹس (سی) سب سے زیادہ ہے اور اس کا علاج اتنا مہنگا ہے کہ ہر غریب آدمی یہ علاج نہیں کروا سکتا۔ سیوریج اور واٹر سپلائی لائن کے ناکارہ ہونے کی وجہ سے مکس شدہ پانی لوگوں کو پینے کے لئے ملتا ہے جو اس بیماری کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ گوجرانوالہ میں بدقسمتی سے جو فلٹریشن پلانٹس نصب شدہ ہیں ان میں سے اکثر عدم ادائیگی بل اور فلٹر بروقت تبدیل نہ کرنے کی وجہ سے بند پڑے ہیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ ان مسئلوں پر غور فرمائیں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آپ کی بہت مہربانی۔ اس سے پہلے کہ میں چودھری اقبال صاحب کو دعوت دوں میں ایک اعلان بھی کرنا چاہتا ہوں کہ اسمبلی کے کیفے ٹیریا میں کام شروع ہو چکا ہے آپ جو کچھ لینا چاہتے ہیں وہاں سے لے سکتے ہیں۔ بہت مہربانی۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے اجازت دی۔ اس بجٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نئے initiatives لئے گئے ہیں اور لیڈرشپ کی innovation نظر آتی ہے۔ اس پر اپوزیشن اعتراض کرتی ہے یہ اعتراض کرنا ان کا حق ہے لیکن جب وہ اچھے کاموں پر اعتراض کرتے ہیں تو ہم بہت حیران ہوتے ہیں۔ ہم لاہور آکر بڑی حسرت سے دیکھتے ہیں کہ میٹرو بس سروس جس کا 27 کلو میٹر کا فاصلہ بنتا ہے اور اس پراجیکٹ کو گیارہ مہینوں میں مکمل کر دیا گیا۔ مجھے ذرا کوئی ایسا لیڈر تو لا کر دکھائے جو گیارہ مہینوں میں اس پراجیکٹ کو مکمل کرا سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جہاں پر تنقید کرنے کی باتیں ہیں ان کو prove بھی کرنا چاہئے کیونکہ یہ ہمارا اپنا ایوان ہے اس میں اگر ہم تنقید نہیں کریں گے تو اور کون کرے گا؟ مثال کے طور پر میں وزیر خزانہ صاحب کو note کرانا چاہوں گا کہ تنخواہ بڑھائی جاتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے کل بھی عرض کی تھی کہ خزانہ صاحب نہیں ہوتا وزیر صاحب ہوتا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں نے خزانہ صاحب نہیں کہا، میں نے وزیر صاحب کہا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے خزانہ صاحب بھی کہہ دیا ہے۔

چوہدری محمد اقبال: اچھا ٹھیک ہے، I am sorry میں وزیر صاحب کو note کرانا چاہتا ہوں کہ یہ تنخواہیں بڑھانے کا رواج ہر سال چل پڑا ہے۔ یہ اچھی بات ہے کہ مہنگائی کو compensate کرنے کے لئے تنخواہیں بڑھائی جاتی ہیں لیکن یہ پروگرام rational نہیں ہے اس لئے rational نہیں ہے کہ جو ملازم دس ہزار روپے تنخواہ لیتا ہے اس کی تنخواہ میں دس فیصد کے حساب سے ایک ہزار روپے کا اضافہ ہوا اور جو ملازم ایک لاکھ روپے تنخواہ لیتا ہے اس کی تنخواہ میں دس ہزار روپے کا اضافہ ہوا۔ مجھے ذرا فارمولا سمجھائیں کہ مہنگائی بڑے افسر کو کم اور چھوٹے کو زیادہ effect کرتی ہے تو پھر اس میں تفریق کیوں رکھی گئی ہے؟ اگر اس کو compensate کرنا ہی ہے تو اس کو برابر compensate کیا جائے بلکہ چھوٹے اہلکار جس کی تنخواہ تھوڑی ہوتی ہے اس کو زیادہ compensate کیا جائے۔ اس میں تفاوت ہے لہذا اس کو note فرمایا جائے۔

جناب سپیکر! بیوہ خواتین کو ٹیکس سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اگر بیوہ عورت وہ گھر خود استعمال کرتی ہے اور اس میں خود رہتی ہے تو پھر اس کو exempt کر دیا جائے لیکن اگر وہ اس گھر میں نہیں رہتی اس کو کرائے پر دیا ہوا ہے تو اس پر ٹیکس لگایا جائے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر ایک بیوہ عورت کے گھر کا ٹیکس معاف کر دیا جائے تو اس سے کیا فرق پڑے گا بلکہ اس سے ایک کرپشن کا راستہ رُک جائے گا کیونکہ جب محکمہ کے ملازمین جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ آپ نے دو کمرے کرائے پر دیئے ہوئے ہیں اس لئے آپ پر سارے گھر کا ٹیکس لگے گا۔ اس قسم کی چھوٹی چھوٹی bottlenecks کو دور کیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! حکومت نے جو اچھے initiatives لئے ہیں میں ان کی بھی ضرور تعریف کروں گا۔ مثال کے طور پر Citizen Service Facilitation Centre یہ ایسا relief giving programme ہے جس میں عوام الناس کو پورے صوبہ میں بہت فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اس میں بہت سے پروگرام قابل عمل ہو گئے ہیں اور ان پر عمل ہو رہا ہے اور باقی پر کام جاری ہے۔ اس کے علاوہ جو ریونیو ریکارڈ computerize ہو رہا ہے، ابھی یہاں پر ایک دوست نے اعتراض کیا تھا کہ ریونیو ریکارڈ computerize ہو رہا ہے اس پر کوئی کام نہیں کیا گیا۔ میرا تعلق گوجرانوالہ سے ہے جو میرے فاضل دوست گوجرانوالہ کے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں وہ آپ کو بتائیں گے کہ وہاں پر computer centre کام کر رہا ہے اور بڑی کامیابی سے چل رہا ہے اور باقی مرحلہ وار پورے پنجاب میں چلایا جا رہا ہے تاکہ پٹواری

کلچر سے جان چھوٹ جائے۔ بالخصوص چھوٹے زمیندار اور چھوٹے کاشتکار کی جان چھوٹے جو پٹواری کے clutch میں ہر وقت رہتا ہے۔ یہ ایسے initiatives ہیں جن کی تعریف ہونی چاہئے نہ کہ تنقید ہونی چاہئے۔ ہیلتھ انشورنس کی عام آدمی کی بہت اہم ضرورت تھی جو پوری کر دی گئی ہے اور اس سے زیادہ بہتر سہولت میرا خیال ہے کہ دی نہیں جا سکتی۔

جناب سپیکر! میں زراعت پر بات کروں گا کہ Punjab irrigation Agriculture Productivity Improvement Project جو کہ 36۔ارب روپے مالیت کا پروگرام ہے شروع کیا گیا ہے۔ اس میں زمیندار کو آسانی پیدا کرنے کے لئے ہر قسم کے پروگرام ہیں جن میں laser levelling ہے، کھالے پکے کرنے کا پروگرام ہے اور ہر طرح کی سہولت زمیندار کو دی گئی ہے۔ یہ بہت اچھا پروگرام ہے اس پر میں وزیر خزانہ اور وزیراعلیٰ پنجاب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے یہ شروع کرایا ہے اور انہوں نے اس پر کام جاری رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے اور نیا بجٹ بھی دیا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ بائیو گیس اور شمسی توانائی سے ملنے والے ٹیوب ویل جن کے لئے 7۔ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے یہ بہت اعلیٰ initiative ہے کیونکہ زمیندار بجلی کے بل دینے کے قابل نہیں رہا، اتنی مہنگائی ہے، اتنا ڈیزل مہنگا ہے کہ وہ بے چارہ پس گیا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اچھی بات ہے۔ اس میں ایک نئی چیز میں ذرا وزیر صاحب کو note کروانا چاہوں گا کہ پاکستان اور صوبہ پنجاب میں جس تناسب سے آبادی بڑھ رہی ہے کسی وقت بھی ملک میں خوراک کا مسئلہ بن سکتا ہے اس لئے ہمیں نئے avenue start کرنے چاہئیں اور وہ کس طرح ہو سکتے ہیں، چولستان، تھل اور Hill torrents کے جو علاقے ڈی جی خان اور راجن پور میں ہیں ان کو آباد کرنے کا پروگرام مرحلہ وار شروع کیا جا سکتا ہے۔ وہ اس طرح سے کیا جا سکتا ہے کہ private and public partnership سے بھی شروع کیا جا سکتا ہے اور حکومت خود بھی initiative لے کر شروع کر سکتی ہے۔ میں آپ کو عرض کرنا چاہوں گا کہ دنیا میں یہ کام کیسے ہو رہا ہے مثلاً چائنا میں Gobi Desert کو آباد کر کے وہاں پر Cotton اور Tomato کاشت کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ دنیا میں کیا کیا initiatives لئے جا رہے ہیں کہ Sallie Desert اسرائیل اور مصر میں پھل اور سبزیاں پیدا کر رہا ہے۔ راجستھان میں جو Desert ہے وہاں پھل، سبزیاں اور آئل سیڈ پیدا کیا جا رہا ہے یہ تو ہمارا ہمسایہ ملک ہے اس سے ہمیں کچھ سیکھنا چاہئے۔ ہمیں زراعت کو strength کرنے کے لئے کام کرنا چاہئے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں دو، چار proposals وزیر صاحب کو لکھوانا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! پنجاب میں ایگریکلچر پالیسی کو مزید strengthen کرنے اور production productivity enhancement programme for wheat, rice, maize and cotton crop. ہونا چاہئے۔ یہ پنجاب کی major crops ہیں اگر ان میں فی من ایکڑ کا بھی اضافہ ہو جائے گا تو ہماری معیشت پاؤں پر کھڑی ہو سکتی ہے۔ ایگریکلچر واحد field ہے جو ہمیں boost up کر سکتی ہے، ہماری اکانومی کو سہارا دے سکتی ہے بلکہ بڑی جلدی سہارا دے سکتی ہے اور یہ بہت جلد result دینے والی field ہے۔ اس کے علاوہ development of cultural waste in Pothohar Thal, Cholistan, Hill torrents area جو میں نے پہلے عرض کر دیا ہے اس کو اس طرح سے کیا جا سکتا ہے کہ:

Mega project of one million acre of culturable waste planned through mechanize agriculture.

جناب سپیکر! پھر یہ ہے کہ:

Shift from characterization to mechanization through research development sowing irrigation, plant protection, harvesting, processing equipment.

اس کے علاوہ

Focus on low cost newable water and energy development technology.

اس میں folk storage ہو سکتا ہے، rain water harvesting ہو سکتی ہے، dig wells ہو سکتے ہیں Mini Dams ہو سکتے ہیں اور Small Dams command area development programmes ہو سکتے ہیں۔ پھر اس کے علاوہ جو وزیراعلیٰ صاحب نے اعلان کیا ہے اس میں technology solar and bio energy cost effective ہیں وہ لائی جا سکتی ہیں۔ Low cost laser equipment sowing residue to management and drip irrigation equipment for small forms دی جا سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ field reactivation of mechanization, bulldozers, and side circumstances دی جا سکتی ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! آپ گھنٹی بجا رہے ہیں اس لئے میں اب اس کو wind up کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں تو گھنٹی نہیں بجاتا، گھنٹی جہاں سے بجتی ہے وہ بج رہی ہے ادھر ٹائم fix ہوتا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں wind up کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: مہربانی، بہت شکریہ

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں صرف ایک شعر کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں کیونکہ یہاں پر ہمارے فاضل لیڈر آف اپوزیشن نے ہمارے اوپر طنز کر کے ایک شعر پڑھا تھا۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ:

تیرا ملنا خوشی کی بات سہی
تجھ سے مل کر اداس رہتا ہوں

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب اور ہمارے درمیان یہ انہوں نے ایک طنز کی تھی۔ میں ان سے بڑا محبت بھرا شعر کہنا چاہتا ہوں۔ وہ چلے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ تشریف نہیں رکھتے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں شعر عرض کرتا ہوں کہ:

ہم فقیروں سے دوستی کر لو
گر سکھا دیں گے بادشاہی کے
بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ احمد شاہ کھگہ صاحب!

جناب احمد شاہ کھگہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ اور اپنے معزز ایوان کے ممبران کو اس الیکشن میں کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرا تعلق ضلع پاکپتن سے ہے جو ایک پسماندہ ضلع ہے۔ اس حکومت کی طرف سے ایک اچھا اقدام اٹھایا گیا ہے کہ ہمارے ضلع کو دو وزارتیں دے کر نمائندگی دی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھا اقدام ہے اور میں امید کرتا ہوں اپنے دونوں وزیر صاحبان سے کہ وہ پاکپتن کی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے بہت زیادہ محنت کریں گے اور بہت ساری کاوشوں سے پاکپتن کو ترقی دلائیں گے۔ اس کے بعد میں زرعی انکم ٹیکس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اس کی

تفصیلات بتائیں کہ یہ جو زرعی ٹیکس لگانے کی بات ہو رہی ہے یہ کون سے طبقے پر ہے ساڑھے بارہ ایکڑ سے نیچے ہے؟اس سے اوپر تو پہلے ہی لگا ہوا ہے کیونکہ زمیندار تو پہلے ہی بڑی مشکل سے اپنا گزارہ کر رہا ہے اور پہلے بھی ٹیکس دے رہا ہے۔ میں وضاحت چاہوں گا کہ کون سا طبقہ اب اس زرعی ٹیکس کا شکار ہونے والا ہے۔

جناب سپیکر!میں صحت کے بارے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ پینے کا پانی صحت کے لئے بہت ضروری ہے اور میرے حلقے میں تقریباً تین سو گاؤں ہیں۔ میری گزارش ہو گی کہ جہاں اور بہت سارے اچھے کام آپ کی حکومت کر رہی ہے اس بجٹ میں ضلع پاکپتن اور خاص طور پر میرے حلقے میں کم از کم پچاس گاؤں کو واٹر سپلائی، پینے کا پانی مہیا فرمائیں تو مہربانی ہو گی۔ میرا علاقہ چونکہ دیہاتی ہے، ہمارے وزیر زراعت بھی بیٹھے ہیں اور میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے بھی علم میں ہے کہ وہاں پر ایک پاکپتن کبیر والا روڈ ہے جو تقریباً20 سے 25 کلو میٹر تک ہے اُس کے اوپر تقریباً70 دیہات آتے ہیں اور وہ سڑک اتنی ٹوٹ چکی ہے کہ اگر کسی بیمار آدمی کو شہر آنا پڑے تو وہ بمشکل ہی پہنچتا ہے۔ وہ سڑک ڈسٹرکٹ ساہیوال تحصیل عارف والا اور پاکپتن کو link کرتی ہے۔ میری جناب وزیر خزانہ سے گزارش ہو گی کہ جہاں میٹرو بس سروس کا گیارہ ماہ میں اچھا کام کیا گیا ہے اور ماشاء اللہ اچھا اقدام ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس کی زکوٰۃ ہی دی جائے اور اس سڑک کو اسی سال مکمل کیا جائے، بے شک ہمارے وزراء صاحبان اپنی تختی بھی لگوائیں اور افتتاح بھی کریں تاکہ علاقے کی بہتری ہو سکے۔اس کے بعد یہ جو پانچ مرلہ گھروں پر ٹیکس لگانے کی بات کی گئی ہے یہ بھی نامناسب ہے کیونکہ پانچ مرلے کا گھر بمشکل جو گزارہ کرتا ہے وہی بناتا ہے۔ دو کنال، چار کنال یا اس سے اوپر جو یک وقتی بات کی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یک وقتی کی بجائے چار کنال سے اوپر جتنی رہائشی کوٹھیاں ہیں ان کو ہر سال ٹیکس لگایا جائے کیونکہ وہ afford کر سکتے ہیں لیکن ہم زمیندار نہیں کر سکتے اور چھوٹا نوکری والا آدمی بھی afford نہیں کر سکتا۔ براہ مہربانی پانچ مرلے کے گھر کو ٹیکس معاف فرمایا جائے اور بڑے گھروں پر ٹیکس لگایا جائے۔ ہمارا ایک قصبہ ملکہ ہانس جو حضرت وارث شاہ صاحب کے نام سے بہت مشہور ہے اور بڑا پرانا قصبہ ہے اس کی آبادی تقریباً ایک لاکھ ہے۔ میں وزیر تعلیم سے گزارش کروں گا کہ وہاں بوائز اور گرلز ڈگری کالج نہیں ہیں لہذا ڈگری کالج بنوائے جائیں اور یہ بھی اسی سال کے بجٹ میں رکھا جائے، جناب کی نوازش ہو گی۔

جناب سپیکر!کسانوں کے حوالے سے بات کروں گا۔ ہمارے کسان بھائیوں نے پچھلی حکومت سے billing کے بارے میں معاہدہ کیا تھا۔اب ماشاء اللہ الحمد للہ مرکز اور پنجاب میں مسلم لیگ (ن) کی

حکومت ہے تو میں گزارش کروں گا کہ ان معاہدوں کی تعمیل کی جائے اور ان کو ریلیف دیا جائے کیونکہ ہمارا کسان پہلے ہی بہت پِس چکا ہے۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو زمیندار ساڑھے بارہ ایکڑ سے لے کر100 ایکڑ تک کا مالک ہے۔100 ایکڑ والا زمیندار12 ایکڑ والے زمیندار سے بھی زیادہ مظلوم ہے کیونکہ 12 ایکڑ کا آدمی خود پانی بھی لگاتا ہے، ہل بھی چلاتا ہے اور سپرے بھی کرتا ہے۔اس سے اوپر جو چار پانچ مربع کا مالک ہے اس کو چار پانچ نوکر رکھنے پڑتے ہیں بیشک اس کی پراپرٹی دس کروڑ کی ہے لیکن اس کی سالانہ انکم 20 لاکھ سے زیادہ نہیں ہے۔اس کے مقابلے میں اگر شہر کا کوئی دُکاندار ہے مثلاً سلیم فیبر کس والے ہیں اگر انہوں نے دس کروڑ روپے کا مال رکھا ہوا ہے تو اس کے ساتھ ان کی سالانہ آمدن بھی دس کروڑ روپے ہو گی۔اس حوالے سے میری گزارش ہے کہ ایک کمیٹی بنائی جائے تاکہ اس غریب کسان، زمیندار اور کاشتکار کے بارے میں کوئی اچھا فیصلہ کیا جائے۔ہم سے بھی دلائل لئے جائیں اور وہ بھی دیں۔ٹائم کی کمی کے باعث میں یہاں پر اختتام کرتا ہوں۔شکریہ

جناب سپیکر: آپ کا بھی شکریہ۔

محترمہ سلمیٰ شاہین بٹ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں؟

محترمہ سلمیٰ شاہین بٹ: جی، جناب سپیکر! میں ایک بات عرض کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں! آپ خود خیال کریں۔

محترمہ سلمیٰ شاہین بٹ: جناب سپیکر! میں نے کوئی ایسی بات نہیں کرنی، میں مختصر سی بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: مجھے اب کیا پتا کہ آپ نے کیا بات کرنی ہے؟

محترمہ سلمیٰ شاہین بٹ: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ محترم اپوزیشن لیڈر یہ کہہ رہے تھے کہ ایوان میں وزیر خزانہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ایسی بات نہ کریں۔آپ کی مہربانی۔

محترمہ سلمیٰ شاہین بٹ: تو اب وہ خود بھی موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔بس میں نے آپ کی بات سُن لی ہے۔جی، محمد وحید گل!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھی بات کریں گے تو سُنوں گا ورنہ پھر دیکھ لیں۔ ایک implementation ہو جائے گی پھر نہ کہنا۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! اچھی بات کروں گا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل ایوان میں جو واقعہ ہوا ہے اگر میرے رویہ سے کسی کو تکلیف پہنچی ہے تو میں اس کے لئے معذرت کرتا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں اپوزیشن بنچوں سے بھی توقع کرتا ہوں کہ وہاں سے بھی کوئی چیز ایسی نہیں ہو گی جو ماحول کو خراب کرنے کا باعث بنے گی، ہمیں مل کر اس ایوان کو چلانا ہے۔

جناب سپیکر: شاباش۔ میاں صاحب! very good. جی، حاجی ملک محمد وحید صاحب!

حاجی ملک محمد وحید: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم o اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے پانچ منٹ کے ٹائم کی پابندی کو حکماً شروع کیا کہ جب پانچ منٹ ہوں، گھنٹی بجے اور تقریر ختم ہو جائے تو میں پانچ منٹ میں بجٹ کے حوالے سے اپنی تمام تر باتوں کو کوزے میں بند کرنا چاہتا ہوں اور مختصر کر کے آج اس ایوان میں جس میں تمام اشرافیہ بیٹھے ہوئے ہیں ان کی موجودگی میں، پچھلے تمام پراجیکٹس پر جو اس کتاب میں بہت خوبصورت انداز میں لکھے گئے ہیں ان پر بات کرنا چاہتا ہوں اور آج خلق خُدا کی آواز کو یہاں پر بُلند کرتے ہوئے حقیقت پر مبنی وہ بات کرنا چاہتا ہوں جس کو کوئی جُھٹلا نہیں سکتا۔ چاہے تنقید برائے تنقید کی سیاست ہو، اپوزیشن لیڈر صاحب کو اور ان کی ٹیم کو حق پہنچتا ہے کہ وہ تنقید کریں اس میں کوئی شک نہیں، وہ بات کر سکتے ہیں لیکن میں خلق خدا کی بات کرنا چاہتا ہوں جس کے نتیجے میں آج آپ دیکھیں خلق خُدا جو میرے رَب کی زباں ہوتی ہے اگر خلق کی زباں ہے تو میرے رَب کا دیا ہوا فیصلہ آج اس بات کی تصدیق کر رہا ہے اور میرے قائد میاں محمد شہباز شریف کی پنجاب کے لئے جو انتھک کوششیں تھیں آج اس کا ثبوت یہ ایوان پیش کر رہا ہے کہ تین سو ممبران کی تعداد کو خلق خدا نے اس ایوان میں بھیجا ہے۔ میں بات کرنا چاہوں گا ان تمام پراجیکٹس پر جو پہلے سے شروع ہوئے، پروان چڑھے اور اللہ کے فضل وکرم سے ہمیں عزت بخشی گئی ان عوام الناس کی طرف سے جنہوں نے اس تپتی دھوپ میں لائنوں میں لگ کر صرف ایک بہترین ایڈمنسٹریشن کے طور پر پورے پنجاب میں تہلکہ مچایا اور تعمیر وترقی کے جال بچھائے اور عوام الناس کے دِلوں میں گھر کیا اور آج نتیجہ یہ ہے کہ ہمیں فخر ہے

کہ ہمارا تعلق مسلم لیگ (ن) سے ہے اور فخر ہے کہ چھوٹے میاں تو چھوٹے میاں انشاء اللہ اب بڑے میاں بھی میدان میں آ چکے ہیں۔ آج ہم صرف پنجاب ہی کی بات نہیں کریں گے، آج ہم پاکستان کی بھی بات کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے پنجاب کا بجٹ تو ان تمام تر خوبیوں کے ساتھ میں آج اپنے ہاتھ میں تھامے آپ کے سامنے کھڑا ہوں بلکہ قومی اسمبلی کے بجٹ کو بھی اُٹھا کر دیکھیں یہ جب آگے چلیں گے، ان پر کام ہو گا تو پھر اللہ کے فضل و کرم سے جس طرح آج یہ ایوان بھرا پڑا ہے آئندہ الیکشن میں قومی اسمبلی کا ایوان بھی بھرا پڑا ہو گا۔ میں دعا گو ہوں اپنے قائدین کے لئے کہ انہوں نے ایک عام غریب سے لے کر امیر تک تمام کو مد نظر رکھتے ہوئے بجٹ بنایا اور اب جو نئے کام شروع کئے ہیں، اس میں نئے پراجیکٹس شامل کئے ہیں میں ان پر بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے صحت کے حوالے سے بات کروں گا۔ ایک غریب کا بچہ، ایک یتیم بچہ، ایک بیوہ جس کے گھر کی چھت بھی گرنے والی ہو وہ بیمار ہو جائے تو وہ کیا کرے گی؟ وہ ایک مسیحا کی تلاش میں رہے گی تو آج مسیحا نے ہیلتھ انشورنس کارڈ اس تک پہنچا کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ اب یہ دِن چھٹ جائیں گے اور وہ مسیحا اللہ کے فضل و کرم سے میرے قائد میاں محمد شہباز شریف کی صورت میں وہاں پر پہنچ گیا ہے۔ اب وہ لوگ بہترین سے بہترین ہسپتال میں جائیں گے اور اپنے علاج معالجہ کے لئے وہاں سے مستفید ہو کر آئیں گے۔ میں صحت کے بعد ڈینگی پر بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے دیکھا ہو گا وہ دن، وہ رات جس میں ہر آدمی سکھ اور چین کی نیند سوتا ہے آپ بھی گواہ ہیں جب ڈینگی کی وباء نے ہمیں تھام لیا تھا تو میرے قائد میاں محمد شہباز شریف نے دن رات کی کوششوں سے ڈیڑھ سال میں ڈینگی ختم کر دیا۔ یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے۔ پچیس سال سے سری لنکا اس مرض سے، اس وباء سے جنگ لڑ رہا تھا تو وہ میرے قائد میاں محمد شہباز شریف کی تعریف کر کے جاتا ہے تو میں بھی اپنے بھائیوں سے کہتا ہوں کہ جو اچھا کام ہو گا اس کی تعریف ضرور ہو گی، اگر آپ نہیں کریں گے تو وہ خلق خدا کرے گی۔ میں صرف اسی طرح دو باتیں کوزے میں بند کرنا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت دیں گے اور میری یہ بہنیں اور بھائی اجازت دیں گے تو کروں گا ورنہ ٹھہر جاؤں گا کیونکہ میں بھی وقت کا پابند ہوں۔ سولر سسٹم کی بات ہوتی ہے، جب علم کی شمع بجھ رہی تھی، میرے قائد میاں محمد شہباز شریف نے طلباء و طالبات کی ان مشکلات کو مد نظر رکھا کہ علم کی شمع کو کیسے روشن کیا جائے تو قائد محترم نے سولر سسٹم ان تک پہنچایا اور علم کی شمع کو روشن کیا۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! آخری بات، میں آپ کا ٹائم نہیں ضائع کروں گا۔ میں میٹرو بس کے حوالے سے بات کرتا ہوں۔ میرے بھائیوں نے کہا کہ اس سے صرف ایک فیصد لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ خدا کی قسم! میں وہاں پر گیا تو ایک غریب بچہ جو اس بس میں بیٹھا تھا اور وہ بہت خوش تھا کہ بیس روپے کا ٹکٹ ہے۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! میری بات سُنیں۔ میں آخری بات میٹرو بس کے حوالے سے کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ Thank you my dear.

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جنگلہ بس نہیں ہے، اس سے بہت سے لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: حاجی صاحب! آپ کا بہت شکریہ، بڑی مہربانی۔ جی، محترمہ شُنیلا رُوت!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے Monday کے لئے نام دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ Monday کو تقریر کریں گی، ٹھیک ہے، آپ کی مرضی۔ جی، محترمہ نسیم لودھی!

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: .No Sir, thank you میں نے floor اُدھر دے دیا ہے، آپ کی بڑی مہربانی۔ جی، محترمہ نسیم لودھی!

محترمہ نسیم لودھی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ میں وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو اس کامیاب اور متوازن بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ ملکی حالات ایسے ہیں کہ آئی ایم ایف کے بوجھ تلے، اس کے قرض کے بوجھ تلے پاکستان دبا ہوا ہے اور غریبوں کو غربت بہا کر لئے جا رہی ہے۔ ان حالات میں پنجاب کا مثالی اور ترقیاتی بجٹ پیش کرنا ناممکن تھا۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تو پرانی ممبر ہیں hints تو آپ لے سکتی ہیں لیکن لکھی ہوئی تقریر پڑھنا ٹھیک نہیں۔

محترمہ نسیم لودھی: جناب والا! میں points دیکھ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، points دیکھ لیں۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! اگر آپ اجازت دیں تو وہ لکھی ہوئی تقریر بھی پڑھ سکتی ہیں اور rules میں یہ بات موجود ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ نسیم لودھی: جناب والا! میں آپ سے اجازت لے رہی ہوں اور میں points ہی دیکھ رہی تھی لیکن اس کے باوجود غریبوں کو غربت بہا کر لے جا رہی ہے۔ آئی ایم ایف کے بوجھ تلے بھی دبے ہوئے ہیں لیکن ان حالات میں ایسا بجٹ پیش کرنا ایک کارنامہ ہے۔ خادم اعلیٰ پنجاب کا یہ vision ہے کہ:

وطن کو چمنستان بنا کر چھوڑوں گا
اس کی صبح کو خنداں بنا کر چھوڑوں گا

جناب سپیکر! ہماری ملکی آبادی کی خواتین جس کا تناسب 52 فیصد سے زائد ہے اسے اکثر قومی دھارے سے دور رکھا گیا جس کی وجہ سے ان خواتین کو ساتھ رکھ کر ہم جتنی ترقی کر سکتے تھے وہ نہ کر سکے۔ خواتین کے حوالے سے میں یہ بات کروں گی کہ یہ حکومت صدقِ دل سے خواتین کے مسائل کو حل کرنے کے لئے کوشاں ہے بلکہ انہوں نے تو ایک اچھی خاصی کوشش کر ڈالی حالانکہ خواتین جو ہوتی ہیں، میں یہ ضرور کہوں گی کہ پُل بنتے ہیں تو مرد اس کو cross کرتے ہیں تو خواتین بھی وہیں سے گزرتی ہیں، میٹرو بس چلتی ہے تو اگر مرد حضرات اسے استعمال کرتے ہیں تو خواتین بھی اسے استعمال کرتی ہیں، جہازوں پر بھی بیٹھتی ہیں، مردوں کے شانہ بشانہ کھیتی باڑی بھی کرتی ہیں لیکن پھر بھی ان کی ترقی کے لئے الگ محکمے بنا دیئے گئے ہیں۔ خواتین کی بہبود کے لئے 25۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں، یہ خادم اعلیٰ کی فراست، دانش اور محبت کا نتیجہ ہے۔ پنجاب میں دیہی خواتین کی خود کفالت کے لئے مال مویشی خرید کر دیئے جائیں گے۔ اس سے گاؤں کی وہ خواتین جو کسمپرسی کی حالت میں ہوتی ہیں اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکیں گی اور اس ایک ہزار روپے کے لئے جو مہینہ بھر ڈاکیا کی راہ دیکھتی تھیں اب وہ نہ

دیکھیں گی بلکہ اس ایک ہزار روپے کی بھیک کو وہ مسترد کر سکیں گی اور خود کو خودداری کی زندگی اور عزت کی زندگی دے سکیں گی۔

جناب سپیکر: محترمہ ٹائم ختم ہے، مہربانی کر کے دو تین سیکنڈ میں wind up کر لیں۔

محترمہ نسیم لودھی: جناب والا! خادم اعلیٰ کے اس اقدام کو میں بہت سراہتی ہوں۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ جی، محترمہ فائزہ احمد ملک!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جس دن فیڈرل بجٹ پیش ہوا تھا اس دن گھی، چائے، آٹے اور چکن کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا۔ جو پرائس کنٹرول کمیٹیاں تھیں، میں آپ کے توسط سے محترم وزیر خزانہ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پرائس کنٹرول کمیٹیوں نے کوئی ایکشن نہیں لیا۔ آج حالات یہ ہیں کہ فیڈرل بجٹ میں اور نہ ہی ہمارے پنجاب کے بجٹ میں اشیائے خوردنی کی چیزوں پر کوئی ٹیکس لگایا گیا ہے لیکن market practically کے اندر تمام چیزوں کے ریٹ بڑھ گئے ہیں۔ میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ محترم وزیر خزانہ کے through تمام DCOs کو آج ہی یہ message دیں کہ یہ پرائس کنٹرول کمیٹیاں کہاں سو رہی ہیں، میں ذمہ داری سے یہ بات کر رہا ہوں کہ انہوں نے طوفان مچایا ہے اور لوگوں کو لوٹنا شروع کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: وزیر خزانہ! ان کی بات کا فوری طور پر نوٹس لیں۔ بہت مہربانی valid point of order ہے۔ جی، محترمہ فائزہ احمد ملک!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے آپ کو سوموار کے لئے نام لکھ کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے بھی سوموار کے لئے کہا ہے لیکن مجھے تو نہیں بتایا گیا، آپ کی مرضی ہے۔ جی، محترمہ مدیحہ رانا!

محترمہ مدیحہ خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنے قائدین مسلم لیگ (ن) وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ پنجاب میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے ان نامساعد حالات کے باوجود بھی اتنا غریب دوست اور اتنا متوازن بجٹ پیش کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)
موجودہ بجٹ ہمارے قائدین کی حُب الوطنی اور عوامی خدمات سے سرشار vision کی عکاسی ہے۔ موجودہ بجٹ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ نہ صرف ہمارے قائدین میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد

شہباز شریف کو عوام جن مسائل سے دوچار ہیں ان کا مکمل ادراک ہے بلکہ وہ ان مسائل سے نمٹنے کے لئے شب و روز محنت کر رہے ہیں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ بجٹ مالی سال 14-2013 میں ڈویلپمنٹ فنڈز کے لئے 290۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے اور میرے لئے آج یہ بات باعثِ افتخار ہے کہ اس 290۔ارب روپے کی رقم میں سے جو کہ ماضی کے بالکل برعکس ہے تقریباً 93۔ارب روپے یعنی کہ 32 فیصد حصہ جنوبی پنجاب کی محرومیوں کے ازالہ کے لئے مختص کر دیا گیا ہے۔ یہ بات بھی کرتی چلوں جیسا کہ یہاں پر پنجاب میں ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے vision کے مطابق سب سے زیادہ اور اوّلین ترجیح شعبہ تعلیم کو دی جا رہی ہے۔ شعبہ تعلیم کے حوالے سے 72۔ارب 7 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ میں یہاں پر تقریباً دو دن سے ایک discussion سن رہی ہوں جو کہ دانش سکول کے حوالے سے ہے، میں اپنی اپوزیشن کو مخاطب کرتے ہوئے یہ کہنا چاہوں گی کہ جو خود بیکن ہاؤس جیسی school chain کے owner ہیں وہ یہ کیسے برداشت کریں گے کہ غریب عوام کے بچے بھی ان کے بچوں کی طرح دانش سکولوں میں اعلیٰ تعلیم سے آراستہ ہوں۔ وہ لوگ جو کہ لینڈ کروزر میں ایوان میں تشریف لاتے ہیں وہ کیا جانیں کہ جب میٹرو بس میں مڈل کلاس طبقے کے لوگ یا غریب عوام سفر کرتے ہیں تو ان کے دِل پر اس وقت کیا عالم ہوتا ہے، وہ ہماری حکومت پنجاب کو کیا دعائیں دیتے ہیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

وہ لوگ جو کہ ہمارے سیاسی مخالفین ہیں کل یہ discuss کر رہے تھے کہ چار کنال کے جو گھر ہیں ان پر ٹیکس نہیں لگنا چاہئے۔ یہ ہو گیا، وہ ہو گیا، [******] جب میڈیا نے یہ چیز دکھائی کہ وہ لوگ جن کے سر پر چھت ہے، پہننے کے لئے کپڑے ہیں اور نہ ہی کھانے کے لئے روٹی ہے وہ لوگ پچھلی حکومت کی نااہلی کی وجہ سے اپنے بچے تک فروخت کرنے پر آ چکے تھے، اس وقت ان لوگوں کے دل نہیں دُکھے اور وہ لوگ جو کہ مڈل کلاس طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں، جب آشیانہ سکیم میں اپنے گھر بنائیں گے تو اس وقت ان کے دل کی کیا حالت ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

بہر حال بات کو مختصر کرتے ہوئے میں یہ کہوں گی کہ چاہے ہمارے اپوزیشن کے بہن بھائیوں کو اس متوازن بجٹ میں کوئی اچھائی نظر آئے یا نہ آئے میں کہوں گی کہ انشاء اللہ عوام اس بجٹ کو سراہے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ اس بجٹ میں رہتے ہوئے ہم پاکستان مسلم لیگ (ن) کے banner تلے پاکستان کو دنیا کا ایشیئن ٹائیگر بنائیں گے۔ میں یہ بات ایک شعر کے ذریعے کہوں گی:

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ صفحہ نمبر 234 کارروائی سے حذف کئے گئے۔

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دِل جلا کر سر عام رکھ دیا
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں تعلیم کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں کہ اس وقت ہمارا ملک پاکستان توانائی کے بحران سے دوچار ہے ہم نے بار ہا دفعہ کوششیں کیں کہ ہم سابقہ وفاقی حکومت کے ساتھ مل کر توانائی کے بحران سے نکلیں لیکن ان کا تعاون حاصل نہ ہو سکا۔ توانائی کے اس بحران سے سب سے زیادہ سٹوڈنٹ طبقہ متاثر ہوا ہے، ہم نے ان کے لئے سولر سسٹم فراہم کیا۔اگر یہ ہماری غلطی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب حکومت یہ غلطی بار بار کرتی رہے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آپ ان کو نہیں بلکہ مجھے address کریں۔آپ کی مہربانی۔آرڈر پلیز۔

محترمہ مدیحہ خان: جناب سپیکر! یہاں پر برگر فیملی سے related ہمارے جتنے بھی لوگ ہیں ان کو یہ بتانا چاہوں گی کہ شاید وہ کبھی بھی اس چیز کا اندازہ نہیں لگا سکتے کہ لوگ یہاں پر ایک سادہ روٹی کو ترس رہے ہیں اور میں میاں محمد شہباز شریف کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں جنہوں نے 28۔ارب روپے آٹے کے لئے مختص کئے ہیں تاکہ عوام کو کم قیمت پر آٹا مل سکے۔بہت شکریہ۔

سید عبدالعلیم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ اپنی سیٹ پر تشریف لے جائیں۔اس کے بعد مجھ سے بات کریں۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! محترمہ نے برگر فیملی کا ذکر کیا ہے۔یہ کیا ہے، مجھے اس کی سمجھ نہیں آئی؟

جناب سپیکر: .No point of order جدھر آپ کی سیٹ ہے اس پر تشریف لے جائیں۔مہربانی، ایسے نہ کریں۔اگلے مقرر محمد آصف محمود صاحب!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: No.

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا ہمارا right ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا کون سا right ہے، کیا right ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا right ہے۔

جناب سپیکر: اگر point of order valid ہوگا تو میں سن لوں گا ورنہ نہیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! محترمہ نے غیر پارلیمانی الفاظ کا استعمال کیا ہے۔

جناب سپیکر: کون سے الفاظ؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: انہوں نے کہا ہے کہ "مر" گئے۔

جناب سپیکر: اگر کوئی بھی معزز ممبر کوئی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کرے تو میں general order کر رہا ہوں کہ انہیں کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ جی، محمد آصف محمود صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلے مقرر جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی صاحب ہیں۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر!

تیری ہستی کو چند لفظوں میں سمیٹوں کیسے
تیرا کردار تو لگتا ہے مجھے آکاش کی طرح

جناب سپیکر! میں اپنے قائدین کا شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے آپ کی محنت، آپ کی لگن، آپ کی ایمانداری کو سراہتے ہوئے۔ آپ کو دوبارہ پنجاب اسمبلی کا سپیکر بنایا اس پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ میں وزیر خزانہ اور ان کی پوری ٹیم کو پنجاب دوست بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں میٹرو بس کے حوالے سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ خالصتاً غریب لوگوں کے لئے منصوبہ بنایا گیا ہے۔ یہ منصوبہ فیروزپور روڈ پر بنایا گیا ہے، اس روڈ کو جنرل ہسپتال، چلڈرن ہسپتال، گلاب دیوی ہسپتال اور گنگا رام ہسپتال touch کرتے ہیں۔ اس بس کا یہ بھی فائدہ ہوا کہ اس میں مریضوں اور ان کے لواحقین کے لئے بہت زیادہ سہولت ہوئی ہے اور پھر اس روڈ کو جو کالج touch کرتے ہیں ان کے طالب علموں کو بھی اس بس سروس کا بہت زیادہ فائدہ ہوا اور آج روزانہ اس بس سروس کے ذریعے ایک لاکھ پچیس ہزار لوگ استفادہ کر رہے ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس روڈ کو گجومتہ سے قصور شہر تک مکمل کیا جائے تاکہ وہاں سے آنے والے مزدور، اساتذہ اور طلباء کو بھی فائدہ ہو سکے۔

جناب سپیکر: Sorry for interruption معزز ممبران میں نے پہلے بھی آپ سے گزارش کی ہے کہ آپ اپنی سیٹوں پر تشریف رکھا کریں اور مہربانی کر کے منسٹر صاحبان کی سیٹوں پر تشریف نہ رکھیں۔

میں آپ سب کو یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر کسی کا کام ہے تو منسٹر صاحب کی موجودگی میں کام لے لیں اس کے بعد اپنی سیٹوں پر جائیں۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! آپ یہ دو منٹ کا ٹائم note کر لیں۔

جناب سپیکر: میں نے دو نہیں بلکہ آپ کا ایک منٹ لیا ہے۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! میں ہیلتھ کے متعلق بات کروں گا کہ D.H.Q ہسپتال ہو یا T.H.Q ہسپتال میرے قائد نے ہر ضلع کے اندر ایمر جنسی میں اتنا اچھا سسٹم کر دیا ہے کہ غریب ہو یا امیر ہر بندے کو وہاں ادویات مہیا کی جاتی ہیں، اس کے علاوہ انہوں نے پچھلے پانچ سالوں میں میڈیکل کالج بنائے ہیں۔ میں یہ اہم بات کرنا چاہتا ہوں کہ مختلف ہسپتالوں میں جو ڈائیلسز پروگرام چل رہا ہے اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ سے یہ درخواست ہے کہ ان beds کی ratio میں 25 فیصد اضافہ کرنا چاہئے تاکہ زیادہ سے زیادہ مریضوں کو چیک کیا جا سکے۔ پاکستان میں جگر کی پیوند کاری کا علاج نہیں ہوتا پچھلے سال تقریباً پچاس کے قریب مریضوں کو انڈیا میں بھیجا گیا تاکہ وہاں ان کا علاج کرایا جائے۔ میں آپ کی وساطت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس لیبارٹری یا ہسپتال کا پنجاب یا پاکستان کے اندر انتظام کیا جائے اور ڈاکٹر بھارت سے hire کئے جائیں۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ جب پچھلے دور حکومت میں ڈینگی نے نہ صرف پورے پنجاب بلکہ پاکستان کے لوگوں کو disturb کیا تو اس وقت میرے قائد نے یہ نہیں دیکھا کہ رات ہے یا دن، میرے قائد نے اپنی صحت کی طرف نہیں دیکھا، میرے قائد نے اپنی نیند کی طرف نہیں دیکھا بلکہ میرے قائد نے یہ دیکھا کہ میں اس قوم کو بچاؤں گا کس طرح؟ میرے قائد اور اس کی ٹیم نے دن رات محنت کی اور میرے قائد نے یہ کہا کہ:

جس کا ڈر تھا کہ جلا دے گی آشیاں میرا
وہ چنگاری ہم نے اپنے لہو سے بجھا دی

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں تعلیم کے حوالے سے تھوڑی سی بات کروں گا کہ پچھلے پانچ سالوں کے دوران ایجوکیشن میں اتنے کام ہوئے کہ شاید اس سے پہلی حکومتیں بیس سالوں میں بھی اتنے کام نہیں کروا سکیں۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! دو منٹ تو آپ نے لے لئے تھے۔ بس میں ایک منٹ میں اپنی بات مکمل کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کا ایک منٹ لیا تھا وہ میں نے آپ کو دے دیا۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں تجویز دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب میں تو سن نہیں رہا۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! پنجاب کے اندر لیپ ٹاپ تقسیم کئے گئے، لیمپ بھی تقسیم کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی، محمد عارف خان سندھیلا صاحب!

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: No sir, no sir آپ کی بڑی مہربانی۔ اب میں نے floor ادھر دے دیا ہے۔ کسی بات کا خیال کریں، بڑی مہربانی۔ آپ کسی اور کو supplement کریں۔ اب floor آپ کے پاس نہیں بلکہ میں نے ادھر دے دیا ہے۔ جی، سندھیلا صاحب. Your time starts now.

جناب محمد عارف خان سندھیلا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرے لئے یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ آج مجھے پنجاب کے سب سے اعلیٰ ایوان میں بات کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ میں اس بجٹ کو نہایت متوازن، بہترین اور عوام کے لئے فائدہ مند کہوں گا۔ یہ بجٹ میاں محمد نواز شریف کے vision کے مطابق ہے۔ میں اس بجٹ کو پاکستان اور پنجاب کی ترقی اور بہتری کے خواب کی عملی تعبیر سمجھتا ہوں۔ میرے ہاتھ میں یہ سبز رنگ کا کتابچہ ہے جس کا ایک ایک لفظ اس ایوان کے تقریباً سارے معزز ممبران پڑھ اور سُن چکے ہیں۔ اس پر سیر حاصل بحث اور بات ہو چکی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ چند چیزوں کی نشاندہی ضروری ہے۔ جب کوئی شخص اپنی ذات یا گھر کا بجٹ بناتا ہے تو پہلے وہ سوچتا ہے کہ میرے پاس کیا ہے، اسی طرح ملک اور صوبوں کے بجٹ بنائے جاتے ہیں۔ جب مرکز اور پنجاب میں مسلم لیگ (ن) کی حکومتیں قائم ہوئیں تو ملکی معیشت انتہائی خراب ہو چکی تھی۔ میاں محمد نواز شریف صاحب نے 1999 میں ملک کی ترقی و خوشحالی، بہتری، بھلائی اور مضبوطی کا آغاز کیا تھا۔ انہوں نے ایٹم بم کے دھماکے کئے، موٹروے بنوائی اور ملک کی ترقی کے خوبصورت خواب دیکھے تھے لیکن پرویز مشرف کے بوٹوں نے پاکستان کی خوشحالی کی شریانوں پر پاؤں رکھ دیئے۔ آج بارہ تیرہ سال بعد مسلم لیگ (ن)

کی حکومت بنی ہے۔ 2008 کی اسمبلیاں بھی مارشل لاء کے سائے تلے ہی بنی تھیں۔آج خدا کے فضل سے پاکستان کی قومی اسمبلی اور پنجاب اسمبلی میں عوام کے منتخب نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں جنہیں لاکھوں عوام کی حمایت حاصل ہے۔آج وہ لوگ کہاں گئے جو مسلم لیگ(ن) کو جی۔ٹی روڈ کی پارٹی کہتے تھے اور تخت لاہور کی باتیں کیا کرتے تھے؟ وہ مٹ گئے، ختم ہو گئے اور بحرانوں کے گرد و غبار کے نیچے دب گئے۔

جناب سپیکر: آپ اللہ کا شکر ادا کریں اور آگے چلیں۔

جناب محمد عارف خان سندھیلا: جی،ہاں یہ اللہ کا کرم ہے۔یہ ہمارے پارٹی ورکروں کی جدوجہد اور اس کے قائدین کی عظیم کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ہماری قیادت اور مسلم لیگ(ن) کے کارکنوں نے پاکستان کی بہتری کے لئے آمروں سے سمجھوتے نہیں کئے بلکہ اٹک قلعہ اور دوسرے قید خانوں کو آباد کیا۔بنیادی مسئلہ یہاں سے شروع ہوتا ہے کہ جب یہ پاکستان ہمیں ملا تو ملکی معیشت تباہ ہو چکی ہے۔ہمیں پاکستان افراتفری اور عذاب میں جکڑا ہوا ملا ہے۔پاکستان میں دھماکے اور ڈرون حملے ہو رہے ہیں۔رینٹل پاور اور ten percent والوں نے اس ملک پاکستان کی بنیادیں تک ہلا دی ہیں۔ہمیں خُدا کا شکر ادا کرنا چاہئے،پاکستان کو آج ایک ایسی قیادت نصیب ہوئی ہے کہ جس کے دل میں پاکستان کا درد ہے اور جو پاکستان کے لئے سوچتی ہے۔آج پاکستان کے عوام کے دُکھوں اور مسائل کو دیکھتے ہوئے میاں محمد نواز شریف کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہو گئی ہے جبکہ قبل ازیں وزیر اعظم ہاؤس میں گھوڑوں کے اصطبل بنا کرتے تھے۔

جناب سپیکر! میں تیرہ سال تک پیرس میں رہا ہوں۔وہاں پر جب کوئی وباء پھیلتی ہے یا ڈینگی جیسے امراض پیدا ہوتے ہیں تو وہ قومیں اپنے پورے وسائل کے ساتھ کئی دہائیوں تک ان کے خاتمے کے لئے لڑتی ہیں، سیمینار منعقد ہوتے ہیں،ان کے اعلیٰ دماغ بیٹھ کر سوچتے ہیں اور پھر کہیں جا کر ان امراض پر قابو پایا جاتا ہے۔آج چین پوری دنیا میں چھا رہا ہے لیکن ڈینگی کی بیماری چائنا میں بھی موجود ہے۔اس کے برعکس ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف نے تھوڑے سے وسائل کے ساتھ ڈینگی کی بیماری پر ایک سال میں قابو پایا ہے۔بین الاقوامی ادارے ان کی اس کوشش کو سراہ رہے ہیں۔پی ٹی آئی والے کہتے رہے کہ ہم آ رہے ہیں اور ہم انقلاب لا رہے ہیں جبکہ قائد حزب اختلاف کے اپنے لیڈر جلسوں میں شیر کے لئے ووٹ مانگا کرتے تھے تو انہوں نے کیا آنا ہے؟ جب انسان دوسروں کی طرف انگلی اُٹھاتا ہے تو ایک انگلی آگے کی طرف اور چار انگلیاں پیچھے کی طرف ہوتی ہیں۔قائد حزب اختلاف نے خادم اعلیٰ

پنجاب اور وزیر خزانہ کے بارے میں باتیں کیں اور پھر اُٹھ کر چلے گئے۔انہیں یہاں پر بیٹھ کر ان باتوں کا جواب بھی سُننا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: جی،آپ ایسے پابندی نہ لگائیں۔آپ ان کو پابند نہیں کر سکتے۔آپ صرف اپنی بات کریں۔

جناب محمد عارف خان سندھیلا: جناب سپیکر!آج اس ایوان میں ایک اور بھی انقلاب نظر آ رہا ہے کہ جن لوگوں نے مارشل لاء کے خلاف جدوجہد کی تھی وہ آج اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں۔یہ ایک بڑی انمول مثال ہے کہ میری بائیں سمت، میرے بائیں ہاتھ کی طرف جو خواتین بیٹھی ہیں انہوں نے پرویز مشرف کی آمریت کے خلاف جدوجہد کی اور قیدوبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں۔اب میں floor ڈاکٹر نجمہ افضل کو دیتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کیا وزیر خزانہ آپ کی اجازت سے گئے ہیں؟ اگر آپ کی اجازت سے گئے ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب تشریف فرما ہیں۔آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! میں سب سے پہلے پنجاب حکومت اور وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے ایک نہایت متوازی، عوام دوست اور تاریخی بجٹ پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں پہلے شعبہ صحت کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں جس میں لیڈی ہیلتھ ورکروں کو مستقل کرنے کا کہا گیا ہے۔تقریباً 52843 لیڈی ہیلتھ ورکرز ہیں۔میں چاہتی ہوں کہ ان تمام لیڈی ہیلتھ ورکروں کو مکمل اور معیاری تربیت دی جائے تاکہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں ایک فعال کردار ادا کر سکیں۔ہر حلقے میں 172 لیڈی ہیلتھ ورکر ہونی چاہیئں۔ہر یونین کونسل میں بارہ سے پندرہ لیڈی ہیلتھ ورکر ہوتی ہیں۔میں چاہتی ہوں کہ ان کو organize کیا جائے، ان کو monitor کیا جائے، ان کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے سالانہ رپورٹ اور منفی رپورٹ کا سسٹم قائم کیا جائے تاکہ وہ حقیقی معنوں میں اپنے معاشرے میں فعال کردار ادا کر سکیں اور شعبہ صحت میں ایک انقلاب لا سکیں۔ پنجاب میں چار میڈیکل کالج بنانے کا اعلان کیا گیا ہے۔میری یہ تجویز ہے کہ نرسوں اور پیرا میڈیکل سٹاف کی ٹریننگ پر خصوصی توجہ دی جائے۔ان میڈیکل کالجوں کے ساتھ جو نرسنگ سکول ہیں ان میں

نرسوں کی capacity اور ان کی seats بڑھائی جائیں تاکہ ہمارے صوبے میں نرسنگ سٹاف کی shortage پوری ہو سکے اور باہر کے ممالک میں جو نرسوں کی مانگ ہے وہ بھی پوری ہو سکے۔ فیصل آباد کے لئے چلڈرن ہسپتال بنانے کا اعلان کیا گیا ہے جو کہ بہت خوش آئند ہے لیکن اس کے لئے صرف پچاس لاکھ روپے کا بجٹ دیا گیا ہے میں چاہتی ہوں کہ اسے بڑھا کر کم از کم دس کروڑ روپے کیا جائے تاکہ ایک modern and fully equipped hospital بن سکے اور ہمارے شہر کی ضرورتوں کو پورا کر سکے۔ اس کے علاوہ وہاں پر ایک ڈینٹل کالج چار سال سے کام کر رہا ہے لیکن اس کی ابھی تک recognition نہیں ہو سکی۔ میں چاہتی ہوں کہ اس پر پیشرفت ہو تاکہ ہمارے طلباء کو مزید مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جناب سپیکر! میں اپوزیشن بنچوں کی بات کروں گی جنہوں نے کل دانش سکولوں پر بڑی بے جا تنقید کی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ امیر کے بچوں کے لئے جب کیڈٹ کالج بنائے جاتے ہیں تو اُن کو تکلیف نہیں ہوتی لیکن غریب کے بچے کے لئے جب کوئی پیسا خرچ کیا جائے تو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اس پیسے کو کہیں اور استعمال کیا جائے۔ میں بتانا چاہتی ہوں کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے موٹروے پر تنقید کی، یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے میٹرو بس پر تنقید کی، آج وہی موٹروے ہزاروں متوسط طبقے کے لوگ استعمال کر رہے ہیں اور ایک شہر سے دوسرے شہر تک ایک اچھا سفر کرتے ہیں بالکل اُسی طرح جس طرح یہ بڑی بڑی گاڑیوں پر موٹروے پر سفر کرتے ہیں۔ متوسط طبقہ کے لوگ ائر کنڈیشنڈ میٹرو بس میں بڑے اچھے طریقہ سے سفر کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بات کی گئی کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہ بڑھائی جائے، ان کی تنخواہ تو پچھلے پانچ سال میں 80 فیصد بڑھ چکی ہے۔ میں یہاں پر صرف یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ اُن مزدوروں کا بھی خیال رکھا جائے جو انڈسٹری چلا رہے ہیں اور energy crisis کی وجہ سے جن کے چولہے بند ہو گئے ہیں۔ ہمارے قائدین نے تہیہ کر رکھا ہے کہ ہم energy crisis ختم کر کے ان غریب لوگوں کا حق ان کی دہلیز پر پہنچائیں گے۔ میں اُجالا پروگرام اور نئے پٹوار سسٹم کی بھی تعریف کرتی ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، آپ کی تقریر کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ محترمہ طحیا نون صاحبہ!

محترمہ طحیا نون: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں نے آپ سے پوچھنا تھا کہ میں انگلش میں اپنی تقریر کر سکتی ہوں؟

جناب سپیکر: دیکھیں، یہاں پر انگلش میں تقریر کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ آپ کی مرضی ہے لیکن یہاں پر انگلش میں تقریر اچھی نہیں لگے گی۔ جی، محترمہ!

MRS TAHIA NOON: Mr Speaker! I am good in English because I have practiced in English so I will continue in it. Firstly, I would like to thank you for giving me the opportunity to address you in English. Secondly, I would also like to thank Mian Muhammad Nawaz Sharif and Mian Muhammad Shahbaz Sharif for affording me the opportunity to be here to address you. My first information was to talk on many different subjects but having heard the budget and having heard that an amount of Rs. 38,314,945,000/- was put aside for education, I would rather intrigue and I was intrigued because I looked at the entire province of Khyber Pakhtunkhawa which has a budget of 344 billion as an entire province and here we have this large sum solely for education. I decided to research education. As I researched education and its proposed budget, I realized that not only was there a large sum of money allocated but there is an increase of 30 percent as from the previous year's budget for education. This revealed to me that education was very important to the Khadim-e-Aala. This was further reflected in the overall policy manual and in the education sector road map which is very detailed and clearly takes into account all aspects necessary to and here I borrow a quote from their own vision statement "Bring every child to school and retain him/her so long as he/she graduates from the secondary school for his/her personal development that translates into socio-economic development of Punjab. The Khadim-e-Aala's goals and visions are based on a democracy that improves the lives of the poorest member of our society not just judicially, monetarily but equitably. The magnitude of the challenge is that education consists of empowering existing school system, addressing higher education, literacy and non formal basic education and special needs education and it also takes into account a

budget for sports and other extra curricular activities as they are an extremely cohesive and important components of one's overall educational experience. (Applause)

As regards our basic school system, the Khadim-e-Aala has put into his plan the aim to improve infrastructure, computer and science laboratories and to have teachers and the administrative training and these are amongst other improvements. There is to be a distribution of free books and a stipend for girls. This is actually very important…(Applause)

Because it makes sure that the cost of burden does not pass on to the parents for the material. It also ensures that girls are incentivized to study. An educated mother, Mr Speaker, is the future of our country because she has the potential to change our future…(Applause)

Two more steps are being taken to ensure further efficiency and create a self improving system. Firstly, there is a pilot project in 9 districts of the Punjab. All schools shall be allotted a non salary fund. The non salary fund is to take care of small issues that arise on a daily basis such as utilities, maintenance, a broken lock, a bit of paint or a piece of furniture. It allows the schools a certain amount of autonomy. The non salary fund is to be governed by the School Council. It allows people to be a part of a democratic system. It allows them a voice, a choice and a body through which they may become more effective. These are the ground breaking and democratic measures in their definitive form as regards education. The second step to ensure the continued progress is monitoring. Firstly, teachers are to be monitored by a technological means. At the moment I have not been able to understand precisely what they are. From my understanding the World Bank is working in conjunction to create an exact definition that makes certain that teachers are present and that they may be able to get away with the absenteeism. Secondly, a school loses its non salary budget, should it not be able to retain its students?

Retention is a key issue as our children are dropping out particularly in the primary years of their education. To help and facilitate this, a kid's room project has been initiated. (Interruptions)

Excuse me! May I continue?

MR SPEAKER: Carry on, please.

MRS TAHIA NOON: May I just address one last sentence?

MR SPEAKER: Time is over now. Thank you very much. Alhaj Muhammad Ilyas Chinioti Sahib!

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ایوان میں معزز ممبران کی تعداد کم ہے لیکن میں پھر بھی کورم کی نشاندہی نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: آپ نے کورم کی نشاندہی تو کر دی ہے۔ جی، گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا ہے۔ اب کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ میاں محمد اسلام اسلم صاحب!

میاں محمد اسلام اسلم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر!۔۔۔Thanks

جناب سپیکر: کیا آپ انگریزی میں بولنا چاہتے ہیں؟

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! نہیں، میں اردو میں ہی بات کروں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

سالانہ بجٹ برائے سال 14-2013 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! میں جناب خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو ان کی مدبرانہ صلاحیتوں پر اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو ایک اچھا بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس بجٹ میں یہ خاص بات ہے کہ تمام محکموں کے اخراجات میں پندرہ فیصد کمی کی گئی ہے اور چیف منسٹر ہاؤس کے اخراجات میں تیس فیصد کمی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ملازمین کی تنخواہوں میں دس

فیصد کااضافہ کیا گیا ہے جس پر میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔اس سال بجٹ کا تخمینہ پچھلے سال کے بجٹ سے چودہ فیصد زیادہ ہے جبکہ ترقیاتی بجٹ کا تخمینہ سولہ فیصد زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!توانائی کے شعبے میں جوتبدیلی آئی ہے میں اس کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب کامشکور ہوں کہ پچھلی دفعہ اس مد میں 10ہزار ملین روپے رکھے گئے تھے اور مالی سال 14-2013 میں اسے بڑھاکر 20ہزار500 ملین روپے کر دیا گیا ہے۔ہمیں یقین ہے کہ ہمارے قائد محترم توانائی کے بحران پر قابو پالیں گے۔میں اسی توانائی کے حوالے سے آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ رحیم یار خان میں پچھلے سال حمزہ شوگر مل نے تحصیل خان پور کو بجلی فراہم کی یہ ایک تجربہ تھااس سال انشاء اللہ وزیراعلیٰ پنجاب جس طرح توانائی کے بحران کو ختم کرنے میں دلچسپی لے رہے ہیں اگر خصوصی دلچسپی لی گئی تو شوگر ملوں کے خام مال سے ہم بہت حد تک توانائی کے بحران پر قابو پانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔اسی طرح بائیو گیس پلانٹس اور دیگر ضروریات ہیں جن کو پورا کرنے سے توانائی کے بحران پر قابو پایا جا سکتا ہے۔اس سارے بحران کی ذمہ داری ہم پچھلی مرکزی حکومتوں پر ہی ڈالیں گے کہ انہوں نے اس معاملہ میں کوئی خاص دلچسپی نہیں لی اور کوئی خاص کام نہیں کیا۔یہ ملک 2008 میں جب مشرف گیا تو 38۔ارب ڈالر کا مقروض تھا۔ان پانچ سالوں میں یہ قرضہ 60۔ارب سے بھی تجاوز کر گیا ہے یعنی اس ملک کو آہنی ہاتھوں سے لوٹا گیا ہے۔

جناب سپیکر!اس سال تعلیم کا بجٹ پچھلے سال کے بجٹ25ہزار65ملین روپے سے بڑھا کر25ہزار398ملین روپے کیا گیا ہے۔یہ انتہائی خوش آئند بات ہے کہ 333 ملین روپے زیادہ ہیں۔اس کے علاوہ خواتین کے لئے 25۔ارب روپے رکھے گئے ہیں انشاء اللہ اس سے ہمارے صوبہ کی خواتین کی تعمیر و ترقی میں یہ رقم اہم کردار ادا کرے گی۔

جناب سپیکر!زراعت کے حوالے سے عرض کروں گا کہ 5ہزار40ملین روپے13-2012 کا بجٹ تھا اسے بڑھا کر5ہزار500ملین روپے کیا گیا ہے۔اس بجٹ کو زیادہ بڑھانے کی گزارش ہے کیونکہ ہمارا ملک زرعی ہے۔اس میں 460 ملین کا اضافہ تو ٹھیک ہے لیکن اس کو اور زیادہ بڑھایا جائے تاکہ ہمارے پنجاب کی لاکھوں ایکڑ اراضی جو بنجر پڑی ہے اسے آباد کیا جائے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔بہت مہربانی۔محترمہ عائشہ جاوید!

محترمہ عائشہ جاوید: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔جناب سپیکر!بہت شکریہ۔میں یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ جمہوری نظام میں Parliament سب سے بہتر ہے اور بجٹ اس کا سب سے اہم ترین document

ہوتا ہے۔ اگر ہم Parliament کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں اور اس کا کردار مزید مؤثر کرنا چاہتے ہیں تو بجٹ بنانے میں ہمیں اپنا حصہ ڈالنا ہوگا۔

جناب سپیکر! میں یہاں آپ سے یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ unfortunately ہم لوگوں نے اس روایت کو جو اس ایوان کا حصہ بنی ہے بلکہ میں یہاں Rules of Procedure میں سے یہ quote کرنا چاہوں گی کہ ہم نے پچھلی دفعہ بہت اچھی روایت قائم کی تھی اور pre-budget discussion جو Rule.133-A کی صورت میں ہے اس کا Chapter XV-A ہے۔ آپ بہتر جانتے ہیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کو بھی پتا ہے کہ اس دفعہ ہماری مجبوری تھی۔ ہم pre-budget discussion نہیں کر سکے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! اس میں clearly indicate کیا گیا ہے کہ فروری اور مارچ میں pre-budget discussion کی جائے گی لیکن any way بات کو آگے لے کر چلتے ہیں۔ اب ہم pre-budget سفارشات تو نہیں دے سکتے لیکن میں چند ایک تجاویز آپ کے سامنے پیش کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: آپ ضرور پیش کریں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ ہمارے ایوان میں کمیٹیاں موجود ہیں اور بہت عرصے سے یہ function کر رہی ہیں۔ میری اس پر یہ تجویز ہے کہ ان کمیٹیوں کو ہم empower کریں اور ان کو ہم Suo-moto powers دیں۔ اس وقت ہماری حکومت ہے اور ہم لوگ اکثریت میں ہیں۔ اس وقت رانا ثناء اللہ صاحب موجود نہیں ہیں وہ ہوتے تو شاید میری بات سنتے لیکن میں نے یہ بات آپ تک پہنچانی ہے کہ اگر ہم کمیٹیوں کو empower کریں گے تو ہم زیادہ آسانی سے اور بہتر طریقے سے کام کر سکیں گے۔ کمیٹیوں کا کردار صرف اور صرف bill کو پاس کرانے کی حد تک نہ رہ جائے جو کہ گزشتہ برسوں میں ہم دیکھتے آئے ہیں کہ ہمیں معلوم بھی نہیں ہوتا تھا اور all of the sudden ایک bill ہمارے سامنے آ جاتا تھا۔ میں اس پر مزید یہ کہوں گی کہ کمیٹیاں اپنے اپنے محکموں کو oversight کریں اور ان کی performance کا analysis کریں اس کے لئے محکمے اپنی سالانہ reports اپنی اپنی سٹینڈنگ کمیٹیوں کو بھیجیں اور وہ ان کا جائزہ لیں۔

جناب سپیکر! میں ایک اور اہم بات یہاں کرنی چاہوں گی کہ جمہوری حکومت کا کام عوام کی زندگی کو آسان بنانے کے لئے سہولیات فراہم کرنا ہے۔اس کا بہترین طریقہ Local Government ہے اور ہم Local Bodies کے ذریعے یہ کام کر سکتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)
ہم نے اپنے منشور میں اس چیز کا ذکر کیا ہے۔اب ہم نے اسے صرف ensure کرنا ہے کہ جلد از جلد بلدیاتی انتخابات کرائیں۔

جناب سپیکر! جس طرح N.F.C Award صوبوں کو ان کی ضروریات کے مطابق وسائل فراہم کرتا ہے اسی طرح میں یہاں اس forum سے عرض کروں گی کہ Provincial Finance Commission کا قیام ضرور عمل میں لایا جائے۔

جناب سپیکر! میری ایک اور تجویز ہے کہ ہم لوگ یہاں صرف اور صرف allocations اور اس کے بعد utilization کی بات کرتے ہیں لیکن ہم یہاں کبھی release کی بات نہیں کرتے کہ بجٹ میں اگر تاخیر ہوئی ہے اور وہ release نہیں ہوا تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟ اس معاملے پر Finance Department سے گزارش ہے کہ وہ اس چیز کو seriously دیکھے۔

جناب سپیکر! پرائیویٹ سکولوں کی فیسوں کے حوالے سے بات کروں گی کہ ہمیں ان پر check and balance رکھنا ہے۔ ہمیں بڑے غور سے انہیں دیکھنا چاہئے اور اس معاملے کو اہمیت دینی چاہئے کہ کیا یہ سکول بچوں کو وہ سہولیات فراہم کر رہے ہیں جن کی بنیاد پر وہ زیادہ فیسیں وصول کرتے ہیں۔ میرے نزدیک حکومت نے جو اچھا اقدام کیا ہے کہ اس دفعہ teachers training کے لئے بجٹ میں 9 فیصد اضافہ کیا ہے۔اس کے علاوہ Provincial Education Assessment System جس کے تحت آپ بچوں کی enrolment اور ان کی retention check کرتے ہیں اس میں ہم نے 7 فیصد اضافہ کیا ہے جو کہ بہت خوش آئند ہے۔ یہ سسٹم چل رہا ہے لیکن 2006 کے بعد انہوں نے اسے اپنی رپورٹوں میں شامل ہی نہیں کیا۔ میں خیبر پختونخواہ کا ذکر کرنا چاہوں گی کہ انہوں نے اس مد کے اندر اپنے صوبہ میں کوئی budget allocation رکھی ہی نہیں۔

جناب سپیکر! میں آبپاشی کے حوالے سے یہاں بات کرنا چاہوں گی کہ ہمارے ہاں دنیا کا ایک مثالی نہری آبپاشی نظام موجود تھا اور اب بھی ہے لیکن ضرورت صرف اور صرف اس اَمر کی ہے کہ ہم اس کو بہتر کر سکیں، Drip Irrigation کے سسٹم کو بہتر بنا سکیں اور زرعی شعبہ سے متعلق research facilities کو مزید بہتر بنائیں۔ میں نے آخری گزارش آپ سے یہ کرنی ہے کہ ہم لوگ نئے پراجیکٹ

بنانے میں بہت پیسے لگا دیتے ہیں اس لئے میرا زور اس بات پر ہے کہ انفراسٹرکچر پر کروڑوں روپے لگانے کی بجائے اس کی maintenance پر توجہ دی جائے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، گلناز شہزادی صاحبہ!

MRS GULNAZ SHAHZADI: Bismillahir-Rahmanir-Raheem! Special thanks to Allah the Creator, the Judge, the Honourer and the Auditor. I also like to thank our honour…

جناب سپیکر: محترمہ! آپ انگلش میں بات کرنا چاہتی ہیں یا اُردو میں کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ گلناز شہزادی: جی، mix ہے۔

جناب سپیکر: اچھا mix ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

MRS GULNAZ SHAHZADI: Sir, I was very conscious when thought to precise my discussion within 5 minutes.

جناب سپیکر: کوئی فرق نہیں پڑتا۔ چلیں، ٹھیک ہے، آپ کو mix کی اجازت ہے۔

MRS GULNAZ SHAHZADI: Sir, it's quite easy to thank in English.

جناب سپیکر: ویسے ہے تو بڑی بات mixing کی اجازت دینا لیکن آپ کریں۔

MRS GULNAZ SHAHZADI: Sir, I like to thank our honourable leaders for providing me such an opportunity to be a member of their team…

جناب سپیکر: آپ کو دیکھ کر پڑھنے کی اجازت نہیں ملے گی۔

MRS GULNAZ SHAHZADI: Only the hints are written here. Ok sir. Special congratulations to our respected Chief Minister Mian Muhammad Shahbaz Sharif and Finance Minister Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman for this proportional, symmetrical and practical budget.

جناب سپیکر! 2013-14 کے بجٹ میں ہیلتھ، ایجوکیشن، ایگریکلچر، لائیو سٹاک، پبلک ٹرانسپورٹ، پاپولیشن ویلفیئر پروگرام، increasing salary packages، energy crisis کو meet کرنے کے پروگرام، انفراسٹرکچر، developmental programmes، مفت ادویات، مفت ڈائیلسز، واٹر فلٹریشن پلانٹس، PEF کا قیام، بجٹ تقریر کے سیریل نمبر 53 کے مطابق مزدور

بھائیوں کے بارہ ہزار بچوں کو تعلیمی وظائف دینے اوران کے لئے دوہزار فلیٹ تعمیر کرنے کے منصوبے، اس بجٹ کے غریب اور عوام دوست ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرا تعلق تحصیل و ضلع سیالکوٹ سے ہے لہذا میں خواتین یونیورسٹی سیالکوٹ کی completion کے لئے allocated بجٹ، international level کی ٹیکنالوجی یونیورسٹی کے قیام کا منصوبہ اور D.H.Q ہسپتال سیالکوٹ کو upgrade کرنے کے لئے respected وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کی خاص طور پر مشکور ہوں۔ بجٹ تقریر کے سیریل نمبر 26 کے مطابق 300 ایسی دیہی یونین کونسلیں ہیں جہاں پر طالبات کے ہائی سکول موجود نہیں ہیں، وہاں پر موجود ایلیمنٹری سکولوں کو بھی upgrade کرنے کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ میں اس reference سے یہ بات کہنا چاہوں گی کہ سیالکوٹ کے جس علاقے دوبرجی ملیاں سے میرا تعلق ہے وہاں پر میری اطلاع کے مطابق پچیس سال سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود ایک گرلز پرائمری سکول ہے جو تقریباً پانچ مرلے پر محیط اور تین کمروں پر مشتمل ہے۔اس سکول میں الیکشن کے دوران پولنگ سٹیشن بھی بنتا ہے جہاں پر تقریباً پانچ ہزار ووٹ cast کئے جاتے ہیں لہذا میری گزارش ہے کہ اس گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول دوبرجی ملیاں اور adjacent villages کے جتنے بھی پرائمری سکول ہیں اُن کو ایلیمنٹری سکول کے طور پر upgrade کیا جائے تاکہ طالبات اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھ سکیں، اہل علاقہ اس کے لئے بے حد مشکور ہوں گے۔

Sir, to conclude I would like to say very proudly that our honourable leaders Mian Muhammad Nawaz Sharif and Mian Muhammad Shahbaz Sharif are no doubt the epoch makers of this era for their vision and for their policies. Thanks.

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جناب اویس قاسم صاحب!

جناب اویس قاسم خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ پہلے میں وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب کو ایک متوازن بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ بجٹ اسی تجربہ کار ٹیم نے پیش کیا ہے جس ٹیم نے پچھلے پانچ سال اس صوبہ میں عوام دوست اور نہایت ہی متوازن بجٹ پیش کئے اور ایسا طرزِ حکمرانی اپنایا کہ پچھلے پانچ سالوں میں

ہمارے اس صوبہ کے عوام نے پہلی دفعہ ایک میرٹ پر چلتی ہوئی حکومت، محنت کرتی ہوئی حکومت، کرپشن فری حکومت اور پچھلے پانچ سالوں میں کوئی scandal اس تجربہ کار ٹیم کا سامنے نہ آیا جس کی وجہ سے اسی طرزِ حکمرانی پر اعتماد کرتے ہوئے اس صوبہ اور اس ملک کی عوام نے 11۔ مئی کو اپنا فیصلہ دیتے ہوئے بھاری اکثریت سے پاکستان مسلم لیگ (ن) کو کامیابی عطا کی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کامیابی میں قائد پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی پچھلے پانچ سال کی انتھک محنت کا ایک بنیادی کردار ہے۔ ہماری اس تجربہ کار ٹیم نے پچھلے پانچ سالوں میں جو منصوبہ جات دیئے وہ result oriented تھے جن کی وجہ سے عوام کا اعتماد اس جماعت پر بڑھا اور ان کے منصوبوں نے لوگوں کو result اور relief دیا۔ اگر میں صرف دو محکمے ایجوکیشن اور ہیلتھ کی بات کروں تو اس پر بہت زیادہ ٹائم لگے گا۔ میری اپنے وزیر خزانہ سے یہ گزارش ہے کہ وہ اس بجٹ میں health facilities کے لئے ضرور کچھ کریں۔ جس طرح Dialysis کو ایک regular feature بنایا گیا ہے، ہیپاٹائٹس کے injections کے لئے ہر سال ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں facility provide کرتے ہوئے فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں اسی طرح کم از کم D.H.Q level پر ایک Cardiac Ward ضرور ہونی چاہئے جہاں پر proper طریقے سے initial treatment کا arrange ہو اور وہاں پر کم از کم دِل کے ایک یا دو ڈاکٹر بیٹھیں تاکہ P.I.C لاہور جیسے ہمارے بڑے ہسپتالوں میں load کم ہو۔ میں اپنی حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس بجٹ میں اس چیز کا اعادہ کیا ہے کہ اسی سال بہت جلد Cardiac Centre وزیر آباد بھی operational ہو جائے گا جس کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ P.I.C لاہور پر load کم ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے کہ ظفروال کو چار سال پہلے تحصیل کا درجہ دیا گیا اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے اس علاقے کے لوگوں کے لئے خصوصی مہربانی کی اور تحصیل کا درجہ ملنے کے بعد ظفروال میں خاطر خواہ بنیادی سہولتوں کی فراہمی میں اضافہ ہوا اور لوگوں کی مسافت کم ہوئی۔ میری اس سلسلے میں یہ گزارش ہے کہ جس طرح اس بجٹ میں 300 یونین کونسلوں میں گرلز ایلیمنٹری سکولوں کو اپ گریڈیشن کا کہا گیا ہے کہ جن یونین کونسلوں میں گرلز ہائی سکول نہیں ہیں تو میری وزیر خزانہ سے یہ التماس ہے کہ وہ نوٹ فرمائیں کہ میری تحصیل ظفروال میں تین یونین کونسلیں ایسی ہیں جہاں پر گرلز ہائی سکول نہیں ہیں۔ ان 300 یونین کونسلوں میں میری ان تین یونین کونسلوں کو بھی شامل کر کے ترجیحی طور پر ان سکولوں کو اپ گریڈ کیا جائے۔ ہمارا علاقہ چونکہ بارڈر ایریا

ہے وہاں پر سہولتوں کا فقدان ہے تو میری یہ بھی گزارش ہے کہ اس سال وہاں پر کم از کم دس مزید نئی ویٹرنری ڈسپنسریاں قائم کی جائیں اوران کے فنڈز رکھے جائیں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شوکت علی لا لیکا صاحب!

جناب شوکت علی لا لیکا: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر!سب سے پہلے میں محدود وسائل میں محدود وقت میں متوازن بجٹ پیش کرنے پر اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف اوران کی ٹیم کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔اس کے ساتھ ساتھ میں اپوزیشن ممبران کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،لا لیکا صاحب!اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب شوکت علی لا لیکا: شکریہ۔جناب سپیکر! میرے قائد میاں محمد شہباز شریف کے وژن کو۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "جعلی ڈگری ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران خاموشی سے بات سنیں اوریوں نعرہ بازی سے گریز کریں۔ جی، لا لیکا صاحب!

جناب شوکت علی لا لیکا: جناب سپیکر! تھانہ کلچر، پٹواری کلچر اور نہری پانی کی چوری کے کلچر کو ختم کرنے کے اعلان کو متفقہ طور پر اس ایوان نے سراہا ہے۔ میں اپوزیشن ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ میرے قائد کے وژن پر چلے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ میں افسوس کے ساتھ یہ بات کروں گا کہ جنوبی پنجاب کے فنڈز کے حوالے سے اپوزیشن لیڈر نے جن الفاظ کے ساتھ مخالفت کی اور جس انداز سے مخالفت کی تو میں ان سے وضاحت طلب کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ان کا منشور ہے یاان کی اپنی سوچ ہے ؟اس کے ساتھ ساتھ سرمایہ داروں پر دو کنال، چار کنال کی کوٹھی پر اگر ٹیکس لگتا ہے اور آشیانہ سکیم کے تحت لوگوں کو دیئے جانے والے گھروں پر بھی اعتراض ہوتا ہے تو یہ ان کی پارٹی کا منشور ہے یاان کی اپنی سوچ ہے ؟ مجھے اس بات کی بھی وضاحت چاہیئے۔

جناب سپیکر!زراعت کے حوالے سے میں بات کروں گا کہ پاکستان کی معیشت اور پنجاب کی معیشت زراعت پر مبنی ہے اور زراعت کے علاوہ ملک ترقی کر سکتا ہے، صوبہ ترقی کر سکتا ہے اور نہ ہی مہنگائی اور بے روزگاری ختم ہو سکتی ہے۔ وقت کم ہے اور میں تجاویز دوں گا اس شکریہ کے ساتھ کہ آبپاشی کے لئے نہروں کی لائننگ کے لئے فنڈز رکھے گئے لیکن وہ کم ہیں لہذا اس مد میں فنڈز بڑھائے

جائیں۔ پختہ کھالوں کی مد میں فنڈز رکھے گئے ہیں لیکن شکریہ کے ساتھ میری تجویز یہ بھی ہو گی کہ یہ فنڈز بھی کم ہیں لہذا بڑھائے جائیں۔ زراعت اس وقت تک مضبوط نہیں ہو سکتی جب تک زرعی آلات ٹیکس فری نہیں کریں گے۔ اس حوالے سے میری گزارش ہو گی کہ ٹریکٹر کو ڈیوٹی فری کیا جائے اور ٹریکٹر پر ٹیکس معاف کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر ٹیکس لینا ہی ہے اور ٹیکس لگانا ہی ہے تو ایک ہزار سی سی سے زیادہ کی گاڑیوں پر لگایا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ hybrid seed کا پورے پاکستان میں کوئی ادارہ نہیں ہے لہذا اس مد میں فنڈز رکھے جائیں۔ میرا تعلق بہاولنگر سے ہے جو پنجاب میں نہیں بلکہ پاکستان میں کپاس پیدا کرنے میں دوسرے نمبر پر ہے۔ اسی طرح چاول کی فیکٹریاں اور brown rice یعنی سیلا چاول کے حوالے سے پورے پاکستان میں پہلے نمبر پر ہے۔ میری تجویز ہو گی کہ بہاولنگر کو انڈسٹریل زون کا درجہ دیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرے ضلع بہاولنگر میں ٹراما سنٹر نہیں ہے اس کے علاوہ اور بھی کئی اضلاع ایسے ہیں جہاں ٹراما سنٹر نہ ہیں تو میری تجویز ہے کہ ٹراما سنٹرز کے لئے فنڈز رکھے جائیں۔ میڈیکل کالج کی وہاں پر اشد ضرورت ہے اور اس کے لئے فنڈز بھی رکھے جائیں۔ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے کہ دریائے ستلج میں قصور اور اس سے ملحقہ تمام فیکٹریوں کا آلودہ پانی چھوڑا جا رہا ہے اور خاص طور پر ضلع بہاولنگر میں ہزاروں لوگ صرف نہری پانی پی کر گزارہ کر رہے ہیں جس سے وہ مختلف بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ میری استدعا ہے کہ فیکٹریوں کے مالکان کو پابند کیا جائے کہ وہ اس پانی کا treat کروائیں یا حکومت اس کے لئے فنڈز مختص کرے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ 60 سالوں سے پاکستان کا زمیندار چیخ چیخ کر یہ کہہ رہا ہے کہ زراعت کے بغیر معیشت مضبوط ہو گی، پاکستان مضبوط ہو گا، پنجاب مضبوط ہو گا اور نہ ہی آپ کی صنعتیں چلیں گی۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ نگہت شیخ!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں۔ جناب امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن اور ان کی ٹیم کو اس مشکل معاشی صورتحال میں اور نہایت قلیل وقت میں ایک متوازن بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں میاں محمد شہباز شریف کو ایک مرتبہ پھر

مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے قوم کو ہی سادگی اور حالات کی سنگینی سے آگاہ نہیں کیا بلکہ اپنے بیلٹ کو tight کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ ہاؤس کے اخراجات میں 30 فیصد کمی کر کے ایک خوبصورت اور شاندار روایت اور مثال قائم کی ہے۔ اس موقع پر جبکہ اپوزیشن اس متوازن بجٹ کے اندر سے دوربین لے کر خامیاں تلاش کر رہی ہے تو ایسے میں وہ چائے کی پیالی میں طوفان اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن بے بسی اور تلملاہٹ ان کا مقدر رہے۔ میں ان کے لئے اس صورتحال میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ:

آئیے عرض گزاریں کہ نگار ہستی
زہر امروز میں شرینی فردا بھر دے
جن کی آنکھوں کو رُخ صبح کا یارا بھی نہیں
ان کی پلکوں پہ شب و روز کو ہلکا کر دے
جن کا دین پیروی کذب و ریا ہے ان کو
ہمت کفر ملے جرأت تحقیق ملے
حرفِ حق دل میں کھٹکتا ہے جو کانٹے کی طرح
آج اظہار کریں اور خلش مٹ جائے

جناب سپیکر! جب دو کنال سے بڑے گھروں پر کوئی ٹیکس لگتا ہے اور جب بڑے بڑے سکولوں پر کوئی قدغن لگائی جاتی ہے تو نہایت افسوس کی بات ہے کہ ہاتھ تو اشرافیہ اور ایلیٹ کلاس پر ڈالا جاتا ہے اور چیخیں اس ایوان میں سنائی دیتی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو یہاں اشرافیہ کے مقاصد کے نگہبان بنے بیٹھے ہیں، وہ نہیں چاہتے کہ امیروں کے خزانوں سے پیسے نکال کر غریبوں کو سہولتیں فراہم کرنے کے لئے خرچ کئے جائیں۔ مراعات یافتہ طبقے کے یہ لوگ اس سکیم کو ناکام بنانا چاہتے ہیں۔ میں اس میں یہ تجویز پیش کرنا چاہوں گا کہ دو کنال کے گھروں پر جو ٹیکس لگایا گیا ہے اس کو مزید منصفانہ بنانے کے لئے اس کی درجہ بندی کی جائے کیونکہ لاہور اور پنجاب کے دیگر شہروں میں زمین کی قیمتیں ایک جیسی نہیں ہیں۔ لاہور میں دو کنال کا گھر دو تین کروڑ میں بنتا ہے اور ٹوبہ ٹیک سنگھ جہاں سے میں تعلق رکھتا ہوں وہاں پچاس لاکھ روپے میں بن جاتا ہے۔ پچاس لاکھ والا بھی پانچ لاکھ ٹیکس دے اور تین کروڑ والا بھی پانچ لاکھ ٹیکس دے یہ انصاف نہیں ہے اس لئے اس کو قیمت کی شرح کے ساتھ منسلک کیا جائے۔

جناب سپیکر! جہاں تک پانچ ہزار سے زائد فیس وصول کرنے والے سکولوں میں دس فیصد بچوں کے داخلے کی بات ہے میں اس سکیم کو سراہتے ہوئے یہ تجویز پیش کروں گا کہ اس کا دائرہ سکولوں سے بڑھا کر مزید آگے لے جایا جائے۔ وہ میڈیکل کالج جو دس دس لاکھ روپے سالانہ فیسیں لے رہے ہیں اور وہ پرائیویٹ یونیورسٹیاں جو لاکھوں روپے ماہانہ غریبوں کے بچوں سے فیسیں charge کر رہی ہیں وہاں پر بھی یہ اصول لاگو کیا جائے اور وہاں بھی دس فیصد عام لوگوں کو داخلے کی سہولت فراہم کی جائے۔ دانش سکول پر تنقید ایک فیشن بن گیا ہے۔ آج کسی بھی اپوزیشن کے ممبر کی تقریر اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ وہ دانش سکول پر تنقید کرنے کا فرض ادا نہ کر لے۔ یہ دانش سکول پر تنقید نہیں کر رہے ہیں بلکہ یہ اس کے آنے والے نتائج سے خوفزدہ ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ شہباز شریف کے vision کے نتیجے میں اس ملک کے اندر قیام پاکستان کے مقاصد کی تکمیل ہو گی کیونکہ آنے والے دس پندرہ سال کے بعد اس ملک میں ایک نئی کلاس آئے گی۔ ہر سال سینکڑوں نوجوان 90 فیصد طبقے کی نمائندگی کرنے والے مقتدر طبقوں میں شامل ہوں گے، وہ پاکستان کی Superior Services کا حصہ ہوں گے، وہ پاکستان کی فوج کا حصہ ہوں گے اور وہ پاکستان کی پولیس کا حصہ ہوں گے۔ وہ وہاں جا کر تھانوں سے محروم طبقات جن کے مقاصد کی نگرانی یہاں بیٹھے لوگ کرتے رہے ہیں وہ وہاں بیٹھ کر شہباز شریف کے vision کے مطابق اپنے 90 فیصد طبقے کا حق مانگیں گے۔ وہ 65 سالوں سے ہونے والے اس ظلم کا خاتمہ کریں گے۔ جب تاریخ لکھی جائے گی، مستقبل کا مورخ تاریخ لکھے گا تو اس وقت شہباز شریف کے vision کا ذکر بھی آئے گا، دانش سکول کا ذکر بھی آئے گا جو اس ملک کی تاریخ بدلے گا اور اس کے مقاصد کی تکمیل کی حد تک لے کر جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ کا ٹائم ختم ہو گیا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری بات لمبی تھی میں ایک قطع عرض کرنا چاہتا ہوں۔

کچھ خواب ہیں جن کو لکھنا ہے
تعبیر کی صورت دینی ہے
کچھ لوگ ہیں اجڑے دل والے
انہیں اپنی محبت دینی ہے
کچھ نیندیں اپنی باقی ہیں
جنہیں بانٹنا ہے کچھ لوگوں میں

ان کو بھی تو راحت دینی ہے
اے عمر رواں آہستہ چل
ابھی خاصا قرض چکانا ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ میاں محمد منیر!

میاں محمد منیر: جناب سپیکر! وقت کی قدغن ہے اور سوچتا ہوں کہ بجٹ کے کن پہلوؤں پر بات کروں اور کیا تجاویز دوں پھر اپنے حلقے کے مسائل کی بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو میں میاں محمد شہباز شریف اور ان کی ٹیم کے ممبر میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے انتہائی مشکل، نامساعد حالات میں جبکہ energy crisis، پاکستان کی معیشت زبوں حالی کا شکار ہے ایک خوبصورت بجٹ دیا جس کو اگر میں عوام دوست اور غریب پرور کہوں تو شاید میری بات غلط نہ ہو۔ ماضی کے بجٹ سے ایک کھرب 14۔ ارب روپے کا اضافہ کر کے جہاں صحت کی سہولتوں میں بے پناہ اضافہ کیا گیا، میڈیکل کالج بنانے کی بات کی گئی، ادویات کی رقم میں اضافہ کیا گیا وہاں ایجوکیشن کے لئے یونیورسٹیاں بنانے کی بات کی گئی۔ کالج اور سکولوں میں missing facilities improve کرنے کی بات کی گئی۔ خاص طور پر جنوبی پنجاب کی بات کی گئی۔ پھر مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں پر بیٹھے ہوئے کچھ لوگوں نے پنجاب کو بھی تین حصوں میں تقسیم کرنے کی بات کی۔ ہم پنجاب کی بات کرتے ہیں، ہم پاکستان کی بات کرتے ہیں اور جنوبی پنجاب بھی پنجاب کا حصہ ہے۔ یہاں پوٹھوہار کا نام لے کر ایک تیسرے پنجاب کو بنانے کی بھی بات کی گئی جس کی ہم نفی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان مشکل ترین حالات میں جبکہ پاکستان بے پناہ مسائل میں گھرا ہوا ہے پنجاب کی قیادت نے اتنا خوبصورت بجٹ پیش کیا ہے۔ انہوں نے زراعت کے لئے فنڈز رکھے، کچے نالوں کو پختہ کرنے کی بات کی گئی، بہت سے لوگ یہ بات شاید نہیں جانتے ہوں گے کہ پختہ نالے بننے سے ہم کتنا پانی بچا سکتے ہیں۔ آنے والا وقت ہمارے لئے water crisis کا آ رہا ہے ہمیں اس کے لئے بھی کچھ سوچنا ہے۔ اتنی لمبی بات کرنے کا وقت نہیں ہے اس لئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر یہ بھی اعتراض ہوا ہے کہ لیپ ٹاپ دیئے گئے، یہاں پر ییلو کیب سکیم پر بھی اعتراض ہوتا ہے، یہاں پر گرین ٹریکٹر کی بات ہوتی ہے، یہاں پر نوجوانوں کو دیئے گئے فنڈز کی بات ہوتی ہے، خواتین کے لئے رکھے گئے بجٹ پر اعتراض ہوتا ہے اور آٹے پر دی گئی سبسڈی پر

بھی اعتراض ہوتا ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ وہ تمام سکیمیں ہیں جو غریب لوگوں کے لئے رکھی گئی ہیں، اس پنجاب کے ان غریب لوگوں کے لئے رکھی گئی ہیں جو لوگ انتہائی مشکل اور نامساعد حالات میں اپنی زندگی گزار رہے ہیں۔ Aitchisonian Club کے لوگ اس بات پر بھی اعتراض کرتے ہیں کہ دانش سکول کیوں بنائے گئے؟ میں یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا گورنمنٹ کالج لاہور پورے پنجاب میں ہر جگہ میں اُسی level کا ہے، کیا ایف سی کالج کا level پورے پنجاب میں ایک جیسا ہے، کیا پنجاب یونیورسٹی کا level ہر جگہ پر ایک جیسا ہے؟ نہیں ہے لیکن یہ Aitchisonian Club کے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، دانش سکول کے پڑھے ہوئے بچے کل کو جب اس ایوان میں بیٹھے گے، اس پاکستان کی خدمت کریں گے اور ان کے competition میں آئیں گے۔ یہ اس بات پر اعتراض کرتے ہیں (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں جناب وزیر خزانہ کو یہ تجویز دینا چاہوں گا کہ دانش سکول ہر تحصیل میں ہونا چاہئے وہاں پر غریب کا بچہ پڑھ کر جب اس ایوان کا حصہ بنے گا تو پھر پتا چلے گا کہ غربت کیا چیز ہوتی ہے۔ ان لوگوں کو میٹرو بس سروس نے نہ جانے کیوں پریشان کر رکھا ہے۔ ان کو ماضی کی یہ بات دیکھنی چاہئے کہ جب میرے قائد جناب میاں محمد نواز شریف نے موٹر وے بنانے کی بات کی تو اس وقت بھی بے پناہ تنقید کی گئی تھی۔ آج وقت اور حالات نے یہ ثابت کیا ہے کہ اگر موٹر وے نہ ہوتا تو کوئی شخص یہاں سے اسلام آباد آسانی سے نہ جا سکتا۔ آج دو رویہ جی ٹی روڈ نہ ہوتی تو لوگ سفر نہ کر سکتے۔ آج یہ بھی وہی منصوبے ہیں جو میٹرو بس سروس کی صورت میں ملتان کا حصہ بنیں گے، راولپنڈی کا حصہ بنیں گے اور فیصل آباد کا حصہ بنیں گے۔ میں چیلنج کرتا ہوں اُن لوگوں کو جو اعتراض کرتے ہیں جا کر دیکھیں کہ غریب لوگ اُس میں سفر کرتے ہیں اور میں اپنے قائد کے لئے ایک شعر کہنا چاہتا ہوں کہ:

ہو اگر جذبہ پرواز سلامت
روکیں گے میری راہ یہ ٹوٹے ہوئے پر کیا

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ میاں صاحب! آپ کا ٹائم ختم ہو گیا۔

میاں محمد منیر: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ میں اپنی تقریر ختم کروں گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ اپنی بات کو wind up کریں۔

میاں محمد منیر: جناب سپیکر! اپنے علاقہ کے حوالے سے میں صرف ایک بات کروں گا کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال اوکاڑہ 125 بیڈ کا ہسپتال ہے، صرف 40 بیڈ کی ایمرجنسی ہے اور پورے ڈسٹرکٹ کے لوگوں نے وہاں آنا ہوتا ہے۔ میری وزیر خزانہ سے یہ گزارش ہے کہ اسے 250 بیڈوں کا ہسپتال کیا جائے۔ وہاں پر نیورو کا بلاک بن چکا ہے لیکن وہاں پر ڈاکٹر نہیں ہیں، وہاں کے لوگ Liver کی بیماری میں بہت زیادہ مبتلا ہیں۔ ہمارا شہر اس میں 1/4 شیئر کرنے کے لئے تیار ہے اگر وہاں پر Liver Centre بنا دیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا بھی بہت شکریہ۔ محترمہ ثریا نسیم!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR DEPUTY SPEAKER: No, point of order.

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں، please تشریف رکھیں۔ محترمہ ثریا نسیم!۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟

معزز ممبر: جناب سپیکر! نماز پڑھنے گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا نماز پڑھنے گئی ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! پلیز، آپ تشریف رکھیں۔ جناب خالد غنی چودھری!

جناب خالد غنی چودھری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بہت زیادہ مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر اپنے مفروضات پیش کرنے کا موقع دیا۔ میں اپنی اعلیٰ قیادت، جناب وزیر خزانہ اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے ان دستیاب حالات میں ایک بہت اچھا متوازن، غریب پرور، کسان دوست، عوام دوست اور انقلابی بجٹ پیش کیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں تمام طبقات کو برابر ریلیف دینے کی کوشش کی گئی ہے اور میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ان نامساعد حالات میں ایک بہت اچھا بجٹ پیش کیا۔ چونکہ وقت کی قدغن لگائی گئی ہے لہذا میں مختصراً اپنے حلقے کے جو حالات ہیں اور ہمارے وہاں پر جو Development کے معاملات ہیں میں آپ سے وہی گزارش کروں گا اور وزیر خزانہ سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ میری گزارشات کو

سنیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہمیں کچھ نہ کچھ ریلیف دینے کی بھی کوشش کریں گے۔ میں سب سے پہلے اپنے حلقے کی جو سڑکیں ہیں ان کی طرف آؤں گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منسٹر صاحب! آپ ان کی بات سنیں گے اور ذرا note بھی کریں گے۔

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! پچھلے دس سال میں میرے حلقے کو بہت زیادہ ignore کیا گیا ہے۔ میرا تعلق ضلع جھنگ سے ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پنجاب کا پسماندہ ترین ضلع ہے اور تحصیل شورکوٹ اس ضلع کی سب سے پسماندہ تحصیل ہے۔ یہاں پر میرے ایک فاضل دوست نے فرمایا ہے کہ علی پور 1926 میں تحصیل بنی تھی اور یہی حال میرے شورکوٹ کا ہے یہ 1927 میں تحصیل بنی تھی۔ آج تک ہمارا کوئی پُرسان حال نہیں ہے، وہاں کوئی Development نہیں ہوئی ہے۔ سڑکوں کے حوالے سے میں عرض کروں گا کہ farms to market road آٹھ یا دس سڑکیں شورکوٹ کو آتی ہیں وہ تمام کی تمام ٹوٹی ہوئی ہیں۔ اس وقت 3 کروڑ 38 لاکھ روپے ہم غریب کسانوں سے شوگر مل والوں نے Sugar cess کی مد میں کاٹے ہیں اور وہ رقم پڑی ہے۔ میری وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ اُن ارباب اختیار کو حکم دیا جائے کہ وہ 3 کروڑ 38 لاکھ روپے ریلیز کئے جائیں اور اگر اس سے زیادہ کچھ پیسے چاہئیں تو وہ بھی ہمیں عنایت فرمائے جائیں، ہماری جو سڑکیں ہیں وہ مرمت کروائی جائیں تاکہ کسان اپنی اجناس اور اپنا گنا ملوں اور منڈیوں میں آسانی سے لا سکے۔

جناب سپیکر! اب میں محکمہ صحت کی طرف آؤں گا۔ میری پوری تحصیل شورکوٹ میں بارہ یا تیرہ B.H.Us ہیں اور بہت افسوس کی بات ہے کہ کسی ایک میں بھی M.B.B.S ڈاکٹر نہیں ہے۔ میری ارباب اختیار سے گزارش ہو گی کہ اس کے لئے کوئی نئی ریکروٹمنٹ کی جائے اور ہمیں B.H.U میں M.B.B.S ڈاکٹر مہیا کئے جائیں تاکہ دیہات کے لوگ بھی شہروں کے برابر صحت کے حوالے سے کچھ نہ کچھ سہولت حاصل کر سکیں۔ T.H.Q ملتان ہم سے تقریباً سوا سو کلو میٹر اور فیصل آباد ڈیڑھ سو کلو میٹر دور ہے میری یہ گزارش ہو گی کہ T.H.Q کو upgrade کیا جائے، وہاں پر heart اور burn کے یونٹس بنائے جائیں تاکہ ہمارے جو heart کے مریض ہیں انہیں فوری طور پر وہاں ریلیف مل سکے۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ جب کسی کو heart attack ہوتا ہے تو وہ راستے میں ہی مر جاتا ہے۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ ہمیں وہاں پر یہ یونٹس دیئے جائیں۔

جناب سپیکر! شورکوٹ کینٹ، وہاں پر ایک بہت بڑا قصبہ ہے اس کے ساتھ ہمارے PAF کی base بھی ہے اور کافی دیہات بھی لگتے ہیں وہاں کے شہریوں نے اپنی مدد آپ کے تحت تقریباً 4 کروڑ لگا

کر وہاں پر ہسپتال کی ایک بہت اچھی بلڈنگ بنائی ہے۔ ہمیں Cantonment Board نے وہاں پر ڈاکٹر بھی دیئے ہوئے ہیں اور وہاں کے مخیر حضرات ادویات بھی ریگولر فراہم کر رہے ہیں۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ حکومت پنجاب اس ہسپتال کے لئے جس کی تقریباً4 کروڑ کی لاگت سے بہت خوبصورت بلڈنگ بنائی گئی ہے وہاں پر ڈاکٹر مہیا کرے اور ادویات بھی مہیا کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کا ہمارے اوپر بہت بڑا احسان ہو گا، بلڈنگ ہم بنا چکے ہیں اور ہمیں صرف ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اگر ڈاکٹر دے دیئے جائیں تو اس علاقے کا بہت بڑا مسئلہ حل ہو جائے گا۔اس کے بعد میں ہیلتھ انشورنس کارڈ سکیم کی طرف آؤں گا کیونکہ میرا ضلع جھنگ ایک غریب اور پسماندہ ضلع ہے تو ہیلتھ انشورنس کارڈ سکیم کے سلسلے میں میری گزارش ہو گی کہ ہمارے ضلع کا نام بھی ہیلتھ انشورنس کارڈ سکیم میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف تعلیم کو بہت زیادہ priority دیتے ہیں اور اس مد میں بہت زیادہ پیسا مختص کیا گیا ہے لیکن میری تحصیل شورکوٹ کی حالت یہ ہے کہ پوری تحصیل میں ایک بوائز اور ایک گرلز کالج ہے۔ بوائز کالج کی بلڈنگ کو خطرناک قرار دے کر کافی کمرے اور آدھی سے زیادہ بلڈنگ بند کر دی گئی ہے۔ میری وزیر خزانہ سے گزارش ہو گی کہ بوائز کالج کے لئے خصوصی طور پر فنڈز مہیا کئے جائیں تاکہ ہمارے بچے وہاں سکون سے تعلیم حاصل کر سکیں۔اسی طرح شورکوٹ کینٹ میں گرلز کالج کے لئے زمین بھی مختص کی گئی ہے، وہاں پر سرکاری کالونی تھی وہ وزیر اعلیٰ صاحب نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے گرلز کالج کے لئے لیز پر عنایت بھی کر دی ہے اب ہمیں صرف وہاں اساتذہ کی ضرورت ہے میں اپنی طرف سے ایک offer پیش کرتا ہوں کہ وہاں فرنیچر کی ضرورت ہے اور لیبارٹری کی بھی ضرورت ہے لیکن ہمیں صرف اساتذہ دے دیں اور انشاء اللہ تعالیٰ باقی جو معاملات ہیں ہم وہ خود سارے طے کر لیں گے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! وقت ختم ہو گیا ہے۔

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! میں اپنی بات ایک منٹ میں ختم کرتا ہوں۔ شورکوٹ میں چناب کالج، ٹیکنیکل کالج، سپیشل ایجوکیشن کالج، ووکیشنل کالج اور کمرشل کالج سارے ایک جگہ پر ہیں لیکن وہاں پر میٹھا پانی نہیں مل رہا لہذا میں یہ گزارش کروں گا کہ وہاں پر میٹھے پانی کا arrange کیا جائے۔ میں ایک آخری بات کسانوں کے لئے کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں سے TS لنک کینال نکلتی ہے اس سے ہمیں پانی تو نہیں ملتا، وہ آگے دو ڈویژنوں کو سیراب کرتی ہے لیکن ہمیں وہاں سے سیم وتھور بہت زیادہ ملا

ہے۔ ہماری ہزاروں ایکڑ اراضی بیکار ہو چکی ہے، لوگ گھر سے بے گھر ہو چکے ہیں اور جن کا ایک مربع زمین بھی ہے وہ نوکری کرنے پر مجبور ہے۔ میری آپ سے ایک گزارش ہو گی اور میں ارباب اختیار کو ملا ہوں کہ کم از کم یا تو اس کو تین فٹ گہرا کیا جائے یا کم از کم شور کوٹ کا وہ حصہ جو متاثر ہو رہا ہے اس کو پکا کروایا جائے۔ یہ آپ کی بہت بڑی مہربانی ہو گی اور آپ کا احسان ہو گا اگر اس سلسلے میں فنڈز رکھے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! بہت شکریہ۔ محترمہ رخسانہ کوکب!

کورم کی نشاندہی

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! کورم پورا کروائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے افسوس کی بات ہے۔ آپ کو اس موقع پر کورم point out نہیں کرنا چاہئے۔ منسٹرز صاحبان موجود ہیں اور آپ کے مسائل discuss ہو رہے ہیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! حکومت کا فرض بنتا ہے کہ کورم پورا رکھے۔ یہ ہمارا حق ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
جی، کورم پورا ہے۔ اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیر، شیر کی نعرہ بازی)

جی، محترمہ رخسانہ کوکب!۔۔۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈھلوں صاحب! آپ تشریف رکھیں، مہربانی کریں۔ محترمہ رخسانہ کوکب!۔۔۔

جناب محمد وحید گل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بڑی مہربانی، کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔ ٹائم short ہے، ابھی بہت سارے مقررین رہتے ہیں۔ محترمہ رخسانہ کوکب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں۔ محترمہ میری گل!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں۔ جناب محمد نعیم انور صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، چودھری محمود الحسن چیمہ!

سالانہ بجٹ برائے سال 14-2013 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

چودھری محمود الحسن چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں بجٹ 14-2013 پیش کرنے پر وزیر اعلیٰ پنجاب، وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک اچھا اور متوازن بجٹ پیش کیا ہے۔(شور وغل)

جناب سپیکر! ذرا ایوان کو in order کروائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خاموشی اختیار کریں۔ Order in the House, order in the House.

چودھری محمود الحسن چیمہ: میں اپنی بہنوں سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ ذرا تحمل کا مظاہرہ کریں، اس طرف صرف ایک ممبر بیٹھی ہیں وہ آپ کو ذرا سی بات کرتی ہیں تو آپ اُن سے چڑ کر اتنا شور مچانا شروع کرتی ہیں۔ آپ بھی ذرا تحمل کا مظاہرہ کیا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! مہربانی کریں اور آپ اپنی بات جاری رکھیں۔(قطع کلامیاں) Order in the House. خاموشی اختیار کریں۔ چودھری صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ سلمیٰ شاہین بٹ: جعلی ڈگری والوں کے حق میں بات نہ کریں۔

چودھری محمود الحسن چیمہ: میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ ذرا تحمل کا مظاہرہ کریں۔ میں ڈسٹرکٹ رحیم یار خان کی بات کروں گا کہ ہمارے ڈسٹرکٹ میں سب سے بڑا مسئلہ پانی کا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: میں ایک ہی کافی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ خاموشی اختیار کریں، مہربانی کریں۔(قطع کلامیاں)

No cross talk please. Order in the House

میں خواتین ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ خاموشی اختیار کریں اور چودھری صاحب کی بات سُنیں۔ مہربانی کریں۔ جی، فرمائیں!

چودھری محمود الحسن چیمہ: میں اپنے ڈسٹرکٹ رحیم یار خان کے حوالے سے وزیر خزانہ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ڈسٹرکٹ میں سب سے بڑا مسئلہ پانی اور سیم و تھور کا ہے۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ آپ اس دفعہ ان دو مسائل پر ہمارے ڈسٹرکٹ کو فنڈز دیں۔ Health facilities کے حوالے سے ہمارے ڈسٹرکٹ میں پچھلے تین سال سے میڈیکل کالج پر کام ہو رہا ہے۔ میڈیکل کالج کے لئے فنڈز ترجیحی بنیادوں پر دیئے جائیں تاکہ اس کو بھی جلدی مکمل کیا جائے اور جنوبی پنجاب کے حوالے سے ہمارا ڈسٹرکٹ بلوچستان کے ساتھ اور سندھ کے ساتھ لگتا ہے وہاں سے بھی بہت سارے لوگ علاج کے لئے ہمارے ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں آتے ہیں تو میری یہ گزارش ہو گی کہ میڈیکل کالج کے فنڈز کو بھی ترجیحی بنیادوں پر دیا جائے۔ اس بجٹ کے اندر ہمارے جنوبی پنجاب کے لئے جو بتیس فیصد ڈویلپمنٹ فنڈ رکھا گیا ہے اس حوالے سے میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہمارے ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں سب سے زیادہ minorities بستی ہیں جن میں بھیل برادری ہے Christian ہیں اور مینگوال ہیں تو میری یہ بھی گزارش ہو گی کہ اس بجٹ کے اندر اقلیتی برادری کے لئے خصوصی طور پر علیحدہ سے کچھ بجٹ مختص کیا جائے۔ اس کے علاوہ زراعت جو ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے اس میں بھی سبسڈی کا اضافہ کیا جائے خاص طور پر land level کرنے کے لئے lasers کو اور زیادہ ترجیحی بنیادوں پر دیا جائے، بلڈوزر پر سبسڈی دی جائے۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ ان کے لئے تیل موجود نہیں ہے، فنڈز موجود نہیں ہیں تو اس پر بھی میری یہ گزارش ہو گی کہ بلڈوزر کی سبسڈی کو بھی بڑھایا جائے اور اس کے لئے فنڈز مہیا کئے جائیں تاکہ جب بھی کسی کاشتکار یا زمیندار کو اپنی زمینوں کو level کرنے کی ضرورت پڑے تو وہ ان کو موقع پر مہیا ہوں۔ سڑکیں ہمارے علاقے کا سب سے بڑا مسئلہ ہیں جو سڑکیں بن چکی ہیں اب وہ ساری ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں تو میری یہ گزارش ہو گی کہ ایک سال کے لئے نئی سڑکیں بنانے کی بجائے ہمارے ڈسٹرکٹ میں جو پرانا سٹرکچر تباہ ہو چکا ہے اس کو ترجیحی بنیادوں پر بنایا جائے اور اس کو ٹھیک کیا جائے تاکہ ہمارے ڈسٹرکٹ میں جو پرانی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں وہ ایک دفعہ پھر بحال ہو جائیں اور استعمال کے قابل ہو سکیں۔ یہ بھی میری گزارش ہو گی کہ ان سڑکوں کے لئے ہمیں ترجیحی بنیادوں پر بجٹ دیا جائے۔ اس کے علاوہ ہمارے ڈسٹرکٹ کو پچھلی دفعہ جو PFC یعنی Provincial Finance Commission کے تحت پیسے دیئے گئے وہ تقریباً 7۔ارب 4.5 کروڑ روپے بنتے تھے جو کہ ہمارے ضلع کے اندر تنخواہوں میں ہی پورے ہو گئے۔ ڈویلپمنٹ کے لئے بھی آبادی کے لحاظ سے ڈسٹرکٹ رحیم یار خان پنجاب کا پانچواں یا چھٹا بڑا ڈسٹرکٹ ہے اس میں بھی خصوصی طور پر ہمارے ڈسٹرکٹ کے

اندر اضافی فنڈز دیئے جائیں تاکہ اتنے بڑے ڈسٹرکٹ میں ڈویلپمنٹ بہتر طریقے سے ہوسکے۔ اسی طرح ہیلتھ، ایجوکیشن اور اس کے علاوہ جو دوسری بنیادی ضروریات ہیں ان پر بھی توجہ دی جائے۔ اس کے علاوہ میں ایک اور مسئلہ کی طرف بھی توجہ دلانا چاہوں گا کہ ہمارے علاقے میں زیر زمین پانی کڑوا ہونے کی وجہ سے لوگ نہری پانی پینے پر مجبور ہیں اس لئے واٹر سپلائی سکیمیں بھی ہمیں ترجیحی بنیادوں پر دی جائیں۔ اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے جو شمسی توانائی کے ذریعے ٹیوب ویلوں کو چلانے کا منصوبہ دیا ہے اس میں اور زیادہ پیسے رکھے جائیں تاکہ زمیندار کو جو لوڈشیڈنگ کا مسئلہ ہے وہ کسی حد تک حل ہوسکے اور زیادہ سے زیادہ ٹیوب ویل شمسی بنیادوں پر چلائے جائیں تاکہ زمیندار اپنی کاشتکاری اچھے طریقے سے کرسکیں۔ ایک اور گزارش میں آپ کی وساطت سے کرنا چاہوں گا کہ سڑکوں پر گنے کے سیزن میں ٹرالیوں پر بہت زیادہ لوڈ ہوتا ہے اس کے لئے بھی کوئی قانون پاس کیا جائے کیونکہ اتنے زیادہ لوڈ کی وجہ سے ہماری سڑکیں ٹوٹ جاتی ہیں، اس کے لئے بھی ایک limit مقرر کی جائے تاکہ اتنا زیادہ پیسا لگا کر جو سڑکیں تعمیر کی جاتی ہیں ان کو بھی بعد میں اچھے طریقے سے سنبھالا جاسکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! اب آپ اپنی تقریر کا end کریں۔

چودھری محمود الحسن چیمہ: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ جب اجلاس ختم ہوتا ہے تو تمام ممبران یہاں سے بیک وقت نکلتے ہیں تو سامنے سے بھی گاڑیاں آ رہی ہوتی ہیں اس پر بھی آپ اپنے سٹاف کی توجہ دلائیں کہ جب اجلاس ختم ہو تو اس وقت ون وے ٹریفک ہو تاکہ ساری گاڑیاں بآسانی نکل جائیں اور باہر دھوپ میں پندرہ بیس منٹ انتظار نہ کرنا پڑے کیونکہ جب دونوں طرف سے ٹریفک گزرتی ہے تو ٹریفک بلاک ہو جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! وہ تو آپ لوگوں کی گاڑیاں آتی ہیں اور تو میرے خیال میں اجلاس کے دوران کسی گاڑی کو نہیں آنے دیا جاتا۔

چودھری محمود الحسن چیمہ: جناب والا! سامنے سے بھی گاڑیاں آتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو آپ لوگوں کی گاڑیاں آتی ہیں۔

چودھری محمود الحسن چیمہ: جناب والا! کل بھی اس سلسلے میں پندرہ بیس منٹ ٹریفک بلاک رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لوگ اگر تعاون کریں تو میرے خیال میں یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ بہر حال اس کو آج دیکھ لیتے ہیں۔

چودھری محمود الحسن چیمہ: شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، چودھری محمد اشرف صاحب!

چودھری محمد اشرف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اس اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو یہ عزت بخشی اور توفیق عطا فرمائی کہ وہ ملک پاکستان کی خدمت کر سکیں۔ ان کا vision ایک اچھا vision ہے جو عوام میں مقبول ہوا ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں اور انہیں مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ انشاء اللہ اس vision کو بھرپور طریقے سے آگے لے کر چلیں گے اور اس پر بھرپور طریقے سے عملدرآمد بھی کروائیں گے۔ اس کے علاوہ میں جناب سپیکر اور جناب ڈپٹی سپیکر کو بھی ان کے اچھے انتخاب پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ یہاں پر کامیاب ہوئے۔ میں یہاں پر قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں، وہ ایک اچھے انسان ہیں اور میں اس توقع کے ساتھ کہ وہ خود اور اپنی ٹیم کو ساتھ لے کر اس ایوان کو اچھے طریقے سے چلانے میں مددگار ثابت ہوں گے، نہ کہ تنقید برائے تنقید کریں گے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اچھی تنقید اور اچھی تجاویز پر اس ایوان کو ضرور نظر رکھنی چاہئے اور ان اچھی تجاویز کو بھی اپنے بجٹ میں شامل کر لینا چاہئے۔ میں یہ بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کو خوش اسلوبی سے، پیار و محبت سے، اس ملک اور خاص طور پر صوبہ پنجاب کو چلانے کے لئے بڑی مفاہمت سے کام لینا ہوگا۔ وزیر خزانہ پنجاب میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن نے خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے vision کو آگے بڑھاتے ہوئے جس ہمت، حوصلے اور خوش دِلی سے اپنی ٹیم کے ساتھ اس بجٹ کو پیش کیا ہے یہ نہایت ہی غریب پرور اور ایک متوازن بجٹ ہے۔ کبھی بھی کوئی چیز مکمل نہیں ہو سکتی۔ اس میں ہمیشہ اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے اس سلسلے میں ہم سب مل کر انشاء اللہ اصلاح ضرور کریں گے اور اس کو کامیاب و کامران کرنے میں بھی یہ ایوان مدد فراہم کرے گا۔ انشاء اللہ اس کو بھی ہم مل جل کر کامیابی سے ہمکنار کریں گے۔ تعلیم کے سلسلے میں بجٹ میں اچھی خاصی رقم مختص کی گئی ہے لیکن پرائمری سطح پر اگر ضرورت پڑے تو مزید رقم کو بھی استعمال کر لینا چاہئے کیونکہ پرائمری تعلیم ایک بنیاد ہے، بنیادوں کو مضبوط ہونا چاہئے اور ہر لحاظ سے مکمل کر لینا چاہئے۔ اس کے علاوہ energy crisis کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا اور میری یہ تجویز ہے کہ گجرات میں شادیوال کے مقام پر ایک سمال پاور سٹیشن موجود

ہے جس کی installation capacity 13.5 تھی اب وہ کم ہو کر 4.5 تک ہو گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں silt آ گئی ہے، کچرا اور گند جمع ہو گیا ہے، اس کی صفائی پر بہت زیادہ رقم خرچ نہیں ہوتی۔ اگر اس کو صاف کر لیا جائے تو اس کی capacity بہتر ہو سکتی ہے اور گوجرانوالہ ڈویژن کے سسٹم میں یہ بجلی شامل ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ چیچو کی ملیاں اور نندی پور کے مقام پر جو سروے ہوا تھا وہ گجرات میں شادیوال کے مقام پر بھی ہو چکا ہے۔ اس کا کام بند ہے اس کام کو شروع کروایا جائے تاکہ یہ بجلی بھی گوجرانوالہ ڈویژن کے سسٹم میں شامل ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے، اب آپ wind up کریں۔

چودھری محمد اشرف: جناب والا! structure کے حوالے سے بات کروں گا کہ لالہ موسیٰ کے گردونواح میں ایک بائی پاس سڑک ہے جو کہ تقریباً آدھی مکمل ہو چکی ہے باقی حصے کو مکمل کر دیا جائے۔ آپ کے توسط سے جناب وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ اس کے لئے بھی رقم رکھیں تو وہ سڑک لالہ موسیٰ جی ٹی روڈ سے لے کر نالہ بھمبھر کے بند پر آدھی تقریباً بنی ہوئی ہے اور اس کے باقی حصے کو پنجاہ روڈ سے جا کر ملائیں جو رحمانیہ پل سے ہوتی ہوئی جائے گی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

چودھری محمد اشرف: شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فیضان خالد ورک صاحب!

جناب فیضان خالد ورک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنے خدا کا شکر ادا کرتا ہوں، اس کے بعد اپنے قائدین کا کہ جنہوں نے ان مشکل حالات میں جن میں گھر چلانا بھی مشکل ہے اور صوبہ تو بہت بڑا ہے ایک ایسا عوام دوست بجٹ پیش کیا جو ہم سب کے لئے ایک مثال بن کے رہ گیا ہے۔ چونکہ میں ایک زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں اس لئے میں جو دیکھ سکتا ہوں وہ شاید دوسرے زمیندار ہی دیکھ سکیں لیکن شہری اور باقی ممبران کو ان مشکلات کا اندازہ نہیں ہو گا۔ اس وقت آپ لوگوں نے سولر انرجی پر ٹیوب ویل اور بائیو گیس پر جو چیزیں پیش کی ہیں وہ ایسی بے مثال ہیں کہ چھوٹے زمینداروں کے لئے خوشحالی کی لہر لے کر آئی ہیں۔ اس سے پہلے کسی نے بھی توانائی کے بحران سے نکالنے کے لئے ایسا کوئی حل نہیں نکالا۔ یہ ایسے ٹیوب ویل ہیں جن پر صرف ایک دفعہ رقم لگانے پر خرچہ ہونا ہے اس کے بعد یہ فری ہونے ہیں۔

جناب سپیکر! جو تعلیم کے نعرے لگانے والی پارٹی تھی جو تعلیم تعلیم کرنے والے تھے اگر وہ آج موازنہ کریں تو پنجاب نے ہی سب سے زیادہ یعنی 24 فیصد بجٹ تعلیم پر رکھا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

اگر آپ ہیلتھ کی بات کرتے ہیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ جب ڈینگی کا مسئلہ آیا تو ہمارے قائد خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف صاحب نے ایسی کوشش کی اور ایسا کر کے دکھایا جس کی دنیا کے ترقی یافتہ ممالک بھی تعریف کرتے ہیں کہ ایسے قائد اور ایسے خادم اعلیٰ پنجاب نے جیسے اس پر قابو پایا اس کی کوئی بھی مثال نہیں دے سکتا۔ یہی وہ چیزیں ہیں جو آج اس ملک اور ہماری پارٹی کو اس مقام تک لے کر پہنچی ہیں اور عوام نے ہمیں ایسا mandate دیا کہ قومی اسمبلی اور پنجاب اسمبلی میں ہماری سب سے زیادہ اکثریت ہے۔ دوسری جتنی بھی پارٹیاں تھیں وہ دیکھتی ہی رہ گئیں اور وعدے، وعدے ہی رہ گئے اور جھوٹے وعدے جھوٹے ہی ہوتے ہیں۔ مہربانی، بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ راشدہ یعقوب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ان کی باری ہے اگر مہربانی کر دیں تو انہیں بات کرنے دیں۔ بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: ان کے بعد میں بات کر لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ فی الحال انہیں بات کرنے دیں اس کے بعد میں دیکھتا ہوں۔

محترمہ راشدہ یعقوب: بسم اللہ الرحمن الرحیم! میں سب سے پہلے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائدین میاں محمد نواز شریف کو وزیراعظم منتخب ہونے اور میاں محمد شہباز شریف کو وزیراعلیٰ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ اس نازک دور میں جبکہ ہمارے ملک کو بے شمار اندرونی اور بیرونی خطرات لاحق ہیں انہوں نے اسے بھنور سے نکالنے کی ذمہ داری اٹھائی ہے۔ ہمارے قائد اور ان کی پوری ٹیم کی شب وروز کی محنت کے نتیجے میں یہ متوازن بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ جب سے یہ بجٹ پیش کیا گیا اس کی عام بحث میں ہم نے دیکھا کہ اپوزیشن کی طرف سے اس کے ہر point پر بے شمار تنقید کی گئی شاید اپوزیشن کا تنقید کرنا حق بنتا ہے لیکن میں یہاں پر صرف تھوڑا سا یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اپوزیشن کی طرف سے ایک بات کی گئی شاید اپوزیشن لیڈر صاحب نے یہ فرمایا کہ مجھے غریب عوام کے دکھ میں پوری رات نیند نہیں آتی اور میں پوری رات کروٹیں بدلتا رہتا ہوں۔ میں صرف یہ کہنا

چاہتی ہوں کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی طرف سے عوام دوست اور غریب عوام کے حق میں جو پالیسیاں پیش کی گئیں ان پر سب سے زیادہ تنقید اور شدید اعتراض بھی اپوزیشن لیڈر کی طرف سے ہوا۔ انہوں نے سب سے پہلے کہا کہ میٹرو بس سروس میں صرف ایک فیصد لوگ سفر کرتے ہیں، شاید وہ اپنے جوش تنقید میں یہ کہہ گئے یا واقعی اس بات سے لاعلم تھے کہ ہمارے متوسط طبقہ کی percentage کیا ہے؟ تمام باشعور لوگ جانتے ہیں کہ ہمارا متوسط طبقہ اس سفری سہولت سے کس percentage سے مستفید ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ اپوزیشن لیڈر صاحب کی طرف سے کہا گیا کہ نئے سکولوں، کالجوں، لیبارٹریوں اور نہ ہی ہسپتالوں کی ضرورت ہے بلکہ جو پرانے ہیں انہی کو upgrade کیا جائے۔ میں یہاں پر صرف یہ بتانا ضروری سمجھتی ہوں کہ میرا ضلع جھنگ ہے، میرے پی پی-78 جھنگ صدر میں پچھلے پانچ سالوں میں میرے قائد میاں محمد شہباز شریف کی پالیسیوں کو جاری رکھتے ہوئے بے شمار سکولوں کو upgrade کیا گیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ان میں missing facilities کو پورا کیا گیا اور یقیناً یہ پالیسی پورے صوبہ میں جاری رہی ہو گی، اگر یہ وہاں پر ہوا ہے تو پھر پورے صوبہ میں ہوا ہو گا۔ اپوزیشن کا یہ اعتراض کہ نئے سکول نہیں ہونے چاہئیں، میں یہاں پر صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جب کسی گھر میں افراد کا اضافہ ہوتا ہے تو پھر چیزوں کا اضافہ کرنا ضروری ہو جاتا ہے اسی طرح بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر جہاں ہمیں چیزوں کو upgrade کرنے کی ضرورت تھی وہاں بہت سارے نئے ادارے تعمیر کرنے کی بھی ضرورت ہے جن میں سکول، ہسپتال اور وہ تمام ادارے جن کی ضرورت ہے وہ نئے بننے چاہئیں۔ اس کے علاوہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی تمام پالیسیاں جن میں دانش سکول، آشیانہ ہاؤسنگ سکیم، میٹرو بس سروس اور دیگر شامل ہیں، اگر اس صوبہ کی عوام کو یہ پالیسیاں قبول نہ ہوتیں یا انہیں ان پالیسیوں سے relief نہ ملا ہوتا تو میرا نہیں خیال کہ یہ باشعور عوام اس بھاری اکثریت سے پاکستان مسلم لیگ (ن) کو کامیاب کرا کر ان پر اعتماد کا اظہار کرتی۔ یہ عوام دوست پالیسیوں کا regard ہے جن کی بدولت آج مسلم لیگ (ن) برسر اقتدار ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اپوزیشن نے جنوبی پنجاب کے بجٹ کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے تفریق ڈالنے کی کوشش کی کہ ہمارے قائد نے ان کو حصہ سے زیادہ بجٹ دیا۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہمارے قائد نے جس اعلیٰ ظرفی اور اعلیٰ سوچ کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس خطے کی پسماندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے جنوبی پنجاب کے لئے مختص کردہ فنڈز کو اس کی آبادی کے تناسب سے زیادہ رکھنے کی روایت کا آغاز کیا اور

ڈپٹی سپیکر کا چناؤ بھی اس خطے سے کرتے ہوئے جنوبی پنجاب کی عوام کی محرومیوں کا ازالہ کیا اس سے خود کو ثابت کر دیا ہے کہ good governance اور خادم اعلیٰ کا جو title انہیں دیا جاتا ہے یہ اقدام اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری یہ تجویز ہے کہ ہر سال کے بجٹ میں اسی طرح دیکھ کر کہ جو علاقے اس حد تک پسماندگی میں مبتلا ہیں ان کو اسی طرح ان کے مختص کئے گئے بجٹ سے زیادہ فنڈز دیئے جائیں تاکہ ہمارا صوبہ ہمارے قائد کی سربراہی میں ترقی و خوشحالی کا سفر طے کرتا ہوا ایک مثالی صوبہ بن سکے۔ اس کے ساتھ میں اپنے ضلع کی طرف آتی ہوں جس میں چند ایک بنیادی مسائل ہیں جن کا میں یہاں پر ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں کہ یہ بہت پرانا اور تاریخی ضلع ہے اسے ڈویژن بنایا جائے۔ میری یہ بھی تجویز ہے کہ جس طرح ہمارے قائد مڈل کلاس سے لوگوں کو reserve سیٹوں پر لے کر آگے لائے اور ورکرز کو آگے لایا گیا، اقلیتوں میں سے بھی لوگوں کو نمائندگی دی گئی اسی طرح سپیشل لوگوں میں سے بھی لوگوں کو reserve seats پر آگے لایا جائے(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا ٹائم over ہو گیا ہے۔ بہت شکریہ، پیر محمد اشرف رسول صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ محترمہ لبنیٰ ریحان!

محترمہ لبنیٰ ریحان: الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ۔ جناب سپیکر! میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اس نے مجھے اور ہم سب کو عاجزی دی اور عزت بخشی۔ میں آپ کی انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس اسمبلی کے floor پر بات کرنے کا موقع دیا، میں اس ایوان میں new comer ہوں اور اس تبدیلی کا منہ بولتا ثبوت ہوں جو میرے قائد میاں محمد نواز شریف نے مجھے ایک ٹیچر سے ایم پی اے بنا کر اسمبلی میں بھیجا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اپوزیشن بجٹ پر تنقید برائے تنقید کرنے کی بجائے تنقید برائے تعمیر کرے تو بہت بہتر ہو گا اور میرے قائد میاں محمد نواز شریف ان کی تجویز پر جلد از جلد عملدرآمد یقینی بنائیں گے۔ جہاں تک اس بجٹ کا سوال ہے تو یہ بجٹ 14-2013 انتہائی متوازن اور غریبوں کا معیار زندگی بہتر بنانے کے لئے خوش آئند بجٹ ہے میں اس بجٹ کی تیاری پر وزیر اعلیٰ پنجاب، وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ راولپنڈی سے تعلق رکھنے والے فاضل ممبر نے پہلے دن تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہمیں راولپنڈی میں میٹرو بس، سڑکیں، انڈر پاس اور نہ ہی اوور ہیڈ برج چاہئیں۔ میں ان سے یہ کہتی ہوں کہ یہ چیزیں بننے سے لاکھوں لوگوں کو روزگار مہیا ہوتا ہے اور سفر میں آسانی پیدا

ہوتی ہے۔انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ نالہ لئی کو cover کرنے کے لئے مسلم لیگ(ق) کے دور حکومت میں جو ایکسپریس ہائی وے بنائی جا رہی تھی اسے بنایا جائے۔میں ان سے یہ کہتی ہوں کہ میرے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف غریب پرور اور انسان دوست شخصیت کے مالک ہیں۔انشاء اللہ مجھے اپنے قائد پر یقین ہے کہ وہ راولپنڈی کے لوگوں کا یہ دیرینہ مطالبہ ضرور پورا کریں گے۔

جناب سپیکر!میں یہاں پنجاب کے مزدوروں کی بات بھی کروں گی۔میرے قائد مزدوروں کا بہت خیال رکھتے ہیں۔اس بجٹ میں مزدور بھائیوں کے بارہ ہزار بچوں کو تعلیمی وظائف دینے کا اعلان کیا گیا ہے جو کہ ایک خوش آئند بات ہے۔انہوں نے مزدوروں کو دس ہزار روپے تنخواہ دینے کا کہا ہے یہ بھی بہت خوش آئند ہے۔اسی طرح میرے قائد نے مزدوروں کے لئے لیبر کالونیاں بنوائی ہیں۔مزدوروں کو شاہدرہ کی لیبر کالونی میں مالکانہ حقوق مل چکے ہیں لیکن دوسری کالونیوں میں ابھی تک مزدوروں کو مالکانہ حقوق کے کاغذات نہیں مل سکے۔میاں محمد شہباز شریف کی پالیسی اور اعلان کے مطابق محکمہ کو جلد از جلد مزدوروں کو یہ مالکانہ حقوق دینے کے انتظامات کرنے چاہئیں۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ میں deputation پر آئے ہوئے تمام ملازمین کو واپس کرنا چاہئے اور ادارے کے مستقل ملازمین کو بھرتی کرنا چاہئے تاکہ ادارے کی فلاح و بہبود اور ترقی ہو سکے کیونکہ باہر سے آنے والے افسران کی دلچسپی کام کی بجائے تنخواہ اور الاؤنس میں رہتی ہے۔میں یہاں پر یہی کہوں گی کہ اگر مزدور خوشحال ہو گا تو انشاء اللہ پاکستان بھی خوشحال ہو گا۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،بہت شکریہ

محترمہ ثمینہ خاور حیات:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،فرمائیں!

کورم کی نشاندہی

محترمہ ثمینہ خاور حیات:جناب سپیکر!کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:کورم کی نشاندہی کی گئی ہے اس لئے گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ اب میں floor محترمہ ارم حسن باجوہ کو دیتا ہوں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے اور آپ نے کہہ دیا ہے کہ کورم پورا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! گنتی کی گئی ہے اور کورم پورا ہے اس لئے اب آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ ارم حسن باجوہ!

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! پہلی دفعہ جب ڈاکٹر مراد راس نے کورم point out کیا تو میں اُن کے پاس گزارش لے کر گیا کہ traditionally جب بجٹ پر speeches ہو رہی ہوں تو دنیا کے ایوانوں میں ایک ایک یا دو دو بھی ممبران بیٹھے ہوتے ہیں کیونکہ budget speech کا یہ مقصد نہیں ہوتا کہ ہم ایک دوسرے کو سنائیں بلکہ بجٹ تقریر کا مقصد ہوتا ہے کہ ہم ایک policy speech کریں اور وہ policy speech گورنمنٹ کو رجسٹر ہو۔ Opposition Benches and Treasury Benches سے بھی یہ میری گزارش ہوگی کہ اس کو بڑا seriously لینا چاہئے اور personally اگر کوئی ایسا problem ہے تو There are many other ways. جہاں بندہ اپنا اظہار کر سکتا ہے مگر میرے خیال میں اس طرح کا message convey کرنا کہ اس ایوان میں every time کورم نہیں ہوتا یہ مناسب بات نہیں ہے۔ یہاں سے دو معزز ممبران بھی اُٹھ کر جائیں تو کورم point out کر دیا جائے. Just looking out for it یہ بڑا non-serious attitude ہے اس کا نوٹس لیا جانا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! آپ نے بالکل ٹھیک بات کی ہے۔ محترمہ ارم حسن باجوہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ اس وقت نماز کا بھی ٹائم ہے اور چونکہ budget speeches کے دوران نماز کے لئے وقفہ نہیں ہو رہا اس لئے معزز ممبران نماز کے لئے بھی باہر جاتے ہیں تو اس طرح سے مذہبی معاملات میں بھی خلل پیدا کیا جا رہا ہے۔ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ اُن کو force کر رہے ہیں کہ ایوان میں آئیں۔ ہر ایک کو اپنی ذمہ داری کا پتا ہے، گورنمنٹ کو

اپنی ذمہ داری کا پتا ہے اور اپوزیشن کو بھی اپنی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اچھی بات ہے میڈیا دیکھ رہا ہے اور پنجاب کی عوام کو بھی پتا چل رہا ہے کہ کون اس ایوان کو چلنے نہیں دینا چاہتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ، بہت شکریہ۔ جی، محترمہ ارم حسن باجوہ!

سالانہ بجٹ برائے سال 14-2013 پر عام بحث

(---جاری)

محترمہ ارم حسن باجوہ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ہم ہواؤں کا رُخ بدلنے والے ہیں
ہمارے عزم جواں ہیں ہمارے ساتھ چلو

تمام تعریف اور حمد اُس بزرگ و بالا ہستی کی ہے جس نے ایک مرتبہ پھر مسلم لیگ (ن) کو چُنا اور قیادت کو اہم ذمہ داری سونپی۔ جس کی مہربانی سے عوام نے بھرپور اعتماد اور محبت کا اظہار کیا جس کا ثبوت آپ کے سامنے ہے اور تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ ایسی بے مثال کامیابی اور اعتماد کا اظہار ایک آدھ سال کی کاوشوں کا نتیجہ نہیں ہوا کرتا بلکہ یہ سنہری تاریخ ہماری قیادت نے کبھی پوری دنیا میں مخالفت کے باوجود چاغی کے پہاڑوں پر تاریخ رقم کی تو کبھی موٹروے کے دلنشیں نظاروں کی صورت میں اور کبھی میٹرو بس جیسے جدید سسٹم سے آراستہ کیا۔

جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کو مبارکباد پیش کرتی ہوں جنہوں نے محدود وسائل میں رہتے ہوئے ایک متوازن بجٹ پیش کیا۔ تعلیم کے حوالہ سے میاں محمد شہباز شریف کی efforts قابل تحسین اور قابل تعریف ہیں۔ نئی یونیورسٹیوں کا قیام، دانش سکول کا قیام اور ذہین طالبات کے لئے وظائف کا اعلان ایک قابل تعریف عمل ہے۔ صحت کے لئے سترہ ارب روپے کے فنڈز، ٹی بی جیسے مرض اور free dialysis کا اعلان بھی ایک قابل تعریف عمل ہے۔ ہم توانائی کے بحران کا شکار ہیں جس سے ہماری معیشت effect ہو رہی ہے اُس کے alternative بھی سوچے گئے ہیں وہ بھی ایک قابل تعریف عمل ہے۔ چھوٹے کاشتکاروں کے لئے بائیو گیس اور شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویلوں کا اعلان خوش آئند اقدام ہے۔ تعلیم پر بہت زیادہ focus کیا گیا ہے جیسے کہ نپولین نے کہا ہے:

"You give me the educated mother, I will give you the educated nation."

یہ سب سے اہم کام ہے۔اگر ماں اور بچہ صحت مند ہوں گے تو ایک صحت مند معاشرہ وجود میں آئے گا۔ میں آخر میں ایک بار پھر یہ کہوں گی کہ ہم سب کو ایک نئے عزم اور ہمت کے ساتھ ان سارے مسائل کو حل کرنا ہے جو پہاڑ کی طرح سر اُٹھائے کھڑے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو استقامت اور ایمان کی سلامتی عطا فرمائے۔آمین، ثم آمین۔

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ سید حسین جہانیاں گردیزی صاحب!

سید حسین جہانیاں گردیزی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں پہلے تو یہ استدعا کرتا ہوں کہ یہ جو پانچ منٹ کا ٹائم رکھا گیا ہے یہ بجٹ پر بحث کرنے کے لئے نہایت ناکافی ہے اور اتنے کم وقت میں بجٹ پر کسی حوالے سے بھی بحث نہیں ہو سکتی۔ بجٹ پر بحث کے لئے چار دن جو minimum time ہے اس کو بڑھانا چاہئے اور آئندہ اس کے لئے زیادہ ٹائم دینا چاہئے۔

جناب سپیکر! موجودہ حالات میں یہ جو بجٹ پیش کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہایت ہی متوازن بجٹ ہے اس لحاظ سے کہ اس میں کئی نئے initiatives لئے گئے ہیں اور اُن initiatives کی بنیاد پر میں بجٹ بنانے پر وزیر اعلیٰ اور اُن کی قابل ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! کسی بھی قوم کا سرمایہ اُس کا human resource ہوتا ہے اور جس قوم کا human resource بہتر ہوگا وہ قوم اُتنی ہی زیادہ ترقی کرے گی۔ Youth, human resource کی طاقت ہوتی ہے اور خدا کے فضل سے پاکستان میں اس وقت پچاس فیصد آبادی ایسی ہے جو پچیس سال سے کم عمر کی ہے۔ یہ پاکستان کی بہت بڑی طاقت ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس طاقت کو positively استعمال کیا جائے، ایسے مقصد کے لئے convert کیا جائے کہ وہ productive ہو اور وہ اس ملک کی تعمیر میں حصہ ڈال سکے۔ میں اس بجٹ کے حوالے سے بات کرتا ہوں کہ موجودہ بجٹ میں جو 3۔ارب روپیہ self employment scheme کے لئے رکھا گیا ہے وہ اس Youth کو ایک

direction دینے اور productive process میں لانے کے لئے نہایت احسن قدم ہے۔اس کے ساتھ ساتھ Youth کے لئے اس بجٹ میں ڈیڑھ ارب روپیہ اور بھی رکھا گیا ہے جو وزیر اعلیٰ صاحب نے Youth کے لئے internship scheme شروع کی ہوئی ہے۔آج ہماری اکانومی پچھلے کئی سالوں سے stagnation کا شکار ہے ایسے موقع پر Youth کو employ and engage کرنے کے لئے یہ اقدام کافی مددگار ثابت ہوگا۔

جناب سپیکر! کوئی بھی قوم ہو وہ قوم اُسی وقت ترقی کر سکتی ہے جب وہ توانا ہو، صحت مند ہو۔ صحت مند قومیں ہی ترقی کیا کرتی ہیں، صحت مند قومیں ہی productive ہوا کرتی ہیں اور پاکستان میں بھی اگر ہماری قوم کی صحت بہتر ہوگی تو ظاہر ہے وہ ترقی کے عمل میں بہتر کردار ادا کر سکے گی۔اس بجٹ میں خاص طور پر جو ہیلتھ انشورنس سکیم introduce کی گئی ہے یہ پروگرام پہلی دفعہ introduce کر کے وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک نہایت ہی احسن قدم اُٹھایا ہے اور اس ہیلتھ انشورنس سکیم کے بارے میں جو commitment ہے کہ وہ پسماندہ اضلاع سے شروع کی جائے گی تو میں محترم وزیر خزانہ کو یہ بات باور کرانا چاہتا ہوں کہ آپ ہیلتھ انشورنس کا اجراء پسماندہ اور اُن اضلاع سے کریں جہاں غربت کی سطح سے نیچے زندگی گزارنے والے افراد کی تعداد زیادہ ہے۔ میں خاص طور پر دیہی علاقوں کے بارے میں کہوں گا کہ جہاں صحت کی سہولیات کا فقدان اور بہت کمی ہے وہاں ہیلتھ انشورنس شروع کرنے کو ترجیح دی جائے تاکہ ان لوگوں کو زیادہ سے زیادہ صحت کی سہولیات ملیں جو غربت کی سطح سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ دیہات ہی میں ہیلتھ کے issues زیادہ ہیں۔آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم پرائمری ہیلتھ پر زیادہ توجہ دیں اور پھر سیکنڈری ہیلتھ پر توجہ دیں۔ مجھے خوشی ہے کہ ہمارے ملک میں Tertiary health کے لئے بہت سے ادارے ایسے بھی ہیں جو state of the art ہیں اور بہت سے ادارے ایسے بھی ہیں جو بین الاقوامی اداروں کے ساتھ مقابلہ کر سکتے ہیں لیکن پرائمری ہیلتھ ہماری توجہ کی محتاج ہے۔آج سے تیس سال پہلے پرائمری ہیلتھ کا جو standard مقرر کیا گیا تھا اور اس وقت جو B.H.Us بنائے گئے تھے وہ اس وقت نہایت بُری حالت میں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گردیزی صاحب! آپ کا وقت ختم ہوگیا ہے۔

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! میں wind up کرتا ہوں۔ میری تجویز ہے کہ پرائمری ہیلتھ کے معاملات کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جانا چاہئے۔ میرے پاس بہت سی تجاویز تھیں لیکن میں پھر وہی بات کروں گا کہ پانچ منٹ بہت کم ہیں۔ میں بہت سے معاملات پر بات کرنا چاہتا تھا لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، جاوید اختر صاحب!

جناب جاوید اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اتنے کم وقت اور اتنے مشکل حالات میں اتنا اچھا اور متوازن بجٹ پیش کیا گیا۔ وہ ایک دفعہ پھر مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے جنوبی پنجاب کو 32 فیصد حصہ دیا ہے۔ اس سلسلہ میں میری آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ جنوبی پنجاب کے پسماندہ اضلاع جن میں ڈیرہ غازی خان اور راجن پور سر فہرست ہیں، اس بجٹ میں ان کو ترجیح دی جائے کیونکہ ان کے مسائل دوسرے اضلاع سے بہت زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر! تعلیم پر 93۔ ارب 71 کروڑ روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے جو بہت خوش آئند ہے۔ ہم دوسرے ممالک سے اس وقت مقابلہ کر سکتے ہیں جب ہم تعلیم یافتہ ہوں گے اس لئے تعلیم کو اہمیت دینا بہت اچھا اقدام ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے ضلع کے حوالے سے گزارش کروں گا کہ ہمارا ضلع زیادہ تر دیہی آبادی پر مشتمل ہے وہاں پر سکول ناکافی ہیں۔ میں اپنے حلقہ کی بات کروں تو وہاں کوئی گورنمنٹ گرلز اور بوائز ڈگری کالج نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس بجٹ میں میرے حلقہ پی پی۔242 ڈیرہ غازی خان میں گرلز اور بوائز کالج بنائے جانے کے احکامات جاری فرمائے جائیں۔

جناب سپیکر! صحت کے حوالے سے بہت اچھا اقدام کیا گیا ہے کہ 80۔ ارب روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے۔ ہمیشہ صحت مند قومیں ہی ترقی کرتی ہیں۔ اس حوالے سے B.H.Us پر زیادہ توجہ دی جائے کیونکہ وہاں پر ڈاکٹر بھی نہیں ہیں۔ میں اپنے ایک B.H.U کی بات کروں گا کہ B.H.U شادن لنڈ کے قریب انڈس ہائی وے ہے جہاں آئے روز حادثات ہوتے رہتے ہیں وہاں کوئی سہولت میسر نہیں ہے، مریض ڈیرہ غازی خان یا نشتر ہسپتال تک جاتے جاتے expire ہو جاتا ہے۔ میری گزارش ہے کہ ہر B.H.U میں ایمرجنسی وارڈ قائم کیا جائے، ڈاکٹر اور دیگر عملہ کی حاضری کو بھی یقینی بنایا جائے۔

جناب سپیکر! زراعت ہمارے ملک اور صوبہ کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ زراعت کی مد میں 13-ارب روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ میں اپنے ضلع کی بات کروں گا کہ بجلی کے flat rate ختم ہونے کی وجہ سے ہمارا ایک feeder جو کوٹ موئی کے نام سے ہے پہلے وہاں 255 ٹیوب ویل کام کرتے تھے اب بجلی کی لوڈشیڈنگ اور flat rate ختم ہونے کی وجہ سے وہاں دس یا بارہ باقی رہ گئے ہیں۔ وہاں زراعت کا بہت بُرا حال ہے۔ وزیراعلیٰ صاحب کا جو شمسی توانائی کے ٹیوب ویل لگانے کا پروگرام ہے یہ بہت احسن اقدام ہے۔ میں آپ کے اور ایوان کے توسط سے گزارش کروں گا کہ ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کو اس معاملہ میں اہمیت اور ترجیح دیں کیونکہ وہاں زراعت بالکل ختم ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! ہمارا پچادھ کا علاقہ ہے میں اس کے حوالے سے گزارش کروں گا کہ hill torrent جو کہ ہمارے پہاڑوں سے نکلتے ہیں وہ تونسہ سے لے کر راجن پور تک ہمارے سارے structure اور roads کو hit کرتے ہیں اور لاکھوں ایکڑ پر لگی فصلات ہر سال تباہ ہو جاتی ہیں۔ یہ اتنا بڑا معاملہ نہیں کہ اس کو کنٹرول نہ کیا جا سکے، 7-ارب روپے کے بجٹ سے ساری رودکوہیوں کو channelize کیا جا سکتا ہے۔ میری وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ ہر سال کی تباہی اور نقصان کا تخمینہ لگائیں تو وہ کھربوں میں بنتا ہے۔ اگر 7-ارب روپیہ ان رودکوہیوں کو channelize کرنے پر خرچ کیا جائے تو جو پانی لوگوں کو مالی نقصان پہنچاتا ہے، ہر سال ہزاروں گھر مسمار ہوتے ہیں تو وہاں وہی پانی زمینیں سیراب کرے گا تو وہاں کی زراعت صوبہ کی ترقی میں اہم کردار ادا کرے گی۔

جناب سپیکر! میں ایک اہم بات تعلیم کے حوالے سے کرنا چاہوں گا کہ F.Sc کے بعد جو انٹری ٹیسٹ رکھا گیا ہے اس حوالے سے میں جنوبی پنجاب کے بچوں کی آواز آپ تک پہنچا رہا ہوں کہ اس انٹری ٹیسٹ کو ختم کیا جائے یا جنوبی پنجاب کے لئے کوئی علیحدہ لائحہ عمل بنایا جائے کیونکہ وہاں ٹاٹ پر بیٹھ کر جو بچے پڑھتے ہیں وہ بڑے سکولوں اور بڑے کالجوں میں پڑھنے والے بچوں کے ساتھ compete نہیں کر سکتے حالانکہ وہ بہت قابل ہیں لیکن status کا فرق ہے وہاں ٹاٹ پر تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کا ایچی سن کالج یا بڑے سکولوں میں پڑھنے والے بچوں کے ساتھ مقابلہ کرنا بڑا مشکل ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! وقت ختم ہو گیا ہے، مختصر کریں۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر!میں ابھی wind up کرتا ہوں۔ میں پولیس کے حوالے سے بات کروں گا کہ اسے کنٹرول کرنے کے لئے کوئی cell قائم کیا جائے اور ہر ضلع میں SP rank کا آفیسر لگانا چاہئے۔ حکومت کو چھتیس ایماندار آفیسر تلاش کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہوگی۔ ہم پولیس پر اتنا پیسا خرچ کرتے ہیں اور لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال ٹھیک نہیں ہے۔ ان کو کنٹرول کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی طریق کار تو ہونا چاہئے۔ اگر ان کی کارکردگی check and balance سے بہتر نہیں ہوتی تو جو رشوت خور ہیں۔ انہیں آرمی کی طرح 17 سے 19 سال میں ریٹائر کر دیا جائے اور جو کام کرنے والے اور efficiency رکھنے والے ہیں بے شک وہ 60 سال سے بھی اوپر تک جائیں لیکن جو راشی ہیں اُن کو مراعات دے کر وقت سے پہلے ریٹائر کر دینا چاہئے۔ میں آخری گزارش کرپشن کے حوالے سے کروں گا جس کے متعلق ہمارے کسی فاضل ممبر نے بات نہیں کی۔ یہ بڑا بہترین قسم کا بجٹ آیا ہے لہذا میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ اگر کرپشن کو روک لیا گیا اور یہ پیسا صحیح استعمال ہوا تو انشاء اللہ پنجاب میں انقلاب آئے گا اور آپ دیکھیں گے کہ پنجاب بھرپور ترقی کرے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب!بہت شکریہ۔ رائے عثمان خان کھرل صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ ملک احمد سعید خان صاحب!

ملک احمد سعید خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر!آپ کا شکریہ کہ مجھے آپ نے بجٹ 2013-14 پر بحث میں حصہ لینے کے لئے موقع فراہم کیا۔ میں وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کروں گا اور ان کا شکریہ بھی ادا کروں گا کہ انہوں نے ایک متوازن بجٹ پنجاب کے لئے اس ایوان میں پیش کیا ہے۔ بلاشبہ یہ ایک ایسا بجٹ ہے جو تمام محکموں کے حوالے سے اور تمام مکاتبِ فکر کے لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے بلکہ ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اس بجٹ میں proper حصہ دیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج 65 سال ہمارے اس ملک عزیز کو آزاد ہوئے بیت چکے ہیں تو 65 سال کی تاریخ کے اندر آج ہمیں اس بات کا اعادہ کرنا چاہئے کہ کچھ روایات جو پہلے سے چلی آ رہی ہیں ان کے اندر کچھ تبدیلی مقصود ہے اور الیکشن کے دوران بالخصوص عوام نے جو mandate دیا ہے۔۔۔(شوروغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House خاموشی اختیار کریں اور ان کی بات سنیں۔ میں خواتین ممبران سے کہتا ہوں کہ خاموشی اختیار کریں۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! پنجاب کے عوام نے اس دفعہ جو mandate دیا ہے اس میں خادمِ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے vision کو support کیا ہے۔ ان کا جو پچھلا دورِ حکومت گزرا اس میں تمام شعبوں کے اندر حکومت کی کارکردگی پر لوگوں نے بھرپور اعتماد کا اظہار کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بجٹ جو میاں صاحب کی قیادت میں وزیر خزانہ نے پیش کیا ہے یہ بھی پنجاب کے لوگوں کی فلاح کے لئے ہے۔ چونکہ اپنی تجاویز دینے کے لئے اس میں وقت بہت مختصر رکھا گیا ہے اس لئے میں دو تین محکموں کے متعلق اور اپنے حلقہ کے حوالے سے اپنی تجاویز وزیر خزانہ کو پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ایجوکیشن سیکٹر کے اندر تین سو یونین کونسلوں میں بچیوں کی تعلیم کے سکولوں کو upgrade کرنے کا منصوبہ دیا گیا ہے تو میں وزیر خزانہ کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں گا کہ ہمارے دیہی حلقوں میں یونین کونسلوں کا حجم بہت بڑا ہے لہذا اگر یہ ممکن ہو کہ کسی جگہ پر یونین کونسل میں distance اتنا زیادہ ہے کہ دس، پندرہ میل تک بھی کوئی ہائی سکول موجود نہیں ہے تو وہاں پر میں تجویز کروں گا کہ ایسی یونین کونسلوں کے اندر ایک کی بجائے دو ہائی سکول بچیوں کے لئے دیئے جائیں جو ہمارے پنجاب کے مستقبل اور خواتین کی تعلیم کے لئے بہت ضروری ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی طرح انہوں نے انڈوومنٹ فنڈ کے لئے جو رقم رکھی ہے اس پر بھی میں ان کو مبارکباد پیش کروں گا۔ تمام ترقی یافتہ ممالک میں جو طلباء سکولوں اور کالجوں میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں اُن کو حکومتی سطح پر اور پرائیویٹ سیکٹر میں ہمیشہ support کیا جاتا ہے لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس مد کے اندر اُن طلباء کو شناخت کرنا اور جو آگے نکل کر بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں بالخصوص میں ہائر ایجوکیشن کے اندر طلباء کے حوالے سے کہوں گا کیونکہ وہاں پر تعلیمی اخراجات بہت زیادہ ہیں تو دیہاتوں سے جو طلباء و طالبات کالجوں اور یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں جو وہاں بہتر کارکردگی کر رہے ہیں، position holders ہیں اور جن کے پاس وسائل بھی موجود نہیں ہیں ان کے لئے اس portion میں زیادہ حصہ مختص کیا جائے۔ ایسا کرنے سے تعلیم کے فروغ میں کافی بہتری آئے گی۔ اس کے علاوہ Computer Labs, Knowledge City, Knowledge Park, Technology University اور Digital Libraries کے پروگرام دیئے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ vision جو وزیر اعلیٰ پنجاب نے پنجاب کے لوگوں کی بہتری، ترقی اور ہماری آئندہ نسل کی بہتر کارکردگی کے لئے دیا ہے اس پر بھی میں اُن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! صحت کے شعبہ میں میرے ضلع کے اندر D.H.Q ہسپتال ہے جس کے لئے میں وزیر خزانہ سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ D.H.Q قصور میں سہولتوں کا فقدان ہے، ڈاکٹروں کی عدم دستیابی ہے، لاہور کے periphery کے اندر قصور میں، میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر جو ہمارے دیہاتوں سے مریض جاتے ہیں تو روزانہ کی بنیاد پر بیس بیس، پچیس پچیس لوگوں کو لاہور کی طرف refer کیا جاتا ہے لہذا وہاں پر اگر کوئی ایسا انتظام ہو کہ جن سہولیات کی D.H.Q ہسپتال میں عدم دستیابی اور ڈاکٹروں کی عدم دستیابی ہے اُن کو پورا کیا جائے۔ وہاں پر dialysis کا یونٹ ایک شِفٹ میں کام کر رہا ہے لیکن رش بہت زیادہ ہے اس لئے اس یونٹ کو دو شفٹوں میں لے کر جایا جائے، اس کے لئے فنڈز دیئے جائیں اور اگر وہاں پر ڈاکٹروں کی دستیابی ہو تو ہمارے قصور والوں کے لئے بہت مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں بار بار کورم کی نشاندہی نہیں کر رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: لیکن آپ کے حکومتی ممبران کی توجہ نہ ہونے اور ان کی عدم موجودگی کی وجہ سے میں علامتی واک آؤٹ کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کی معزز ممبر محترمہ ثمینہ خاور حیات علامتی واک آؤٹ کر گئیں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "جعلی ڈگری، ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چوہدری محمد اشرف وڑائچ صاحب! آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اس پوری بجٹ تقریر کے اندر اپوزیشن مناسب حصہ نہیں لے رہی۔ ایک طرف یہ کورم point out کرتے ہیں تو دوسری طرف ایوان میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہے۔ میڈیا کی آنکھ سے عوام کو دکھایا جا سکتا ہے کہ کون لوگ ان معاملات میں دلچسپی لے رہے ہیں اور پنجاب کا کتنا خیال ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پلیز تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اپوزیشن کو یہاں پر تنقید کرنے کا حق ہے جو انہیں کرنی چاہئے لیکن یہاں پر آپ دیکھیں کہ اپوزیشن کا کوئی ممبر نہیں بیٹھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ چودھری محمد اشرف وڑائچ صاحب!

چودھری محمد اشرف وڑائچ: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں اپنے قائد محترم میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور ہمارے وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنے کم وقت میں ایک متوازن اور ہر پہلو پر کام کرتے ہوئے ایک اچھا بجٹ ہمیں دیا جس کے لئے میں ان کا شکر گزار ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ زراعت، ایجوکیشن اور صحت کے لئے بجٹ رکھا گیا ہے اور حالات کے مطابق جو ہمارے وسائل تھے میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن تنقید ضرور کرے لیکن اس سے بہتر بجٹ اگر ہم اپوزیشن کو دعوت دیں تو وہ قطعاً پیش نہیں کر سکتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری اپوزیشن لیڈر سے التماس ہے کہ انہوں نے پہلی تقریر بڑی خوب صورت کی اور ہمارے قائد محترم کے vision کو سراہتے ہوئے کہا کہ ہم ان کے بہتر اقدامات کی حمایت کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بجٹ ایک بہتر بجٹ ہے جس پر بے جا تنقید نہ کی جائے۔ میری اپوزیشن سے یہی التماس ہے اور ویسے اس وقت ایوان میں اپوزیشن بیٹھی ہی نہیں۔

جناب سپیکر! میرا تعلق گوجرانوالہ کے ایک دیہاتی علاقہ سے ہے اور پی پی۔97 گوجرانوالہ کے ساتھ ہی کھکھڑ قلعہ دیدار سنگھ میرا حلقہ ہے۔ وہاں کے 80 فیصد لوگوں کا ذریعہ معاش زراعت ہے جو کہ کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ میری یہ التماس ہے کہ زراعت جسے اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے۔ اس بجٹ میں کسانوں کو ٹریکٹر سکیم کی صورت میں سہولتیں دی گئی ہیں تو میری یہی submission ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے بہت سے مسائل ہیں۔ ہمارا علاقہ مونجی کی کاشت کا ہے جہاں پر بجلی کی کمی کی وجہ سے ٹیوب ویل بند پڑے ہیں۔ بجلی کا اتنا بڑا بحران ہونے کی وجہ سے غریب کاشتکار کی مونجی کی فصل جو کہ اس کا ذریعہ معاش ہے وہ متاثر ہو رہی ہے۔ اس پر میری گزارش ہے کہ بجلی کے بل بہت زیادہ ہیں اور ان کی ادائیگی کسانوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسانوں کو compensate کیا جائے یا انہیں سبسڈی دی جائے۔ ہمارے قائد محترم نے سولر ٹیوب ویل دینے کا اعلان کیا ہے تو میرے خیال میں اس سال ہماری مونجی کی کاشت کو متاثر ہونے سے بچانے کے لئے بجلی پر سبسڈی دی جائے کیونکہ کاشتکار ٹیوب ویلوں کے کنکشن منقطع کروانے پر مجبور ہیں۔ اگر کوئی بل ادا نہ کر سکے تو عدم ادائیگی کی بناء پر واپڈا والے اس کا کنکشن کاٹ رہے ہیں جس سے مونجی کی فصل متاثر ہو

رہی ہے۔ میری یہ التماس ہے کہ اس پر فوری توجہ دی جائے تاکہ غریب کسان اور ان کے بچے متاثر نہ ہوں، ہماری ریڑھ کی ہڈی بھی متاثر نہ ہو اور کسان بے چارے صحیح طرح کام کر سکیں۔

جناب سپیکر! زرعی ٹیکس کے بارے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ زرعی ٹیکس ہم ادا کر رہے ہیں اور اب زرعی انکم ٹیکس الگ سے عائد کیا جا رہا ہے تو ہمارا طبقہ پہلے ہی کافی پسا ہوا ہے لہذا مہربانی کر کے اسے لاگو نہ کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت مہربانی۔ جناب احمد خان بلوچ!

جناب احمد خان بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ صاحب اور ان کی ٹیم کو مبارکباد دیتا ہوں کہ ایک اچھا اور متوازی بجٹ پیش کیا۔ وزیر اعلیٰ صاحب اور وزیر اعظم صاحب کے لئے اب سوچنے اور محنت کرنے کی ضرورت ہے کہ عوام نے 11۔ مئی کے الیکشن میں انہیں مسائل کا نجات دہندہ سمجھ کر ووٹ دیا ہے۔ اب انہیں کرپشن پر کنٹرول کرنا ہوگا، لوڈ شیڈنگ پر کنٹرول کرنا ہو گا اور عوام کو انصاف دلانا ہوگا۔ اس ایوان میں کافی ساری باتیں ہوئی ہیں لیکن کاشتکاروں کے لئے بہت کم بات ہوئی ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کاشتکار مظلوم طبقہ ہے جو ملکی معیشت کو مضبوط کرتا ہے، چاہے خود غریبی میں ہی زندگی بسر کرتا ہے لیکن ملک کو خوشحالی دیتا ہے۔ کاشتکار اندھیری راتوں کو کانٹوں پر چل کر ملک کو خوشحالی دیتا ہے اور آج ملک کی روشنیاں صرف کاشتکار طبقہ ہی کی بدولت ہیں۔ ملک میں چلنے والی فیکٹریاں بھی کاشتکار طبقہ ہی کی مرہون منت ہیں۔

جناب سپیکر! زرعی ٹیکس ہم ادا کر رہے ہیں لیکن یہاں پر بار بار بات ہوتی ہے کہ ان پر زرعی انکم ٹیکس بھی لگایا جائے جو کہ افسوس کی بات ہے۔ بے شک کاشتکاروں سے اس کا حساب کتاب کر لیں کہ اگر ہم صنعت کاروں اور کسی بھی طبقے سے کم ٹیکس دے رہے ہیں تو مزید ٹیکس دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہم ان سے ٹیکس بھی زیادہ دے رہے ہیں، ملکی معیشت کو بھی مضبوط کر رہے ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ پھر بھی نظریں کاشتکاروں پر ہیں۔ ہمسایہ ملک بھارت کو دیکھیں جہاں کاشتکاروں کے لئے بجلی مفت ہے، نہری پانی مفت ہے، کسانوں پر کوئی زرعی ٹیکس یا انکم ٹیکس نہیں ہے اور ان کی تمام اجناس کو وقت پر اٹھایا جاتا ہے جس کے نتیجے میں ہم آج سبزیاں بھی بھارت سے منگواتے ہیں۔ ہماری زراعت بہت پیچھے چلی گئی ہے۔ ہم یہ سوچتے ہیں کہ کاشتکاروں کو کس طرح سے پریشان کیا جائے جبکہ وہ سوچتے ہیں کہ کاشتکار کو کیسے خوشحال کیا جائے۔ کاشتکار خوشحال ہوگا تو پاکستان خوشحال ہوگا۔

جناب سپیکر! افسوس کی بات یہ بھی ہے کہ آج بھارت میں نائٹروجن کھاد کی بوری پانچ سو روپے میں مل رہی ہے اور ڈی اے پی کھاد کی بوری ایک ہزار روپے میں مل رہی ہے جبکہ ہمارے ملک میں ڈی اے پی کھاد کی بوری چار ہزار روپے اور نائٹروجن کھاد کی بوری دو ہزار روپے میں مل رہی ہے اور ان سے کوئی پوچھنے والا ہے اور نہ ہی کوئی ہماری دیکھ بھال کرنے والا ہے۔ ہم pesticides میں روزانہ کتنا ٹیکس ادا کرتے ہیں اور ڈیزل پر کتنا ٹیکس ادا کرتے ہیں، ہم آبیانہ دیتے ہیں، معاملہ دیتے ہیں، زرعی ٹیکس دیتے ہیں، کھاد کی بوری چار دن پہلے لے کر آتے ہیں اور دوبارہ لینے جاتے ہیں تو 100 روپے مہنگی ہو چکی ہوتی ہے۔ یہ ہم پر ٹیکس نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم پر روزانہ کی بنیاد پر ٹیکس لگ رہا ہے جبکہ باقی طبقے تو سال بعد ٹیکس دیتے ہیں لیکن ہم وہ طبقہ ہیں جنہیں کوئی رعایت دینے والا نہیں ہے۔ ڈیزل مہنگا ہو گیا ہے اور زراعت پر ٹیکس لگ گیا ہے۔ Pesticides کی قیمتیں بڑھ گئیں تو کوئی روکنے والا نہیں ہے، کھاد کی قیمت روزانہ کی بنیاد پر بڑھ رہی ہے جبکہ ہمارا کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ اگر آپ نے پاکستان میں خوشحالی لانی ہے تو کاشتکار طبقے کو خوشحال کریں۔ ان کی تکلیفیں اور پریشانیاں دور کریں، نہ کہ ان پر زرعی ٹیکس لگائیں۔ یاد رکھنا کہ اگر زرعی ٹیکس لگائیں گے تو ملکی معیشت کبھی نہیں بدلے گی اور میں یہ بار بار کہہ رہا ہوں کہ وہ غریب تو پہلے ہی جس طرح زندگی گزار رہا ہے گزار لے گا لیکن ملکی معیشت بہتر نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر! پچھلے پانچ سال بھی ہم کہتے کہتے تھک گئے کہ پولیس آرڈر 2002 کو تبدیل کرو کیونکہ اس سے عوام بہت تنگ ہیں اور خلق خدا کو بہت تکلیف ہے۔ یہاں پر ڈیرہ غازی خان سے لوگ آتے ہیں، رحیم یار خان سے لوگ آتے ہیں اور ملتان سے لاہور صرف اس لئے آتے ہیں کہ investigation تبدیل کی جائے۔ مہربانی کریں کیونکہ غریب کے پاس کرایہ بھی نہیں ہوتا اور وہ یہاں پر آکر درخواست دیتا ہے اس لئے اس کو آسان بنائیں اور سابقہ طریق کار بحال کریں۔ میں نے تو بہت باتیں کرنی تھیں لیکن گھنٹی بج گئی ہے میں صرف ایک منٹ میں بات ختم کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلوچ صاحب! ٹائم ہو گیا ہے، مہربانی کریں۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! آپ مجھے صرف تیس سیکنڈ دے دیں میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔ ہمارا لینڈ ریکارڈ کا جو کام چلا ہے اس میں میری گزارش ہے کہ کیبن زیادہ کر دیں، فیس لینے کے لئے زیادہ آدمی بٹھائیں کیونکہ وہاں لوگوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ویسے یہ وزیر اعلیٰ صاحب کا ایک تاریخی کام ہے۔

میں یہ تجویز دوں گا کہ مفت ویکسینیشن صرف اٹھارہ اضلاع کے لئے کی گئی ہے، مہربانی کرکے اس کو پورے پنجاب کے لئے کریں۔ جنوبی پنجاب کے اضلاع چھوڑ دیئے گئے ہیں اس سے احساسِ محرومی پیدا ہو رہا ہے۔ یہ ویکسینیشن جہاں اٹھارہ اضلاع میں کی جارہی ہے وہاں چھتیس اضلاع کے لئے بھی مفت کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلوچ صاحب! بہت شکریہ

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! میری صرف ایک گزارش ہے کہ ممبران کو یا بیوروکریٹس کو جو علاج کے لئے اربوں روپے دیئے جاتے ہیں خدا کے لئے یہ بند کر دیں کیونکہ ہمارا ملک اتنا وزن نہیں اٹھا سکتا۔ وزیراعلیٰ جیسے خادم اعلیٰ بن کر خدمت کر رہے ہیں تو مہربانی کریں بیوروکریٹس بھی اپنے آپ کو خادمِ عوام سمجھیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب محمد اکبر حیات ہراج!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ محترمہ فرح منظور صاحبہ!

محترمہ فرح منظور: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے ایک عوام دوست بجٹ پیش کیا۔ اپوزیشن نے ہماری ہر اچھی پالیسی پر تنقید کی ہے۔ انہوں نے لیپ ٹاپ پر تنقید کی، انہوں نے میٹرو بس پر تنقید کی اور انہوں نے دانش سکول پر تنقید کی۔ میں ایک دیہات سے تعلق رکھتی ہوں اور میرا ضلع وہاڑی ہے۔ میں اپوزیشن سے یہ کہتی ہوں کہ آپ دیہاتی علاقوں میں آئیں اور ان مزدوروں کے بچوں سے ملیں جو دانش سکولوں میں پڑھ رہے ہیں، اب وہ فخر محسوس کرتے ہیں، جب ان سے ملیں تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم جب رات کو سوتے تھے تو یہ دعا کر کے سوتے تھے کہ یا باری تعالیٰ کاش ایسا دن بھی ہو جس دن ہم بھی سکولوں میں جائیں، ہمارے پاس بھی اچھے یونیفارم ہوں اور ہمارے پاس بھی کتابیں ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اچھے لیڈر وہی ہوتے ہیں جو اپنے عوام کی بہتری کے لئے سوچتے ہیں جیسا کہ وزیراعلیٰ صاحب نے ہونہار بچوں میں لیپ ٹاپ تقسیم کئے، سولر لیمپ تقسیم کئے اور آج ان بچوں کو دیکھتے ہوئے بہت سے بچے دل میں یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم بھی ان کی طرح پڑھیں گے، آگے آئیں گے، ہمیں لیپ ٹاپ ملیں گے اور ہمیں سولر لیمپ ملیں گے۔ آج ہمارے بچے ہم سے یہ کہتے ہیں کہ ہمیں

فلاں لیپ ٹاپ چاہئے تو ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ایک سیکنڈ سے پہلے ان کی کہی بات کو پورا کر دیا جائے۔ایک مزدور کا بچہ صرف خواہش کر سکتا تھا مگر وہ لے نہیں سکتا تھا لیکن آج میرے ہونہار بچوں کو یہ مل رہے ہیں۔اب کمپیوٹر ہماری کتابوں میں شامل کر دیا گیا ہے، جب تک ان کے پاس لیپ ٹاپ نہیں تھے تو وہ اپنا کام احسن طریق سے نہیں کر سکتے تھے لیکن آج ہمارے بچے بہت آگے جا رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ایسے ہی آگے جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ ہماری پچھلی فیڈرل گورنمنٹ اور اُس سے پچھلی فیڈرل گورنمنٹ نے ہمیں لوڈشیڈنگ کی صورت میں ایک تحفہ دیا، انہوں نے انرجی بحران پیدا کیا، انہوں نے پیدا نہیں کیا بلکہ ایجاد کیا جس کا خمیازہ آج پورا ملک بھگت رہا ہے۔اس کا سب سے بُرا اثر زراعت پر پڑا ہے، آج ہماری زرعی زمینیں کالونیوں کی شکلیں اختیار کرتی جا رہی ہیں، وہ کیوں اختیار کر رہی ہیں؟ لوڈشیڈنگ ہو گی تو فصلوں کو پانی نہیں ملے گا اور فصلیں برباد ہو جائیں گی۔آج ایک غریب کسان اپنی زمین میں اجناس پیدا کرنے کی بجائے اس کو کالونیوں کی طرف لے کر جا رہا ہے۔میں اس وقت سے ڈرتی ہوں جیسے آج ہم پٹرول اور گیس باہر سے import کر رہے ہیں کہیں ہم خوراک بھی import نہ کرنے لگیں۔وزیراعلیٰ صاحب کی بہت ساری بہترین کاوشوں میں سے ایک یہ ہے کہ ساڑھے بارہ ایکڑ رقبے کے کسان کو سولر انرجی ٹیوب ویل لگا کر دیا جائے گا جس سے کسان تو خوشحال ہو گا، زمینیں تو سیراب ہوں گی بلکہ میں کہتی ہوں کہ پورا پاکستان خوشحال ہو گا۔یہ ان کی بہترین کاوش ہے اور میں اس بہترین کاوش پر ان کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی کہ ہمارے وفاقی وزیر خزانہ جناب اسحاق ڈار نے انرجی بحران کو highlight کیا اور عوام کو یہ امید دلائی کہ انشاء اللہ فیڈرل گورنمنٹ آپ کے ساتھ تعاون کرے گی۔پچھلی فیڈرل گورنمنٹ نے ہمارے نندی پور کے پراجیکٹ کو روک دیا تھا۔اگر وہ اپنی ہٹ دھرمی پر نہ رہتے تو آج کم از کم پنجاب کے ہر گھر میں روشنی ہوتی اور ہماری زمینیں سیراب ہوتیں لیکن اب وہ بنجر پڑی ہیں۔انہوں نے پانچ سالہ دور میں پاور انرجی کے پروگرام پر کوئی توجہ نہیں دی۔انشاء اللہ تعالیٰ میں امید رکھتی ہوں کہ ہماری گورنمنٹ اس پر بھرپور کام کرے گی اور آنے والے دنوں میں میرے ملک کا ہر کسان خوشحال ہو گا، میری فصلیں، میری زمینیں ویسے ہی لہلہائیں گی جیسے پہلے لہلہاتی تھیں۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ حاجی محمد الیاس انصاری!

حاجی محمد الیاس انصاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ہمارے لئے لائق تحسین ہے صوبائی وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کہ انہوں نے اتنے مختصر اور قلیل عرصہ میں پاکستان کے سب سے بڑے صوبہ پنجاب کا بہترین بجٹ پیش کیا۔ گزشتہ حکومت جس میں وفاقی حکومت مخالف ہوتے ہوئے ہمارے خادم اعلیٰ پنجاب کو ایک بحران کا سامنا کرنا پڑا۔ جب پاکستان energy crisis کی وجہ سے ایک بحران کی شکل اختیار کر گیا تو اس کو بھی اس بجٹ میں مدنظر رکھا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایوان کا وقت ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

حاجی محمد الیاس انصاری: جناب سپیکر! غریب عوام کے حق کو تسلیم کرتے ہوئے خصوصی طور پر تعلیم اور صحت کے شعبے میں ایک خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ میرا تعلق پنجاب کے دوسرے بڑے شہر فیصل آباد سے ہے، سابقہ حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے، گیس اور بجلی کی لوڈشیڈنگ کی وجہ سے وہاں کی صنعت اور انڈسٹری تباہ ہو چکی ہے لیکن خادم اعلیٰ پنجاب نے آج توانائی کے شعبے میں 20۔ارب 43 کروڑ روپے کی رقم رکھ کر اس بات کو اہمیت دی کہ ہمارے ملک کی انڈسٹری چلنی چاہئے تاکہ ہمارا مزدور بے روزگار نہ رہے۔ میری وزیر خزانہ پنجاب میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن سے یہ گزارش ہے کہ توانائی کے شعبہ میں یہ رقم 7 فیصد سے بڑھا کر 10 فیصد کی جائے۔

اس کے علاوہ فیصل آباد میں چلڈرن ہسپتال کے لئے جو رقم پچاس لاکھ روپے مقرر کی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر پچاس لاکھ روپے میں ایک ہسپتال بن جاتا ہے تو میری گزارش ہے کہ یہ پچاس لاکھ روپیہ ڈسپنسری کے لئے رکھ دیا جائے اور ہسپتال کے لئے پچاس کروڑ روپے کی رقم رکھنی چاہئے۔

اس کے علاوہ فیصل آباد میں میاں صاحب نے اپنے پچھلے دور میں ایک انڈر پاس بنوایا تھا جو کہ ابھی run کر چکا ہے تو میری اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ فیصل آباد جھنگ روڈ جہاں پر ایئرپورٹ بھی ہے وہاں پر بھی رش کو دیکھتے ہوئے انڈر پاس تعمیر کرنے کی تجویز رکھی جائے۔

میں آخر میں اپنی قیادت پر اعتماد کرتے ہوئے انشاء اللہ یہ توقع رکھوں گا کہ جس طرح انہوں نے تعلیم اور صحت کے شعبہ میں بجٹ رکھا ہے اسی طرح غریب آدمی کے لئے انہوں نے جو فنڈز مختص کئے ہیں وہ بہت کم ہیں ان میں، میں ایک توسیع بھی چاہوں گا کہ پنجاب کے شہروں میں دستکاری کے لئے جو 2۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں لیکن موٹروے کے پاس آپ نے ان کی تشہیر کے لئے اور ان

کی ایڈورٹائز کے لئے جو رکھا ہے وہ کوئی واضح نہیں ہے، اس پر بھی غور کیا جائے کہ کہیں وہ رقم ایسے ہی ضائع نہ ہو جائے جس سے ایک غریب آدمی کا حق ضبط ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حاجی صاحب! بہت شکریہ۔ آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

حاجی محمد الیاس انصاری: جناب سپیکر! ایک منٹ۔ مجھے امید ہے کہ پنجاب حکومت نے جس طرح سابقہ مشکل ترین دور میں پنجاب کو بدلا ہے اسی طرح انشاء اللہ میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں اپنا دن رات ایک کر کے اس محنت کو جاری رکھتے ہوئے اس ملک کو اندھیروں کی بجائے روشنیاں دے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حاجی صاحب! بہت شکریہ

حاجی محمد الیاس انصاری: اب اس ملک میں حقیقی عوامی اور جمہوری حکومت ہو گی، وفاق پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح اور شاعر مشرق علامہ اقبال کے خواب کی تعبیر ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ چودھری لال حسین صاحب!

چودھری لال حسین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں تمام ساتھیوں کو اس ایوان کے ممبر منتخب ہونے پر، آپ کو ڈپٹی سپیکر بننے پر مبارکباد دیتا ہوں اور خصوصاً ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو تیسری دفعہ Hat-trick کرنے پر بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں اس سے پہلے یہ نہیں ہوا۔ پچھلے سال جب خادم اعلیٰ پنجاب UK London گئے تو لارڈ نذیر نے ان کو ہاؤس آف لارڈ میں چائے پر مدعو کیا تو انہوں نے کہا کہ جو پاکستانی ملک پاکستان کی خدمت کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی surrender nationality کر کے پاکستان میں آئیں اور سیاست میں حصہ لیں تو میں نے اپنے قائد کے حکم پر اپنی British Nationality کو چھوڑا حالانکہ nationality لینے کے لئے دنیا پندرہ سے بیس سال دھکے کھاتی ہے مگر میں نے اپنے ملک کی خاطر خادم اعلیٰ پنجاب کے حکم کے مطابق nationality واپس کر کے پاکستان میں الیکشن میں حصہ لیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

گو میں پہلی دفعہ ممبر اسمبلی بن کر آیا ہوں مگر میں خاندان کے حوالے سے آٹھویں دفعہ ممبر بن کر آیا ہوں۔ میرے بھائی چودھری خادم حسین چھ دفعہ ممبر اسمبلی بنے ہیں اور اب وہ ایم این اے ہیں۔ میرا بھتیجا چودھری ندیم خادم بھی last tenure میں ممبر تھا اور اب میں آیا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم مسلم لیگ اور اپنے قائدین کے لئے ہر قربانی دیں گے جس طرح خادم اعلیٰ اٹھارہ اٹھارہ، انیس انیس گھنٹے

کام کرتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ ہم ممبران بھی اسی طرح جس طرح وہ کسی بھی ٹائم پر کسی بھی پراجیکٹ کو دیکھنے چلے جاتے ہیں۔ آپ بھی ہر ہسپتال میں جائیں، تھانے میں جائیں اور دوسرے محکموں میں جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ لوگوں کو محسوس ہوگا کہ یہ نمائندے عوامی ہیں اور یہ میاں محمد شہباز شریف کی طرز پر چل پڑے ہیں۔ جس طرح کل ہمارے جیل خانہ جات کے وزیر نے چھاپہ مارا اور پانچ پانچ سو روپے دے کر عام آدمی کی حیثیت سے اندر چلے گئے تو بعد میں ان کو پتا چلا کہ یہ وزیر صاحب ہیں۔ اس طرح ہمارے معزز ممبران کو اپنے ضلع کے لئے task دیں اور تین مہینے کے task میں انشاء اللہ تعالیٰ دیکھیں گے تبدیلی جس طرح ہمارے قائد اور خادم اعلیٰ پنجاب چاہتے ہیں اسی طرح آئے گی۔

جناب سپیکر! میاں محمد نواز شریف کو جو لٹا پٹا پاکستان ملا ہے انہوں نے ساری خامیوں کے باوجود حکومت کو derail نہیں ہونے دیا۔ وہ انتظار کرتے رہے کہ وقت آئے گا اور انشاء اللہ جمہوریت چلتی رہے گی۔ ان کے اس vision کی وجہ سے آج جو ثمر ملا ہے، ان کی بڑی بہادرانہ سوچ کی وجہ سے آج ہماری مسلم لیگ (ن) بھاری اکثریت سے جیت کر اس ملک پر راج کر رہی ہے۔ جس طرح میاں محمد نواز شریف سوچ رہے ہیں اور انہوں نے جتنے وزیر مسلم لیگ (ن) کے مرکز میں بنائے ہیں وہ سارے active اور effective کام کرنے والے لوگ ہیں۔ اسی طرح پنجاب میں، میں وزیر خزانہ کے لئے ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں، آپ سب کو سننی پڑے گی، ان کو لکھنا پڑے گا اور سننا بھی پڑے گا۔ اس ملک میں reserves کی بہت کمی ہے اور اس ملک میں روزگار کی بہت کمی ہے میں ایک idea دیتا ہوں اور بعد میں بتاؤں گا کہ کس ملک میں یہ idea چل رہا ہے۔ آپ foreign لوگوں کو invite کریں، industrial estate علیحدہ کریں جو صرف export کے لئے ہو، ان کو فری بلڈنگ اور جگہ دیں وہ بے شک حکومت کے نام پر رہے تو وہ صرف export کریں گے۔ ان سے foreign exchange کی حیثیت میں مزدوروں کے پیسے لئے جائیں جو کہ بنگلہ دیش میں اس وقت موجود ہے اور وہ پچھلے بیس سال سے یہ کچھ کر رہے ہیں۔ وہ ہم سے بعد میں آزاد ہو کر آج ہم سے آگے جا چکے ہیں۔ اگر آپ اس سسٹم کو یہاں پر بھی اپنائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ reserve بھی آئے گا، روزگار بھی آئے گا، حالات بھی اچھے ہوں گے، wealth بھی ہوگی، ہیلتھ بھی ہوگی اور اس پاکستان کو سب کچھ ملے گا۔ جب ہم پنجاب والے یہ کام شروع کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کاپی کرتے ہوئے دوسرے صوبوں کے لوگ بھی یہی اقدامات کریں گے۔ میں اس سے زیادہ آپ کا وقت نہیں لینا چاہتا۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! بہت شکریہ۔ حاجی خالد سعید صاحب!

حاجی خالد سعید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے میاں محمد شہباز شریف کا انتہائی مشکور ہوں اور ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن کا بھی مشکور ہوں کہ جنہوں نے ایک ایسا متوازن بجٹ پیش کیا کہ جس پر پنجاب کے تمام مکاتب فکر متفق ہیں اور یہ پاکستان اور پنجاب کی تاریخ کا ایک سنہرا بجٹ ہے۔ اپوزیشن کی طرف سے بجٹ کے حوالے سے بہت سی باتیں کی گئیں، کہیں انرجی کے سلسلے میں، کہیں ایجوکیشن پر اور کہیں صحت پر ایک بہت بڑی تنقید کی گئی لیکن کہنے کی بات یہ ہے کہ انرجی کا مسئلہ پاکستان کے اندر آج سے پیدا نہیں ہوا پاکستان کے اندر انرجی کا مسئلہ اس وقت سے پیدا ہونا شروع ہوا جب سے ہم نے پاکستان کے اندر نئے وسائل تلاش نہیں کئے۔ دنیا کی قوموں کے اندر جب ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے مستقبل کے لئے کوئی لائحہ عمل ضرور طے کیا جاتا ہے لیکن ہمارے پاکستان کے اندر ہم نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ آج سے سو سال کے بعد کیا مسائل ہوں گے ؟ وقتی طور پر ایک مسئلہ کو حل کر لیا جاتا ہے لیکن وسائل کو تلاش کرنا اور وسائل کو بروئے کار لانا ایک بہت بڑا مسئلہ ہوتا ہے۔ آج میں اس ایوان کے اندر یہ بات کہوں گا کہ energy crisis کے حل کے لئے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم نئے وسائل تلاش کریں، ہم نئے geologists پیدا کریں، ہم نئی ٹیمیں پیدا کریں، جو تیل کے کنوؤں کو تلاش کریں، جو پاکستان کے اندر ان وسائل کو تلاش کریں، جو گیس کو تلاش کریں، پاکستان کے اندر معدنیات کو تلاش کریں۔ قائد پاکستان میاں محمد نواز شریف کے دور میں energy crisis نہیں تھے، جب پرویز مشرف نے جمہوریت پر ڈاکا مارا اس وقت پاکستان میں ملیں بھی لگ رہی تھیں، پاکستان کے اندر انڈسٹری بھی لگ رہی تھی لیکن جب پرویز مشرف کا دور آیا تو پاکستان کے اس 13 سالہ دور میں energy کو پورا کرنے کے لئے کوئی وسائل پیدا نہ کئے گئے۔ افسوس یہ ہوا کہ پاکستان کے اندر ملوں کی چمنیوں سے جو دھواں اُٹھتا تھا وہ خاموش ہو گیا، پاکستان کے Industrialist اپنا پیسا پاکستان سے باہر لے گئے اور پاکستان کے اندر سرمایہ کاری بند ہو گئی پاکستان کے اندر جو غیر ملکیوں کے Contract تھے وہ متاثر ہو گئے۔ پاکستان کے اندر غیر ملکی کمپنیوں نے سرمایہ لانا بند کر دیا، 13 سال پاکستان کی انڈسٹری بند ہو گئی، پاکستان کے مزدور، پاکستان کے کسان اور پاکستان کے تاجر نے بدحالی کی زندگی بسر کرنا شروع کر دی لیکن آج مجھے یہ بات کہنے پر فخر محسوس ہوتا ہے کہ میرے قائد میاں محمد نواز شریف اور قائد میاں محمد شہباز شریف نے پاکستان کے اندر اور پنجاب کے اندر energy board قائم کیا اور اس کے لئے 20۔ارب روپے سے زیادہ خطیر رقم رکھ کر یہ ثابت کر دیا کہ پاکستان کے اندر

energy کے وسائل کو پورا کیا جائے گا۔ جس ملک کے اندر energy پوری ہو جائے، سستی energy آ جائے وہاں کا کسان بھی خوشحال ہو جاتا ہے، وہاں کا تاجر بھی خوشحال ہو جاتا ہے، وہاں کی انڈسٹری بھی چلتی ہے، جب ہم energy کو پورا کر لیں گے، وسائل تلاش کر لیں گے تو یقیناً پاکستان ہر شعبہ زندگی میں ترقی کر جائے گا۔ میں ایک بات بجٹ میں شامل کروانا چاہتا ہوں، وزیر خزانہ آپ تھوڑا سا میری طرف متوجہ ہوں میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دینا چاہتا ہوں جو perfect اور سچی ہے۔ 1864 میں، 1964 کی بات نہیں ہے 1864 کی بات ہے کہ حیدرآباد جنکشن انگریز نے قائم کیا تو اس وقت جو ریلوے چلتی تھی وہ ریلوے لکڑی اور کوئلے سے چلتی تھی اور یورپ میں جتنی انڈسٹری چلتی تھی وہ بھاپ سے چلتی تھی۔ اس وقت غلامی کے دور میں وہ ریلوے بھاپ پر چلتی تھی اس وقت لکڑی کے وسائل تھے۔ آج پاکستان کے اندر چار فیصد لکڑی کے وسائل ہیں، چار فیصد جنگلات ہیں، جب پاکستان آزاد ہوا تو اس وقت چھتیس فیصد پاکستان کے اندر جنگلات کے ذخائر موجود تھے۔ آج پاکستان کے ذخائر کو ختم کر دیا گیا ہے، پاکستان کے اندر اگر گیس کم پڑ جائے، پٹرول کم پڑ جائے تو پاکستان کے energy انرجی کے وسائل کہاں سے پیدا کریں گے؟ میری اس معزز ایوان میں آپ سے یہ استدعا ہے کہ پاکستان کے اندر نئے وسائل کو ڈھونڈا جائے اور پاکستان کے اندر جنگلات کا دفاع کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ حاجی صاحب! آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ مہربانی کر کے کوئی آخری بات ہے تو اس کو wind up کر دیں۔

حاجی خالد سعید: جناب سپیکر! میں بس اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے مریضوں کو گردوں کے علاج کے لئے اور ہیپاٹائٹس کے جو مریض ہوتے ہیں ان کو علاج معالجہ کے لئے باہر جانا پڑتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم نظام تعلیم میں، میڈیکل کے نظام میں اتنی بہتری لائیں کہ ہمارے مریضوں کو علاج کے لئے چائنا نہ جانا پڑے، وہ انڈیا جا کر گردوں کو تبدیل نہ کروائیں، ہمیں تعلیم کے میدان میں مزید ترقی کرنا ہو گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: حاجی صاحب! بہت شکریہ۔ جناب نعیم صفدر انصاری صاحب!

جناب محمد نعیم صفدر انصاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے قائد محترم میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو appreciate کرتا ہوں کہ مشکل ملکی حالات، ملکی مسائل اور محدود وسائل میں رہتے ہوئے جو بجٹ پیش کیا گیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اتنے محدود اور قلیل وسائل میں تقریباً سبھی محکمہ جات پر اور سبھی وسائل پر بات کی گئی اور سب سے بڑھ کر جس بات پر پچھلی حکومت میں بھی کافی

حد تک کام کیا گیا تعلیم کے شعبہ میں، صحت کے شعبہ میں اس دفعہ بھی اس پر خصوصی توجہ دی گئی۔ یہ ایک اچھی روایت ہے ہمارے دیگر صوبوں میں جو competition کی فضاء چلی ہے ہم اُمید رکھتے ہیں کہ ہم اس competition کو ملک پاکستان کی بہتری کی خاطر لے کر چلیں گے اور جس طرح ایک کلاس میں بچے پوزیشن بہتر کرنے کے لئے محنت کرتے ہیں ہم انشاء اللہ اپنی پوزیشن بہتر کرنے کے لئے دِن رات محنت بھی کریں گے۔ اللہ کے فضل و کرم سے جو پہلے ہمارا خدمت کا دور گزرا یہ اسی کا شاخسانہ ہے کہ آج پنجاب کے عوام نے اس قدر heavy mandate کے ساتھ ہمیں دوبارہ خدمت کا موقع دیا ہے۔ ہم انشاء اللہ ان کے اعتماد پر پورا اُترنے کی بھرپور کوشش کریں گے، وقت کی قلت کے باعث میں اپنی تقریر کو point to point ہی رکھوں گا، میں یہ بات کرتا چلوں کہ میرا تعلق قصور سٹی سے ہے، یہاں پر زیادہ تر ایگریکلچر اور لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بات ہوتی ہے لیکن ہمارا شہر ایک انڈسٹری کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ابھی میرے بھائی نے یہاں فیصل آباد کے حوالے سے بات کی تو جس قدر ان کے شہر کی انڈسٹری متاثر ہوئی، ہمارا شہر بھی بڑے بُرے طریقے سے متاثر ہوا اور آج حالت یہ ہے کہ وہاں ایک مزدور کے لئے مزدوری تو دور کی بات اُسے اپنی زندگی گزارنا بھی محال ہے اور اُس کی وجہ صرف لوڈشیڈنگ تھی اور خاص طور پر ہمارے قصور کو اس حوالے سے نظرانداز کیا گیا کیونکہ وہاں مسلم لیگ (ن) کا mandate کثیر تعداد میں ملا۔ ہمیں کبھی آر سی سی کی مد میں لوڈشیڈنگ میں اضافہ کیا گیا اور کبھی کسی بات پر pin point کرکے عوام کے ساتھ ناانصافی کی گئی لیکن آج اللہ کے فضل و کرم سے وفاق میں میاں محمد نواز شریف کی حکومت ہے تو انشاء اللہ ہم بہت جلد energy crisis پر قابو پائیں گے اور ہمارا مزدور دوبارہ خوشحال ہوگا اور ان کو بھی روزگار کے اچھے مواقع ملیں گے۔ جس طرح ہمارے وزیر قانون نے بھی کہا اور چیف منسٹر کا بھی عزم ہے کہ ہم نے اس پٹواری کلچر اور تھانہ کلچر کو ختم کرنا ہے تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ آپ کی یہ ٹیم، آپ کے اس عزم میں آپ کا ساتھ دے گی اور دن رات محنت کرکے یہ جو ہمارا رشوت ستانی کا دور اور یہ جو ہمارے یہاں مسائل ہیں، جو عام آدمی تک پہنچنے میں رکاوٹ ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ انہیں بھی دور کریں گے۔ انصاف کی فراہمی اور دیگر جو ہمارے مسائل ہیں جن سے ایک عام آدمی متاثر ہو رہا ہے ہم ان کو بھی حل کریں گے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بات کہتا چلوں کہ ہمارے یوتھ کے حوالے سے کچھ پراجیکٹس کو، کچھ initiatives کو پچھلی گورنمنٹ نے میاں محمد شہباز شریف کے vision کے مطابق، چاہے وہ ییلو کیب سکیم ہو، لیپ ٹاپ سکیم ہو یا انٹرن شپ سکیم ہو لیکن یہاں ایک بات گوش گزار کرتا چلوں کہ یہ

ایک ایساinitiative تھا،وزیر اعلیٰ صاحب کاایک ایسا پروگرام تھاجس سے نہ صرف پنجاب بلکہ پاکستان اورپوری عالمی دنیامیں اس کی عزت اور وقار میں اضافہ ہوا،وہ سپورٹس اوریوتھ فیسٹیول تھا جس نے الحمدللہGuinness Book of World Recordمیں ریکارڈقائم کئےاوریہ ایک ایسا initiative تھاجس میں ہمارے نوجوان بچےاور بچیوں کوبغیر کسی سفارش کے،بغیر کسی لالچ کے ہر سطح پر موقع دیا گیا۔حالات یہ ہوئے کہ ہماراوقار بلند ہوااور ہمیں ایک ایسی قوم کی حیثیت سے دیکھا گیاجہاں ان کو دہشت گردی جیسے مسائل لاحق ہیں یہ ایک بڑیpotentialقوم بھی ہے،یہ ایک بڑی اچھیspirit والی قوم بھی ہے۔میں اس میں یہی گزارش کروں گاکہ اس یوتھ فیسٹیول کاسالانہ بنیادوں پر انعقاد کروایا جائے تاکہ ہماری نوجوان نسل کو بھی اپنے جوہر دکھانے کاموقع مل سکے۔ہماراایک شخص جو پچھلے تیرہ سالوں میں اتنے بُرے طریقے سے خراب کیا گیا،اسimageکواچھا کرنے میں بھی ہم اچھاrole playکریں گے۔

جناب سپیکر!اسی طرح میں ایک اور گزارش بھی کرتا چلوں اور میں اپنی بات کوwind up کرتے ہوئے کیونکہ مجھے پتا ہے کہ آپ نے فوری طور پر حکم صادر فرمانا ہے۔ہماری قصور اور لاہور فیروزپور روڈ،آپ یقین کریں اتنی محنت،اتنی کوشش اوروزیر اعلیٰ کی ذاتی توجہ کے بعد معرض وجود میں آئی لیکن بدقسمتی کی بات کہ اس روڈ پر کسی محکمے کی توجہ ہے،اسے کسی محکمے کے حوالے کیا گیا،وہاں پر پٹرولنگ پولیس کاانتظام ہے،ٹریفک پولیس کاانتظام ہے اور نہ ہی وہاں پر کوئیpatch workکیا گیا ہے۔اس روڈکوجسے ہم پنجاب کی موٹروے کہتے تھے،پنجاب کی مثالی روڈ کہتے تھےوہ آج ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔میری آپ سے یہrequestہوگی کہ اسے کسی محکمے کے حوالے ضرور کریں تاکہ اس کی properتعمیر وترقی اور مرمت ہوسکے،وہاں پر ٹریفک کا سسٹم بھی بہترین طریقے سے چل سکے۔میں آپ کاانتہائی شکر گزار ہوں کہ یہاں میرے بھائی نے قصور کے ڈی ایچ کیو کے حوالے سے بات کرلی ہے تواس میں بھی ہماریrequestہے وہ میں وزیر خزانہ کولکھ کردے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:بہت شکریہ

جناب محمد نعیم صفدر انصاری:جناب والا!میں آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے اور ہمت دے کہ ہم اپنے ملک کی ترقی کاباعث بن سکیں۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: آمین۔ بہت شکریہ۔ جناب فقیر حسین ڈوگر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ مولانا محمد الیاس چنیوٹی صاحب!۔۔۔ مولانا صاحب وقت چونکہ پانچ منٹ ہے، آپ کو پتا بھی ہے اس لئے مہربانی فرمائیے گا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہo جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر گفتگو کرنے کا موقع دیا۔ میں یہ کہوں گا کہ پنجاب اور ملک بھر میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کو جو کامیابی ملی ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی پچھلی پانچ سالہ کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے اور یہ جو مثالی کارکردگی تھی اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھاری mandate دیا ہے۔

جناب سپیکر! energy crisis کے حوالے سے میں یہ کہوں گا بلکہ پہلے میں یہ بھی کہوں گا کہ وزیراعلیٰ صاحب نے جو یہ بجٹ پیش کیا ہے صرف کسی ایک موضوع کو یا ایک مسئلے کو نہیں لیا گیا بلکہ ہمارے جتنے سُلگتے ہوئے مسائل ہیں ان پر توجہ دی گئی ہے اس لئے میں وزیراعلیٰ پنجاب، وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور ان کی پوری ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ بہت تھوڑے وقت میں ایک چیلنج کے طور پر انہوں نے ان مسائل کو قبول کیا ہے۔ الحمد للہ حکومت پنجاب نے ملک کا اہم ترین مسئلہ جو energy crisis ہے اس کے لئے 20۔ارب روپے سے زیادہ کی ایک خطیر رقم مختص کی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو ذرائع استعمال کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے جیسے وزیراعلیٰ پنجاب نے لاہور میں میٹرو بس سسٹم کو کامیاب طریقے سے چلایا ہے اور اس میں وہ کامیاب ہوئے ہیں انشاء اللہ energy crisis میں وہ ضرور کامیاب ہوں گے۔ میں یہاں پر یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ فیصل آباد میں تین سو میگاواٹ بجلی پیدا کرنے والا یونٹ جس کو گیس ملتی تھی وہ سات سال سے بند پڑا ہوا ہے۔ ماہرین کا کہنا یہ ہے کہ اگر وہ گیس چالو کر دی جائے تو آدھے گھنٹے بعد تین سو یونٹ بجلی پیدا ہونی شروع ہو جائے گی۔ کفایت شعاری کے حوالے سے وزیراعلیٰ صاحب نے چار محکموں کو چھوڑ کر باقی جگہ پر cut لگایا کہ نئی بھرتیاں نہیں ہوں گی۔ یہ ایک اچھا اقدام ہے لیکن میں یہ کہوں گا چنیوٹ چونکہ ایک نیا ضلع ہے اس کی اپنی ضروریات ہیں اس لئے وہاں کے جو محکمہ جات ہیں ان کو بھرتی کرنے کی اجازت دی جائے تاکہ اس کو ہم اچھے طریقے سے working position میں لے آئیں۔

جناب سپیکر! چیف منسٹر روڈ میپ۔ ایجوکیشن سیکٹر ریفارم پروگرام میں وزیراعلیٰ صاحب نے بہت اچھی تجاویز دی ہیں کہ اساتذہ کی حاضری، missing facilities جیسی چیزوں کو ہنگامی بنیادوں

پر دیکھا جائے لیکن یہاں پر ایک خرابی یہ آتی ہے کہ پولیو، مردم شماری اور ووٹر کے اندراج وغیرہ کے کاموں کے لئے اساتذہ کو استعمال کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ان کے تعلیمی معاملات میں تاخیر ہو جاتی ہے اس لئے میری یہ تجویز ہے کہ نوجوان رضاکاروں کو بامعاوضہ اس کام پر لگایا جائے تو اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے حوالے سے یہ ادارہ جو پرائیویٹ ادارے ہیں ان کی نگرانی کرتا ہے لیکن وہاں ایک یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ پرائیویٹ سکول والے اپنے اساتذہ کی فائلیں تو دکھاتے ہیں کہ بڑے qualified اساتذہ ہیں لیکن در حقیقت وہ اتنے qualified نہیں ہوتے جس کی وجہ سے بچوں کی تعلیم ادھوری رہ جاتی ہے۔ سکول ایجوکیشن کے حوالے سے میں یہ کہوں گا کہ ہمارے چنیوٹ میں جو کہ ایک بڑا شہر ہے وہاں پر تین ہائی سکول لڑکوں اور چار ہائی سکول لڑکیوں کے لئے ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب جب 2009 میں ہمارے ہاں تشریف لائے تھے تو اس وقت چار چار نئے سکول بچوں اور بچیوں کے بنانے کا وعدہ کیا تھا لیکن تاحال وہ وعدہ ادھورا ہے۔ میری وزیر خزانہ سے یہ گزارش ہو گی کہ اپنے خصوصی فنڈز سے ہمیں ان سکولوں کے اجراء کے لئے گرانٹ دی جائے۔ آئی ٹی لیب اور جدید سائنس لیب، اس کے اوپر وزیر اعلیٰ صاحب نے خصوصی توجہ دی ہے اور اس کے خاطر خواہ نتائج نکل رہے ہیں۔ میری اپنی یو۔ سی کا گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ہے جو محلہ شاہ بران میں واقع ہے۔ وہاں پر آئی ٹی لیب تو کجا سائنس لیبارٹری تک نہیں ہے لہذا ان کی جو ضروریات ہیں ان کو پورا کیا جائے۔ ہائر ایجوکیشن کے حوالے سے کہوں گا کہ چنیوٹ میں ایک ہی کالج ہے جو کہ 1954 میں وہاں کی شیخ برادری نے قائم کیا تھا لیکن حکومت کی اس کی طرف کوئی خاطر خواہ توجہ نہیں ہے۔ ایم اے کی کلاسوں کے لئے بنیادی طور پر وہاں کے مقامی مخیر حضرات کے تعاون سے کچھ تنخواہیں دی جا رہی ہیں، اس سال ان کے لئے بجٹ رکھا گیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسی طریقے سے ہماری بچیوں کا جو کالج ہے وہاں ایم اے کی کلاسوں کے لئے ایک بہت بڑا بلاک وزیر اعلیٰ صاحب کی کاوش سے بن چکا ہے اب اس کے لئے اساتذہ اور عملے کی ضرورت ہے لہذا اس کو مہیا کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقت ختم ہو گیا ہے، اب آپ اسے wind up کریں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: انشاء اللہ wind up کرتا ہوں۔ جناب وزیر خزانہ نے صحت کے معاملے پر توجہ دیتے ہوئے یہ کہا ہے کہ 60 فیصد بیماریاں پانی کے درست نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں ورثے میں ملتی ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا چنیوٹ شہر چونکہ دریائے چناب کے مشرقی کنارے پر واقع ہے۔ بہت ساری ملیں جو فیصل آباد اور دوسرے شہروں کی ہیں ان کا گندہ اور جراثیم والا پانی سیدھا کا سیدھا دریا

میں پہنچ جاتا ہے یا غرقابی بنائی ہوئی ہے وہاں بغیر treatment کے پہنچ جاتا ہے۔اس کے لئے میری گزارش ہے کہ مل مالکان کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنے treatment plant لگائیں تاکہ پانی صاف ستھرا ہو کر دریا میں جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چنیوٹی صاحب! بہت شکریہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: خصوصی مہربانی فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مختصر کریں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ امن وامان پورے ملک کا ہی اہم ترین مسئلہ ہے اس کے لئے گزارش کروں گا کہ شریعت نے یہ کہا ہے کہ "لن یصلح آخر هذه الامة الا بما صلح بہ اولها کہ اس امت کے آخری طبقہ کے مسائل اس وقت تک نہیں حل ہو سکتے جب تک کہ یہ امت پہلے طبقہ کے لوگوں کی راہ پر نہ چل پڑے۔" اس لئے میں کہنا چاہوں گا کہ امن صرف دین سے حاصل ہوتا ہے اور حدیث جبریل سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ دین تین چیزوں کا نام ہے ایمان، اسلام اور احسان۔ ایمان کا مادہ امن ہے، اسلام کا مادہ سلامتی ہے اور احسان کا مادہ حسن ہے یعنی دین سے امن ملے گا، دین سے سلامتی ملے گی اور دین سے ہی بھلائی ملے گی۔ جو کہا جاتا ہے کہ امن قائم کیا جائے امن کے معنی یہ ہیں کہ شہری چاہے مسلم ہو یا غیر مسلم اس کے چار حقوق کا تحفظ ہو اس کا عقیدہ، اس کی عزت، جان اور مال محفوظ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: آخری پوائنٹ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شریعت نے ان چار چیزوں کو محفوظ کرنے کے لئے آٹھ قوانین دیئے ہیں اور اسلام نے گارنٹی دی ہے کہ اگر وہ آٹھ حدود قائم ہو جائیں تو امن وامان خود بخود آ جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب! بہت شکریہ۔آپ اسے wind up کر دیں اور بھی مقررین بیٹھے ہیں۔ بڑی مہربانی۔end کر دیں، میں نے پہلے بھی آپ سے گزارش کی تھی۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میرے ضلع کے دو ایم پی اے صاحبان نے تقریر نہیں کی لہذا استدعا ہے کہ ان کا ٹائم بھی مجھے دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ مولانا صاحب! بہت شکریہ، پھر آگے آپ کو موقع ملے گا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دے دیں تو میرے پاس جو تحریری مطالبات ہیں وہ وزیر خزانہ کو دے دوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ written وزیر خزانہ کو دے دیں وہ انشاء اللہ consider کریں گے۔ بہت شکریہ۔ جناب محمد کاشف صاحب!

جناب محمد کاشف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر تقریر کرنے کا موقع دیا۔ میں اس وقت جو تقریر کرنا چاہتا تھا اس کا مقصد تھوڑا ختم ہوا اس لئے لگ رہا ہے چونکہ اپوزیشن کا کوئی ایک ممبر بھی یہاں پر موجود نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بجٹ پر تجاویز دے دیں، ان کو چھوڑ دیں۔

جناب محمد کاشف: وہ بجٹ پر ہی تجاویز تھیں۔ میں اپنا نظریہ ان تک پہنچانا چاہتا تھا کہ بجٹ پر تقریر محض تنقید نہیں ہوتی۔ تنقید برائے تنقید کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، بجٹ ایک honourable document ہوتا ہے اسے بچے نہیں بناتے بلکہ ایک بہت بڑا panel اور بہت بڑی ٹیم بہت ساری چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے بجٹ کا ایک document بناتی ہے اور ایک ایک پہلو پر دھیان دیا جاتا ہے۔ بجٹ خواہشات سے نہیں بلکہ وسائل سے بنتا ہے اور بجٹ میں جو بھی allocations کی جاتی ہیں وہ understood بات ہوتی ہے کہ اگر آپ ایک allocation کریں گے تو اس کے بدلے کوئی اور allocation نہیں کر پائیں گے ہم اسی کو opportunity cost کہتے ہیں لہذا ہمیں اپنے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے ان چیزوں کو سمجھنا چاہئے کہ ہم جو کچھ چاہتے ہیں، ہم جو ایک Utopian State چاہتے ہیں وہ ممکن نہیں ہے، Utopian State وسائل کے ساتھ ممکن ہوتی ہے۔ ہمارے جس طرح کے وسائل ہیں انہیں مدنظر رکھتے ہوئے یہ ایک بہت ہی زبردست بجٹ ہے۔ میں وزیر خزانہ اور ان کی پوری ٹیم کو congratulate کروں گا کہ انہوں نے اپنے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے، مسائل اور تمام طبقات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بجٹ میں بہت ہی زبردست allocations کی ہیں۔ اپوزیشن کبھی تو surplus پر تنقید کرتی ہے اور کبھی deficit پر، ان کی statements کا اتنا زیادہ conflict ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ شاید اپوزیشن کو یہ خود بھی idea نہیں ہے کہ surplus budget بہتر ہوتا ہے یا deficit budget اگر deficit budget ہوا بھی ہے اگر وہ ڈویلپمنٹ پر خرچ ہوا بھی ہے تو deficit budget ڈویلپمنٹ کی راہ ہموار کرتا ہے لہذا یہ ان کی تنقید کوئی اتنی معنی خیز نہیں تھی، انہوں نے جو باقی

تنقید بھی کی وہ various policies پر کی، میٹرو بس، اجالا سکیم، سستی روٹی، سستا آٹا سکیم ان ساری سکیموں کو مدنظر رکھتے ہوئے طبقات کو سامنے رکھا گیا۔ میٹرو بس پر ہماری lower income class کو بے حد فائدہ پہنچ رہا ہے۔ مجھے بے حد خوشی ہے کہ اس سکیم کو باقی شہروں کے اندر بھی introduce کرانے کا منصوبہ ہے۔ اگر اپوزیشن کا کوئی ممبر ہوتا تو میں ان سے پوچھتا کہ اگر ایک مزدور پیشہ، سٹوڈنٹس اور lower income class کو ایک باعزت transport facility مل رہی ہے تو کیا یہ بُری بات ہے؟ اسی طرح اگر اجالا سکیم کے تحت UPS دیئے گئے ہیں یا سٹوڈنٹس کو لیپ ٹاپ دیئے گئے ہیں تو کیا یہ طبقات ہمارے معاشرے کا حصہ نہیں ہیں؟ کیا یہ deserve نہیں کرتے کہ ان کو بھی competition کی اس دنیا کے اندر اسی طرح موقع ملے جیسا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے دانش سکول introduce کرائے لہذا محض تنقید کا کوئی فائدہ نہیں ہے انہوں نے باقی جن معاملات کے بارے میں بات کی کہ حکومت پنجاب نے نوکریوں پر پابندی عائد کر دی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اچھا قدم ہے اور focus سرکاری نوکریاں دینے پر نہیں بلکہ اس بات پر focus ہونا چاہئے کہ economic conditions ایسی پیدا کر دیں کہ نوکریوں کی کوئی کمی نہ رہے اور پرائیوٹ سیکٹر کے اندر ہی اتنی jobs generation ہو جائے کہ حکومت کو اس مد کے اندر ایک پیسا بھی خرچ نہ کرنا پڑے۔ یہ ایک بہت ہی زبردست اور balanced بجٹ ہے اگر اپوزیشن چاہتی ہے کہ ہم بھی ایک Enron بجٹ پیش کریں جو کہ جھوٹ کا پلندہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ٹیم اور ہماری قیادت ایسی نہیں ہے۔ اس میں جو بھی allocations ہوئی ہیں وہ بے حد important تھیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کے اندر جو austerity measures ہیں یا جس طرح طبقات کے اندر اسے distribute کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک سال کے اندر ہی یہ difference بڑا واضح ہو جائے گا کہ یہ بہت ہی گہری سوچ اور بہت ہی ریسرچ کے بعد یہ بجٹ پیش کیا گیا۔ میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اسی بجٹ کا تسلسل جاری رہے گا، بجٹ اچھا یا بُرا نہیں ہوتا، کون سا بجٹ اچھا یا کون سا economic decision اچھا ہے یا بُرا ہے اس کا فیصلہ عوام کرتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کاشف صاحب! بہت شکریہ

جناب محمد کاشف: جناب سپیکر! Last point چونکہ ہمارا بجٹ وزیر اعلیٰ صاحب کے سابقہ بجٹ کا تسلسل ہے اسی پر improvement ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ عوام نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے کہ یہ کیسا بجٹ ہے۔ الیکشن 2013 میں عوام نے ہمیں جو بھرپور mandate دیا ہے یہ اس بات کی نشاندہی کر رہا ہے کہ ہماری جو فنانس کی ٹیم ہے، وہ جو بجٹ پیش کرتی رہی ہے وہ زبردست ہے، انشاء اللہ تعالیٰ جب وہی

پالیسیاں آگے لے کر چلیں گے تو مزید بہتری آئے گی اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اس بجٹ کو اپوزیشن پاس کرائے یا نہ کرائے لیکن اسے عوام نے ضرور پاس کرنا ہے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ سردار خالد محمود وارن صاحب!

سردار خالد محمود وارن: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!میں شکر گزار آں جناب نے ٹائم دتا۔سب توں پہلے تاں میں جناب کوں اپنے قائد محترم۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اردو میں بات کریں۔

سردار خالد محمود وارن: سائیں انگریزی وچ تاں گال کر سکدا آں سرائیکی وچ نئیں کر سکدے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ اردو میں بات کریں گے تو وزیر خزانہ صاحب کو آپ کے مسائل اور تجاویز سمجھنے میں آسانی ہو گی۔

سردار خالد محمود وارن: سائیں اگر اجازت ڈے ڈیوتاں مہربانی ہوسی تہاڈی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب!ہمارے پاس سرائیکی رپورٹر بھی نہیں ہے تو اس لئے میری گزارش ہو گی کہ آپ اردو میں تقریر کر لیں۔

سردار خالد محمود وارن: سائیں وزیر خزانہ صاحب سرائیکی سمجھدے نیں۔سائیں قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف، ساڈے قائد محترم میاں محمد نواز شریف سائیں، اُنہاں دی کیبنٹ کوں، اپنے (ن) لیگ دے تمام کارکناں، ایں ایوان وچ کامیاب تھیون آلے ممبران کوں تے سپیکر صاحب کوں کیونکہ میں پہلی دفعہ بولیندا پیاں تے میکوں موقع نئیں ملیا تہاکوں باضابطہ مبارکباد ڈیون دا، میڈی طرفوں میڈے علاقے دے لوکاں دی طرفوں اپنے تمام ممبران کوں مبارکباد۔(نعرہ ہائے تحسین)

سائیں میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن تے اُنہاں دی ٹیم کوں میں دل دیاں اَتھاہ گہرائیاں نال مبارکباد پیش کریناں کہ اُنہاں نے پنجاب دی عوام واسطے ایں مختصر وقت دے اندر اتنا عوام دوست بجٹ پیش کر کے ساڈے پارٹی دے تمام کارکناں تے اپنے قائدین دے سر فخر نال بلند کیتے نیں۔میں دُعا گوہاں کہ میاں شجاع الرحمٰن تے اُنہاں دی ٹیم جیویں کہ محنت نال ایہہ بجٹ پیش کیتا اے ایویں ایں بجٹ دے وچ تجاویز شامل کر کے اصلاح شُدہ بجٹ دے نال تمام ایں ایوان دے ممبران دی تجاویز نال ساڈے ایں پنجاب دی عوام دے دل جیتیسن۔انہاں کوں میڈی مختصر دو چار تجویزاں ہن۔جیویں کہ آپ نے بجٹ بڑھا کے پیش کیتا اے، ایویں میڈے حلقے دے اندر کوئی تقریباً ڈو ترائے سڑکاں ہن اگر جناب شامل کر

گھنن۔ہک پُل موسیٰ خان توں،ٹبیجی والا جھانگڑاپُل تک جیہڑی کہ جلاپورپیر والا شجاع آباد توں سڑک آندی پئی اے اُوچ شریف آلے پاسے۔تے اے ملتان نال ساڈے علاقے دا رابطہ تھی ویسی اگرپندرہ کلو میٹر سڑک عنایت فرمائی ونجے تاں جناب دی مہربانی ہوسی۔ہک سڑک ساڈی پُل موسیٰ خان توں خیر پور ڈاہا ویندی پئی اے۔اے مظفر گڑھ ضلعے کُوں touch کریندی پئی اے براستہ دُھوڑ کوٹ توں نلکا اڈا۔جیویں کہ تہاڈے بجٹ دے اندر،ایں بُک دے اندر میں پڑھیا اے تے ساڈے ایں ضلع بہاولپور دیاں سڑکاں میکوں نظر نئیں آیاں۔ایں واسطے میں ضروری سمجھم کہ جناب کُوں گوش گزار کراں۔

جناب سپیکر!گزارش اے کہ جیویں امن وامان قائم کرن واسطے پولیس ڈیپارٹمنٹ کُوں جناب نے خطیر رقم ڈتی اے ایویں میڈے حلقے دے اندر ہک ساڈانواں تھانہ بنایا گیا اے۔میاں محمد شہباز شریف نے عنایت کیتا ہائی۔اوندا ناں دُھوڑ کوٹ اے۔تھانے دے نال اوندی عمارت موجود کائنی تے جناب اپنے بجٹ دے اندر دُھور کوٹ تھانے دی عمارت ڈے تے ساڈے علاقے وچ جرائم تے کنٹرول کرن آلے ساڈے پولیس افسران دے باہن دی تے سائیلین دے اُتھاں پہنچن دی جگہ provide کیتی ویسی۔جناب دی بڑی مہربانی ہوسی۔ایویں میڈے حلقے دے اندر،ٹبیجی دے اندر میاں محمد شہباز شریف سائیں نیں لڑکیاں واسطے ہک لال بی بی گرلز ڈگری کالج عنایت کیتے۔تے،ٹبیجی دے اندر اُتھاں ہائی سکول کیونکہ موجود کائنی۔او لڑکیاں بیچاریاں دے کیتے کالج وچ ونجن واسطے جیویں پہلے سکول دی تعلیم ضروری اے تے جناب اپنے بجٹ وچ ہائی سکول دی منظوری تے رقم وی عنایت فرماون کیونکہ اے بہوں ضروری اے کہ اُتھاں ڈگری کالج بن چکے تقریباً تکمیل دے مراحل وچ اے تے اُتھاں ہائی سکول کائنی۔

جناب سپیکر!جیویں ایں ایوان دے اندر میڈے کولوں پہلے میڈے colleague تے بھرا نے سوال اٹھائے کہ جنوبی پنجاب داناں کیوں گھیدا ویندا اے؟ملک دے اندر بہوں وڈے مسائل ہن تے پنجاب کُوں تقسیم تھیون دے گالیں کریندے پئین لیکن میں اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف کُوں تے اُنہاں دی ٹیم کُوں خراج تحسین پیش کریندا ں جنہاں نیں ساڈے سرائیکیاں دے دل جتیندے ہوئے ایں پنجاب اسمبلی،وچ پچھلے دَور وچ بہاولپور صوبے تے جنوبی پنجاب دی قرار داد پاس کرتے اُتھوں دے وڈے مخدومیں تے نواباں دے جیہڑے کوڑے دعوے ہن اُنہاں کُوں جُھٹلاتے سرائیکی لوکاں دے دل جیتے ہن جیندی وجہ توں سرائیکی علاقیاں توں پاکستان مسلم لیگ(ن)بہوں بھاری اکثریت نال،بہوں وڈے وڈے سرداراں تے نواباں کُوں ہراتے میاں محمد نواز شریف دے اساں جیہے سپاہی جت تے ایں ایوان وچ پہنچے آں۔میں اُنہاں کُوں خراج تحسین پیش کریندا ں کیونکہ اُوں روز میں

اسمبلی وچ موجود کائناں ہم ورنہ میں اُوں دیہاڑے اُنہاں کُوں خراج تحسین پیش کراں ہاں ایں قرارداد پیش کرن دے اُتے۔

جناب نے بہوں اچھا بجٹ پیش کیتا اے کیونکہ میڈے قائد میاں محمد شہباز شریف صاحب نے پٹواری کلچر تے تھانہ کلچر دے خاتمے دا اعلان کیتے۔اساں اُنہاں کُوں خراج تحسین پیش کریندے آں کہ پنجاب دی عوام جیہڑی انگریز دَور توں پٹواری تے تھانیدار دی غلامی دے شکنجے وچ بند ہائی میڈے قائد میاں محمد شہباز شریف نے ایں شکنجے کوں ختم کرن دا اعلان کیتا اے۔اللہ تعالیٰ میکوں وی، ساڈی ایں ٹیم کُوں وی تے ساڈے قائد کُوں وی طاقت تے استقامت عطا کرے۔انگریز دے بنائے ہوئے کالے قوانین، پٹواری کلچر تے تھانہ کلچر دے خاتمے دا جیہڑا کارنامہ میڈے قائد نے انجام ڈتا اے میں تے ساڈے علاقے دے ایں پنجاب دی عوام اپنے قائد کُوں خراج تحسین پیش کریندے ہئیں۔ایں بجٹ دے اندر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! آپ کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

سردار خالد محمود وارن: سائیں میں تُساں تے پورے ایوان دا شکر گزار آں، خصوصاً اپنے وزیر خزانہ دا تے سپیکر صاحب دا کہ ساڈی ایں ماں بولی سرائیکی زبان کُوں سُنن واسطے تُساں ٹائم کڈھیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! میں تُہاڈا وی بہوں شکریہ ادا کریناں۔ سائیں بہت شکریہ۔ سید محمد محفوظ مشہدی صاحب!

سید محمد محفوظ مشہدی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! میں مشکور ہوں کہ ذرا late ہی سہی لیکن میرا نام بھی آپ نے شامل فرمایا اور مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع عنایت کیا۔محترم میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن نے جو بجٹ پیش کیا ہے اس پر بڑی سیر حاصل بحث ہوئی ہے لیکن یہ الفاظ دہرائے بغیر چارہ نہیں کہ نامساعد معاشی حالات، بہت ساری مشکلات اور تنگ دستی کے باوجود بجٹ متوازن اور مثبت بھی ہے۔اس کے اندر بہت سے ایسے پہلو ہیں کہ جنہیں اس پورے ایوان کو سراہنا چاہئے تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ حزب اختلاف سے سہو ہو گیا ہے۔میاں محمد شہباز شریف نے چیف منسٹر ہاؤس کے اخراجات میں تیس فیصد کمی کی ہے۔ہر بندہ سمجھتا ہے کہ جس ماحول میں کوئی آدمی گزارہ کر رہا ہوتا ہے تو اس سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں ہوتا۔میاں صاحب نے بطور وزیراعلیٰ یہ بنیاد پورے صوبہ میں رکھ دی ہے۔اس کی آواز اب دیگر صوبوں اور پورے ملک میں جائے گی۔انہوں نے کفایت شعاری کی بنیاد رکھ دی ہے۔جب کسی قوم کا کوئی بڑا آدمی سادگی اور کفایت شعاری اختیار کرتا ہے تو بہت سی فضولیات

جو لوگوں اور معاشرے کے اندر ہوتی ہیں وہ ختم ہو جاتی ہیں۔اسی طرح وزراء کا صوابدیدی فنڈ ختم کیا گیا ہے یہ سب بڑی خوش آئند باتیں ہیں۔اس کی مثال فی زمانہ آسان نہیں۔قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید صاحب اگر تشریف فرما ہوتے تو میں ان سے عرض کرتا چونکہ میں لاہور میں ان کے حلقے میں بھی رہتا ہوں تو میں ان سے ضرور پوچھتا کہ بطور قائد حزب اختلاف وہ کون سی مراعات میں رعایت دینے کے لئے تیار ہیں؟

جناب سپیکر! میں چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ان اچھائیوں میں ایک بڑی اچھائی یہ ہے کہ تھانہ کلچر اور پٹواری کلچر میں تبدیلی آجائے۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب پٹواری کلچر میں فرد کی بنیاد پر تبدیلی آئے گی تو یہ بھی ایک بڑی تبدیلی ہو گی اگر پٹواری کا تسلط فرد، زمین کی خریداری اور فروخت کے کاغذات پر نہ ہو تو پھر پٹواری ہماری طرح کا ہی ایک بندہ ہو گا۔پٹواری کے ہاتھ میں یہ دو ایسی چابیاں ہیں جن کو وہ استعمال کرتا ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس اعلان پر عملدرآمد ہو جائے تو پھر واقعی نچلی سطح پر تبدیلی واقع ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! اسی طرح پولیس پرچے درج نہیں کرتی۔مجھ سے پہلے بھی میرے کسی ساتھی نے اس حوالے سے بات کی ہے کہ پرچے کا اندراج مسئلہ بن جاتا ہے۔ڈاکا پڑ جاتا ہے اور پولیس کا لوگوں کے ساتھ جھگڑا شروع ہو جاتا ہے کیونکہ پولیس کہتی ہے کہ یہ چوری ہے جبکہ لوگ کہتے ہیں کہ ڈاکا ہے۔ڈاکے کا پرچہ درج کرنے میں پولیس گریز کرتی ہے۔اگر اس حوالے سے ڈی پی او کے دفتر میں ایک Cell بنا دیا جائے جو اس بات کا تجزیہ جلدی سے کر لے کہ ڈاکا ہے یا چوری تو اس طرح لوگوں کا ایک بہت بڑا مسئلہ حل ہو جائے گا۔اس کی بنیاد وزیر خزانہ نے فراہم کر دی ہے کہ اس میں تبدیلی آئے گی۔میں ایک مسئلہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں، یہ مسئلہ اس سے پہلے اس ایوان میں زیر بحث نہیں آیا اور یہ بات میرے ذہن میں پہلے سے موجود تھی کہ مسلم لیگ (ن) کی قیادت نے ہمیشہ معذوروں اور ضعیفوں کی مدد کی ہے اور میاں محمد شہباز شریف کا vision ہے کہ پنشن کے حصول اور پنشن کے کاغذات منظور کرانے میں چھ مہینے تو ضرور لگتے ہیں لیکن بعض اوقات چھ چھ سال تک پنشنرز کو خوار ہونا پڑتا ہے جبکہ وہ اپنے بچوں کے مستقبل پر اپنی رقم کو خرچ کرنے کے لئے بے تاب بھی ہوتے ہیں تو جس طرح پٹواری سے فرد کا تقاضا ہے کہ بٹن دبانے سے فرد مل جائے اسی طرح میں یہ گزارش کروں گا کہ ایک پنشنر کو بڑھاپے میں اپنی پنشن ایک بٹن دبانے پر مل جائے تو اس سے بڑی نیکی اور کوئی نہیں ہو گی، اس سے پنشنرز کا مسئلہ بھی حل ہو گا اور اللہ تعالیٰ بھی اس عمل سے راضی ہو گا۔میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس

بات کی فکر نہیں کرنی چاہئے کہ اپوزیشن کیوں تنقید کرتی ہے۔اپوزیشن تنقید کرے اور ہمیں اپنے طور پر تحمل کے ساتھ ملک و قوم کی خدمت کرنی ہے۔ حالیہ انتخاب کے اندر لوگوں نے پچھلی کارکردگی کی بنیاد پر فیصلہ دیا ہے۔اس ایوان کی کارکردگی بھی آج قوم کے سامنے ہے اور قوم کا شعور بیدار ہو گیا ہے۔ میاں محمد شہباز شریف کو خاص طور پر پنجاب میں جو بھاری mandate ملا ہے یہ اُن کی کارکردگی کا نتیجہ ہے جس سے ہم بھی مستفید ہوئے۔

جناب سپیکر! میری آخری بات رہ گئی ہے۔ میرا ضلع منڈی بہاؤالدین ہے اور ایک دیہاتی علاقہ ہے۔رسول کے مقام پر ہمارا ایک بہت پرانا اور شہرت یافتہ ٹیکنیکل کالج ہے اُس کی سینکڑوں ایکڑ زمین ہے اور وسیع گراؤنڈ ہیں۔ پہلے بھی مختلف مواقع پر جب وہاں لوگ جاتے رہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اس کالج کو انجینئرنگ یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے گا۔ میں وزیر خزانہ کی توجہ چاہتا ہوں کہ اتنے قدیمی معروف ٹیکنیکل ادارہ کے اندر انجینئرنگ یونیورسٹی کا کیمپس قائم کر دیا جائے تو یہ اُس علاقہ کی بہت بڑی خدمت ہو گی۔ میرے حلقہ کے اندر جتنی یونین کونسلیں ہیں اُن کے اندر بارہ بارہ گاؤں بھی ایک یونین کونسل میں ہوتے ہیں میں گزارش کرتا ہوں کہ ایک یونین کونسل میں ایک فلٹریشن پلانٹ کا انتظام ہے اور پہلے بھی الحمدللہ یہ کام حکومت پنجاب نے ہی کیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ آپ اپنی تجاویز لکھ کر وزیر خزانہ کو دے دیں تو انشاء اللہ وہ آپ کی تجاویز پر عمل کریں گے۔ بہت شکریہ۔ جناب جمیل حسن خان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ نجمہ بیگم!

محترمہ نجمہ بیگم: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں سب سے پہلے اپنے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے تبدیلی کے نعرے کو سچ کر دکھایا۔ میں ڈیرہ غازی خان کی ایک عام ورکر ہوں انہوں نے ایک عام ورکر کو اس معزز ایوان کا ممبر بنا کر عام عوام کی بات کرنے کا مجھے موقع دیا۔ بجٹ کی یہ جو 31 صفحات پر مشتمل کتاب ہے اس کی ہر لائن اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ غریب عوام کے لئے یہ بجٹ بنایا گیا ہے اور اس میں غریب عوام کے لئے پالیسیاں بنائی گئی ہیں۔اس میں دانش سکول ہو یا سولر لیمپ ہو، یونیورسٹیاں ہوں یا ہسپتال ہوں اس بجٹ میں ساری رقوم غریب عوام کے لئے رکھی گئی ہیں کیونکہ میاں محمد نواز شریف کی پارٹی عام عوام کی پارٹی ہے اور عام عوام نے اُن کو منتخب کیا ہے۔ ہمارے اپوزیشن کے بھائی جو اس وقت یہاں پر موجود نہیں ہیں یہ عوام دوست نہیں، عوام دشمن ہیں کیونکہ یہ عوامی پالیسیوں کے خلاف بات کرتے ہیں۔ اگر لیپ ٹاپ ایک امیر بچے کے

ہاتھ میں ہو تو اُس کو فیشن سمجھا جاتا ہے اور یہ لیپ ٹاپ اگر غریب بچے کے ہاتھ میں دیا گیا ہے تو اُس کو اخلاقیات کی بُرائی سمجھا جاتا ہے اس لئے میں اس بات کو غلط سمجھتی ہوں کیونکہ ہم ترقی کرنا چاہتے ہیں اور اس میں ٹیکنالوجی کا کوئی قصور نہیں ہے۔ ایک غریب بچہ اگر دانش سکول میں پڑھتا ہے تو اُس کو بُرائی کیوں کہا جاتا ہے؟ یہ عوام دشمن اگلے پانچ سال کے لئے اپنی سیٹیں پکی کرنے کے لئے ایسی باتیں کرتے ہیں لیکن ان کو بھی پتا ہے کہ یہ عوامی پالیسی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! حزب اختلاف کے دوست یہاں پر موجود نہیں ہیں تو آپ بجٹ پر بات کریں۔

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! میں بجٹ پر ہی یہ بات کر رہی ہوں اور یہ بجٹ پر ہی بحث ہو رہی ہے۔ میں ڈیرہ غازی خان کے اُس علاقہ سے تعلق رکھتی ہوں جہاں سے بہت سارے لوگ اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے ہیں، صدر بھی رہے ہیں لیکن اُن کے دور میں کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا اور پچھلے پانچ سالوں میں ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب نے mega projects جو پیش کئے ہیں اُن میں غازی میڈیکل کالج، غازی یونیورسٹی، ٹراما سنٹر، نواز شریف پارک، ماڈل بازار، سڑکوں کا جال، یہ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اب یہ تمام منصوبے پورے پاکستان میں ہوں گے اور انشاء اللہ آئندہ آنے والی حکومت بھی ہماری ہو گی اور یہ پچی کچھی سیٹیں بھی ہماری ہوں گی۔

جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ سے ڈیرہ غازی خان کی خواتین کے حوالہ سے بات کرنا چاہتی ہوں اور میری گزارش ہے کہ جس طرح سے ماڈل بازار بنائے گئے ہیں اسی طرح سے خواتین کے لئے مخصوص بازار بنائے جائیں جس میں خواتین کو سپیشل دُکانیں الاٹ کی جائیں۔ وہاں پر بہت سرکاری زمینیں ہیں، وہاں پر خواتین کاروبار کریں کیونکہ اَن پڑھ خواتین کے پاس ہنر ہے وہ اپنے اپنے ہنر کے مطابق دُکانیں کھولیں اور وہاں پر خواتین ہی خریداری کرنے جائیں اس سے ہماری خواتین ترقی کریں گی، کسی انکم سپورٹ کے انتظار میں نہیں بیٹھیں گی اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کر سکیں گی۔ ہمارے Maternity Homes میں ICU room نہیں ہیں تو وزیر خزانہ سے میری گزارش ہے کہ وہاں پر ICU room قائم کئے جائیں۔ میں Cardiology Center کے لئے بھی گزارش کروں گی کیونکہ ہمارے ڈیرہ غازی خان کے لوگ اگر دل کے امراض میں مبتلا ہو جائیں تو ملتان جاتے ہوئے راستے میں اُن کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ پاکستان زندہ باد اور مسلم لیگ (ن) زندہ باد۔

ارادے جن کے ہوں پختہ، نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے گھبرایا نہیں کرتے

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، جناب محمد انیس قریشی صاحب!

جناب محمد انیس قریشی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں کوئی لمبی چوڑی بات تو نہیں کروں گا۔ میں وزیر خزانہ کی نذر چند گزارشات کروں گا۔ انہوں نے اپنی تقریر کے صفحہ 6 پر پٹواری کے دفتر سے عوام کو نجات دلانے کا ذکر کیا ہے۔ آپ اُس وقت تک پٹواری سے نجات حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اس کے لئے متبادل بندوبست نہ کر لیا جائے کیونکہ ریکارڈ سے آپ کو نقول تو مل جائیں گی لیکن نئے ہونے والے انتقالات اور اُن کو update کرنے کی ذمہ داری تحصیل دار اور اے سی کو خود لینا ہو گی۔ میں وزیر خزانہ سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کا متبادل بندوبست کیا جائے۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت نے ہیلتھ انشورنس کے لئے 4۔ارب روپے کی رقم رکھی ہے کیا میں وزیر خزانہ سے یہ سوال کر سکتا ہوں کہ یہ ہیلتھ انشورنس امریکہ کی طرز پر ہو گی یا اس کا premium حکومت ادا کرے گی کیونکہ امریکہ میں جو ہیلتھ انشورنس لاگو ہے وہاں پر ہیلتھ انشورنس کمپنیوں نے عوام کو یرغمال بنا رکھا ہے اور عوام ان کے ہاتھوں سخت پریشان ہیں، وہ ان سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں کیونکہ اوباما کی حکومت بھی ان کمپنیوں کے سامنے بے بس ہے۔ اگر یہ انشورنس نظام اُس قسم کا ہے تو پھر ہمیں ایسا نظام نہیں چاہئے۔ وزیر خزانہ صاحب اس کی وضاحت کریں کہ کیا premium کی رقم حکومت خود ادا کرے گی یا عوام کو ادا کرنا پڑے گی؟ اگر یہ رقم عوام ادا کرے گی تو یہ سسٹم درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر! تیسری بات پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے سلسلہ میں ہے۔ 7۔ارب 50 کروڑ روپے اسے مہیا کئے گئے ہیں۔ یہ interest free loan ہوتا ہے۔ میری دانست میں ایسی مثالیں ہیں کہ اکثر لوگوں نے اس کو misuse کیا ہے، انہوں نے بڑی بڑی کوٹھیاں بنا لی ہیں اور ساتھ ہی دو، دو کمروں میں ایک دو کلاسیں لئے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سکول چل رہا ہے۔ میری وزیر خزانہ سے یہ گزارش ہے کہ MD ان کی زبردست strict قسم کی monitoring کو یقینی بنائیں تاکہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا پیسا ضائع نہ ہو اور صحیح لوگوں کو یہ سہولت مل سکے۔

جناب سپیکر! صفحہ 28 سیریل نمبر 60 میں پراپرٹی کی خرید وفروخت میں سٹہ بازی کی حوصلہ شکنی اور رہائشی پلاٹوں کو عام آدمی کی دسترس میں رکھنے کے لئے Capital Gain Tax نافذ کیا جائے گا۔یہاں پر جو definition اس حوالے سے بتائی گئی ہے تو میں گزارش کروں گا کہ:

Acquisition means transfer of property through any man including gift, request, will, succession, inheritance, devolution, dissolution or etc.

اس میں یہ تینوں الفاظ inherited یعنی وراثتی انتقال کے بارے میں ہیں اور وراثتی انتقالات جتنے بھی ہوتے ہیں وہ والدین کی وفات کے بعد اُن کے وارثان کے پاس جاتے ہیں۔اگر وارثان سات، آٹھ، نو یا دس ہیں اور پراپرٹی بہت چھوٹی ہے تو وہ اس کو تقسیم نہیں کر سکتے لہذا اس پراپرٹی کو بیچ کر آپس میں رقم تقسیم کر لیتے ہیں۔اس حساب سے غریب اور متوسط طبقہ شکنجے میں آئے گا اور پراپرٹی ڈیلر اور speculator اس سے بچ جائیں گے۔براہ کرم وزیر خزانہ سے یہ گزارش ہے کہ اس کو دیکھیں اور اس میں proper amendments لائیں۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ نے اپنی تقریر کے صفحہ 25 پیرا 52 میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے بہت سی سکیمیں بتائی ہیں لیکن آج کل کا burning question جو بہت پریشان کرنے والا ہے کہ غریب والدین عزت وآبرو کے ساتھ اپنی بچیوں کو رخصت نہیں کر سکتے کیونکہ ان کے پاس اتنے وسائل نہیں ہوتے لہذا میں وزیر خزانہ سے یہ گزارش کروں گا کہ ہر ضلع میں کم از کم پچاس بچیوں کے لئے ایک ایک لاکھ روپیہ رکھا جائے جو بچی کی رخصتی سے سات دن پہلے انہیں دیا جائے تاکہ اُن کے والدین عزت وآبرو کے ساتھ اپنی بچیوں کو رخصت کر سکیں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد وزیر خزانہ نے فرمایا ہے کہ پنجاب ریونیو اتھارٹی 37۔ارب روپے کی recovery کر چکی ہے۔اگر compulsory registration اور consent monitoring ہو تو یہ recovery دُگنی ہو سکتی ہے۔اس وقت self payment اور self compliance کا سسٹم رائج ہے جو درست نہیں ہے۔Thank you very much

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔رانا عبدالرؤف!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔جی، محترمہ فوزیہ ایوب قریشی!

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! شکریہ۔میرا تعلق جنوبی پنجاب کے شہر بہاولپور سے ہے تو میں اس حوالے سے بات کروں گی۔

جناب سپیکر! بہاولپور کے حوالے سے میاں محمد شہباز شریف کے کام انگلیوں پر گنے نہیں جا سکتے۔ آج بجٹ پر بات ہو رہی ہے تو اس حوالے سے میں اپنے شہر بہاولپور اور اپنی طرف سے قائد محترم میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور ان کی ٹیم کو مبارکباد دوں گی کہ جنہوں نے اتنے مشکل اور کم وقت میں اتنا متوازن بجٹ پیش کیا۔ ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے پہلے دن یہ بات کی تھی کہ پورا ملک بہت مشکلات اور اندھیروں میں ہے جب تک ہم تمام جماعتیں ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو کر کام کرنا شروع نہیں کریں گی تو اس وقت تک مشکلات میں اضافہ ہو گا نہ کہ کمی آئے گی۔ میں یہ گزارش کروں گی کہ یہ ایوان ایسا ہے کہ جہاں ہمیں ایک دوسرے کا احترام کرنا ہے اور ملک کی مشکلات کو بھی مدنظر رکھنا ہے۔ ہم اس وقت یہ کر سکتے ہیں کہ ہم اپنے آپ سے باہر نکلیں، اپنے معاملات کو پیچھے رکھ کر ملک کے معاملات کو ترجیح دیں۔

جناب سپیکر! بجلی کا بحران ہمارے سامنے ہے، جب تک ہم لوڈشیڈنگ پر کنٹرول نہیں کریں گے اس وقت تک معیشت بہتر ہو گی، زراعت بہتر ہو گی اور نہ ہی ہماری زندگی میں بہتری آ سکے گی۔ ہماری عوام لوڈشیڈنگ کی وجہ سے نیند کی کمی کا شکار ہے اس وجہ سے لوگوں میں چڑچڑاپن آ جاتا ہے اور کوئی کام صحیح نہیں ہو سکتا۔ میں یہ گزارش کروں گی کہ اپنے خول سے باہر نکلیں، یہ وقت ایک دوسرے پر تنقید کرنے کا نہیں ہے، آپ تنقید کو سنیں ضرور لیکن ignore کریں یہ ہو تو نہیں سکتا مگر کوشش کرنے میں حرج نہیں ہے۔ ہمیں جب بھی ضرورت پڑے گی تو ہم مل کر اسے face کریں گے۔

جناب سپیکر! محترمہ دیکھیے آپا بہاولپور میں خواتین کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں اور خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے وہ بہت بہتر سمجھتی ہیں۔ ہم اپنی آواز ان تک آسانی سے پہنچا سکتی ہیں۔ خواتین کے حوالے سے بہاولپور میں بہت کام ہوئے ہیں، جیسے وہاں پر ماڈل بازار ہے، بہت سے ادارے ہیں، کالج ہیں اور 410 بستروں کا ہسپتال بنا ہے جس کی اشد ضرورت تھی۔ بہاولپور کے قریبی علاقے یزمان، احمد پور شرقیہ، بہاولنگر اور دیگر علاقے جہاں سے لوگ لاہور تک نہیں پہنچ سکتے تھے ان کی وہاں طبی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! بہاولپور میں خواتین کے لئے ٹرانسپورٹ کی بہت کمی ہے۔ میری گزارش ہو گی کہ صرف خواتین کے لئے ٹرانسپورٹ کا اجراء کیا جائے۔ اس کے علاوہ وہاں خواتین کے تفریحی پارکس کی کمی ہے اور جو پارکس ہیں ان میں سکیورٹی کا انتظام بھی نہ ہے۔ میں چاہوں گی کہ خواتین کے لئے علیحدہ تفریحی پارکس بنائے جائیں جہاں سکیورٹی کا انتظام بھی ہو۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ میں یہ کہوں گی کی بہاولپور میں زیادہ سے زیادہ فلٹریشن پلانٹ فراہم کئے جائیں۔اب میں وقت کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی تقریر ختم کرتی ہوں۔

پاکستان زندہ باد میاں محمد نواز شریف زندہ باد میاں محمد شہباز شریف زندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔جناب محمد ارشد خان لودھی!

جناب محمد ارشد خان لودھی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!میں آپ کا مشکور ہوں کہ دیر سے ہی سہی لیکن ایک چیز point out کرنا چاہتا ہوں، میں اس چیز سے واقف ہوں کہ کارروائی ریکارڈ ہو رہی ہے لیکن کم از کم وزیر خزانہ کو تو ایوان میں موجود ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر خزانہ موجود تھے،ابھی باہر گئے ہیں۔ان کی جگہ پر یہاں دوسرے وزیر points note کر رہے ہیں۔وہ اِدھر ہی ہیں ابھی تشریف لے آتے ہیں۔

جناب محمد ارشد خان لودھی: جناب سپیکر!مجھے علم ہے کہ آپ کے پانچ منٹ کی پابندی بھی میرے ارد گرد گھوم رہی ہے لیکن میں کوشش کروں گا کہ چند ایک points آپ کی خدمت میں عرض کر سکوں۔

جناب سپیکر!میں سب سے پہلے وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے ان نامساعد حالات میں ایک متوازن بجٹ پیش کیا۔آپ کو علم ہے کہ بجٹ آئندہ سال کے لئے حکومت کے vision، عوام کے مسائل ان کے لئے provisions کا ایک collection ہوا کرتا ہے۔میں سب سے پہلے وزیر اعظم پاکستان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اسمبلی میں جب پہلی تقریر کی تو یہ vision دیا کہ اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سے لوگوں نے انہیں بہت بڑا mandate دیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ مصائب ایک دن میں ختم ہونے والے نہیں ہیں لیکن میں کوشش کروں گا کہ پاکستان کو ان مصائب سے باہر نکال سکوں۔میری یہ conviction ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سب کام کرتی ہے لیکن یہ مسلمہ اصول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد اگر کوئی ملک کو ان مصائب سے باہر نکال سکتا ہے تو وہ میاں محمد نواز شریف کی قیادت ہے۔اس کے بعد میاں محمد شہباز شریف کی good governance کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ آج بہت بڑا mandate ہمیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!یہ متوازن بجٹ ہے جسے میں زیادہ تفصیل سے بیان نہیں کروں گا کیونکہ میرے ذہن کے مطابق اگر بہت ضروری بات ہے تو ہمیں تعلیم پر توجہ دینی چاہئے۔میں وزیر خزانہ کا ممنون

ہوں کہ انہوں نے بہت بڑی رقم تعلیم کے لئے مختص کی ہے۔ پرائمری ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن کو اگر اوپر سے نیچے لے کر جائیں تو میں تجربہ سے بات کر سکتا ہوں جس کے حوالے سے میں وزیر خزانہ صاحب کو یہ گزارش کروں گا کہ جس قوم کی تعلیم پر توجہ نہیں ہے وہ قوم ترقی یافتہ نہیں ہو سکتی۔ میں نے point outاس لئے کیا ہے کہ آپ یونیورسٹیوں، کالجوں اور ہائی سکولوں کی بات چھوڑیں بلکہ آپ bottom levelپر اپنے حلقوں میں چلے جائیں تو وہاں پر پرائمری سکولوں کو یکجا کرتے ہوئے بچیوں اور بچوں کو ایک جگہ پر کر دیا گیا ہے۔ آپ تعلیم کو فروغ ضرور دیں اور اس پر توجہ دینے کی ضرورت اس لئے ہے کہ تعلیم کو عام کرنا ہے۔ اگر ملک کو آگے لے کر چلنا ہے اور قوم کو educateکرنا ہے تو بنیادی تعلیم سے اس کو علیحدہ علیحدہ کریں کیونکہ ہمارا معاشرہ ایسا نہیں ہے کہ بچے اور بچیاں سکول میں اکٹھے پڑھیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ صحت پر خاطر خواہ پیسے رکھے گئے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لودھی صاحب! پلیز wind upکی طرف جائیں۔

جناب محمد ارشد خان لودھی: جناب سپیکر! میں اس میں point outصرف یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ bottomپر چلے جائیں اور وہاں کے بنیادی مراکز صحت کی طرف توجہ دیں کیونکہ لاہور، راولپنڈی، ملتان اور فیصل آباد کے ہسپتالوں میں بہت facilitiesہوں گی لیکن what about bottom?اب آپ کے بنیادی مراکز صحت برباد ہو چکے ہیں، وہاں کوئی ڈاکٹر اور ادویات نہیں ہیں اس لئے میں گزارش کروں گا کہ اگر ہم صحت پر اتنی بڑی رقم خرچ کر رہے ہیں تو پھر ہماری توجہ bottomپر ہونی چاہئے جہاں پر 85فیصد لوگ دیہاتوں میں زراعت سے متعلقہ آباد ہیں۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ وہ طبقہ جس نے ہمیں بہت بڑا mandateدیا ہے، جس نے ہمیں بہت بڑی کامیابی سے ہمکنار کیا ہے اس کی طرف توجہ دی جائے۔ آج کل کھاد، بیج، زرعی ادویات، زراعت اور پانی کا جو حشر ہے خدا کے لئے اس کی طرف آپ دیکھیں تاکہ ہماری زراعت بہتر ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب محمد ارشد خان لودھی: جناب سپیکر! میری ایک منٹ کی بات ہے اور میں اسے shortکرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہربانی کر کے اب endکر دیں۔

جناب محمد ارشد خان لودھی: جناب سپیکر! بس ایک منٹ۔ پچھلے سال جناب وزیر اعلیٰ پنجاب ہمارے ساہیوال تشریف لے گئے اور مہربانی کرتے ہوئے میرے حلقہ میں بھی تشریف لے گئے جہاں انہوں نے تین projects announce کئے جو میں وزیر خزانہ کی خدمت میں رکھنا چاہتا ہوں کہ ایک انہوں نے وہاں دریائے راوی پر پُل بنانے کی announcement کی جو اللہ کی مہربانی سے شروع ہے جس پر میں اُن کا مشکور ہوں لیکن وہاں جو سڑک جاتی ہے جو اُس کو connect کرے گی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ اور وزیر خزانہ تھوڑی دیر اکٹھے بیٹھ جائیں۔

جناب محمد ارشد خان لودھی: جناب سپیکر! میں اس کو ختم کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پلیز end کریں۔

جناب محمد ارشد خان لودھی: جناب سپیکر! یہ میرے حلقہ اور ساہیوال ڈویژن کی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے لیکن کافی ممبران نے ابھی بات کرنی ہے لہذا مہربانی کریں۔

جناب محمد ارشد خان لودھی: جناب سپیکر! I am going to finish it لیکن وہاں دو منصوبے تھے جو lapse کر گئے ہیں۔ ایک ہڑپہ سے ساہیوال سڑک کی improvement and widening تھی اور دوسرا ہمارا ہڑپہ ایک بہت بڑا قصبہ اور تاریخی مقام ہے وہاں پر انڈر پاس ریلوے کا منصوبہ تھا لیکن وہ بھی lapse ہو گیا جو شروع نہیں ہو سکا۔ Kindly اس کی طرف توجہ دیتے ہوئے اس بجٹ میں اگر اس کی ابتداء کر دی جائے تو I shall be grateful یہ تین چیزیں ہیں اگر ان کی طرف وزیر خزانہ صاحب توجہ کریں گے تو میں مشکور ہوں گا۔ میں پہلے ہی محسوس کر رہا تھا کہ اتنی دیر میں wind up نہیں ہو گا مگر پھر بھی میں آپ کا، چھوٹے میاں صاحب اور وزیر خزانہ صاحب کا انتہائی مشکور ہوں۔ میں آخر پر پھر یہ کہوں گا کہ ان کی طرف توجہ کریں کیونکہ الیکشن کی وجہ سے یہ منصوبہ جات رُک گئے تھے اور اب ان کو شروع ہونا چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب محمد ارشد خان لودھی صاحب سینئر ہیں۔ جی، رائے منصب علی صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب شکیل آئیون صاحب!

جناب شکیل آئیون: جناب سپیکر! میں میاں محمد نواز شریف کو وزیر اعظم پاکستان بننے پر اور ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف جو وزیر اعلیٰ پنجاب بنے ہیں اُن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اسی طرح

وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور ان کی ساری ٹیم کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے بجٹ 14-2013 بڑا عوام دوست اور متوازن پیش کیا ہے۔ میں اس بجٹ کے حوالے سے بات کروں گا کہ زراعت جو ہمارے ملک کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے تو ہمارے کسان بھائیوں کو اس بجٹ میں بہت فنڈز دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے، آشیانہ سکیم، میٹرو بس، صحت اور تعلیم کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ چونکہ میں اقلیت سے ہوں تو میرا علاقہ حلقہ پی پی۔159 میں آتا ہے اور میں یونین کونسل 142 میں رہتا ہوں لہذا میں چاہوں گا کہ یہ نوٹ کیا جائے کہ وہاں کوئی ہائی سکول نہیں ہے۔ یہ لاہور کے دیہاتی علاقوں پر مشتمل حلقہ ہے اور میں چاہوں گا کہ وہاں پر ہائی سکول اور کوئی کالج بنایا جائے تاکہ وہاں پر ہمارے بچے اور بچیاں تعلیم حاصل کر سکیں کیونکہ وہاں سے 20/25 کلو میٹر کے فاصلے پر ماڈل ٹاؤن ہے۔ اس کے علاوہ وہاں پر کوئی سکول یا کالج نہیں ہے۔ میں گزارش کروں گا وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ سے کہ وہاں پر ہائی سکول بنایا جائے تاکہ ہمارے بچے اور بچیاں تعلیم حاصل کر سکیں۔

جناب سپیکر! وہاں پر کوئی ہیلتھ سنٹر بھی نہیں ہے۔ صحت کی مد میں بہت سے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ وہاں پر پینے کا صاف پانی بھی دستیاب نہ ہے اس لئے وہاں پر ٹیوب ویل لگایا جائے کیونکہ لوگ ٹربائنوں سے پانی حاصل کر کے پیتے ہیں۔ اس حلقہ میں یونین کونسل نمبر 142,143 اور 145 میں ہیپاٹائٹس (سی) عام ہے اس لئے ان یونین کونسلوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جائیں۔ میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ اقلیتوں کے فنڈ کو ڈگنا کیا جائے۔ یہاں پر جنوبی پنجاب کی بات ہو رہی ہے تو جیسا کہ 32 فیصد فنڈز وہاں کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ وہاں پر اقلیتیں بھی آباد ہیں جن میں ہندو، کرسچیئن اور دیگر ہیں تو ان کے چرچ، مندر اور قبرستانوں کے لئے 5 فیصد فنڈز مختص کئے جائیں تاکہ بجٹ میں انہیں بھی کوئی حصہ مل سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں جو فنڈز دیئے گئے ہیں ان میں 5 فیصد کوٹا اقلیتوں کے لئے مختص کیا جائے۔ انجینئرنگ اور میڈیکل کالج میں بھی اقلیتوں کو 5 فیصد کوٹا دیا جائے تاکہ ہمارے بچے بھی پڑھ کر ملک و قوم کی خدمت کر سکیں۔ آشیانہ سکیم کو پنجاب میں رائج کیا گیا ہے تو اس سکیم میں بھی اقلیتوں کو 5 فیصد کوٹا دیا جائے تاکہ وہ خود کو بہتر محسوس کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں تبدیلی کی بات کروں گا جیسے اور دوست بات کرتے ہیں۔ میں grass root سے آیا ہوں اور یونین کونسل کی سطح سے اس ایوان میں پہنچا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے

قائد کی طرف سے بہت بڑی تبدیلی ہے اور انہوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ غریب عوام کا بھی کوئی نمائندہ اس ایوان میں آکر اپنے حلقہ کی اقلیتوں کی بات کر سکتا ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ چودھری محمد اکرم صاحب!

چودھری محمد اکرم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے میں اپنے قائدین میاں محمد نواز شریف کو وزیر اعظم بننے اور میاں محمد شہباز شریف کو وزیر اعلیٰ پنجاب بننے پر اپنی طرف سے اور اہل سیالکوٹ کی طرف سے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کی پوری ٹیم کو بھی اتنے قلیل وقت میں اتنا اچھا، غریب دوست اور عوام دوست بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جیسا کہ بجٹ میں سیالکوٹ میں وومن یونیورسٹی کے لئے 46.176 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے تو میری گزارش ہو گی کہ وومن یونیورسٹی کو اس مالی سال میں مکمل کر دیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سیالکوٹ میں ٹیکنالوجی یونیورسٹی کا قیام اس بجٹ میں لایا گیا ہے۔ میں وزیر خزانہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ ٹیکنالوجی یونیورسٹی کے لئے فنڈز allocate کئے جائیں کیونکہ ٹیکنالوجی یونیورسٹی کے لئے کوئی فنڈز allocate نہیں کئے گئے۔ میرا تعلق سیالکوٹ سے ہے جو کہ ایک صنعتی شہر ہے۔ اہل سیالکوٹ اس وقت پوری دنیا میں پاکستان کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ سیالکوٹ کی صنعت اس وقت فٹ بال، surgical instruments اور دوسری چیزوں پر محیط ہے اور دنیا کے ہر ملک میں یہ چیزیں ایکسپورٹ ہو رہی ہیں اس لئے ٹیکنالوجی یونیورسٹی کا قیام بہت ضروری ہے تاکہ پورے پاکستان میں اس یونیورسٹی سے روزگار مہیا ہو سکے۔

جناب سپیکر! گوجرانوالہ سیالکوٹ روڈ کو اس مالی سال میں مکمل کیا جائے کیونکہ یہ کافی دیر سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس روڈ پر بہت سے حادثات ہو رہے ہیں۔ سیالکوٹ میں خواجہ محمد صفدر میڈیکل کالج کے لئے 200.623 ملین روپے مختص کرنے پر میں وزیر خزانہ صاحب کا شکر گزار ہوں لیکن میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ خواجہ محمد صفدر میڈیکل کالج کو اس مالی سال میں مکمل کیا جائے۔

جناب سپیکر! سیالکوٹ میرے حلقہ میں دو تھانے پچھلے سال سے demolish کئے گئے ہیں جن میں تھانہ سول لائن کے لئے 31.96 ملین روپے رکھے گئے ہیں لیکن اس مالی سال میں صرف پانچ ملین روپے اس تھانے کے لئے رکھے گئے ہیں باقی اگلے مالی سال میں لے گئے ہیں لیکن پچھلے سال سے یہ تھانہ demolish ہوا ہے اور ایک چھوٹی سی گلی میں بنا ہوا ہے جس سے عوام کو بڑے مسائل درپیش

ہیں۔ دوسرا تھانہ رنگ پورہ کی بھی یہی حالت ہے جس کے لئے بھی 31.96 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ میں وزیر خزانہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ اسی مالی سال میں دونوں تھانوں کی بلڈنگ کو مکمل کیا جائے تاکہ عوام الناس کو سہولت مل سکے۔

جناب سپیکر! پولیس کو جدید خطوط پر تربیت دینے کے لئے کہا گیا ہے جس سے ہماری لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو بہتر بنایا جائے گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کا وقت مزید آدھ گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

چودھری محمد اکرم: جناب سپیکر! ہماری حکومت اور خادم اعلیٰ کا پہلا step ہے کہ ہم تھانہ کلچر کو تبدیل کر رہے ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ سردار محمود قادر خان صاحب!

جناب محمود قادر خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر! میں سب سے پہلے خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کا ان نامساعد حالات میں ایک متوازن بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ تعلیم کے میدان میں جہاں قومیں چاند تک پہنچ چکی ہیں تو تعلیم کے شعبے میں 24 فیصد بجٹ کا حصہ مختص کر کے انہوں نے بہت اچھا اقدام اٹھایا ہے اور مجھے امید ہے کہ مستقبل میں بھی وزیر اعلیٰ صاحب تعلیم کو خصوصی فوقیت اور اہمیت دیں گے۔ میں تحصیل کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازی خان پی پی۔246 سے پہلی دفعہ بطور پنجاب اسمبلی کا ممبر منتخب ہوا ہوں۔ میں وزیر خزانہ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ دو سال پہلے جناب خادم اعلیٰ پنجاب نے کوٹ چھٹہ کو تحصیل کا درجہ دیا اس تحصیل میں تحصیل سٹاف موجود ہے لیکن انفراسٹرکچر کے لئے اس بجٹ میں کوئی رقم نہیں رکھی گئی۔ میں گزارش کروں گا کہ تحصیل کوٹ چھٹہ کے لئے مہربانی کر کے اس تحصیل آفس کمپلیکس کے لئے بجٹ میں رقم رکھی جائے۔ جہاں تعلیم کی بات کی ہے تو میری تحصیل کوٹ چھٹہ میں جہاں سے میں ممبر منتخب ہوا ہوں مانا ہمدانی ایک یونین کونسل ہے میں گزارش کروں گا کہ وہاں انٹر گرلز کالج اور انٹر بوائز کالج بنایا جائے۔ میری بہت ساری یونین کونسلیں ہیں جہاں پر گرلز ہائی سکول تک نہیں ہے۔ جہاں تعلیم کے شعبہ میں اتنی ساری رقم رکھی گئی ہے میں گزارش کروں گا کہ اس کو priorities دے کر missing facilities کی طرف توجہ دی جائے۔ یہ missing facilities پنجاب کے کسی حصے میں بھی ہو، لاہور کے گردونواح چاہے بھٹہ چوک میں ہو یا ڈیرہ غازی خان کے پہاڑی علاقے میں ہو سب سے پہلے ان کو پورا کیا جائے۔ اس کے بعد جہاں سکول نہیں ہیں بالخصوص ان یونین کونسل میں

جہاں بچیوں کے سکول نہیں ہیں وہاں سکول بنائے جائیں۔ اسی طرح ایک یونین کونسل جھوک اُترا ہے اس میں گرلز ہائی سکول اور بوائز ہائی سکول کو ہائر سیکنڈری کا درجہ دیا جائے۔ اس کے بعد یونین کونسل جکڑ امام شاہ میں جہاں گرلز ہائی سکول ہے ہی نہیں مہربانی کرکے وہاں گرلز ہائی سکول دیا جائے۔ ایک بہت بڑا قصبہ شیر وہے جہاں گرلز ہائی سکول نہیں ہے بلکہ مڈل سکول ہے اس کو ہائی سکول کا درجہ دیا جائے اور بوائز سکول کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ بہت اچھی بات ہے کہ اس حکومت نے صحت کے شعبہ میں بہت سارے انقلابی اقدامات اٹھائے ہیں۔ انہوں نے ہیلتھ انشورنس کارڈ بھی متعارف کرایا ہے جو بہت خوش آئند ہے۔ ہمارے ریموٹ ایریا ہیں مہربانی کرکے جس طرح میرے معزز ممبران نے بات کی ہے کہ Basic Health Units پر توجہ دینی چاہئے اس پر زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ کوٹ چھٹہ تحصیل ہیڈ کوارٹر کو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا درجہ دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ گزارش کروں گا کہ چیف منسٹر صاحب نے اپنی پارلیمانی میٹنگ اور یہاں پہلے خطاب میں بھی تھانہ کلچر اور پٹواری کلچر کے خاتمے کا ذکر کیا تھا۔ بہت سارے معزز ممبران نے اس کے بارے میں بہت ساری باتیں کیں۔ میں خادم اعلیٰ پنجاب سے گزارش کروں گا کہ اس صوبہ اور اس ملک کے لئے ڈینگی بہت بڑی لعنت تھی اگر ایک سال کے اندر اس کا خاتمہ ممکن ہو سکتا ہے تو پھر "ڈینگی مکاؤ مہم" کی طرز پر ہی اس لعنت کو ختم کیا جائے۔ جب تک ہم تھانہ کلچر کو ختم نہیں کریں گے، لوگوں کو انصاف نہیں دیں گے تو اس وقت تک ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ میں ان سے اپیل کروں گا کہ جس طرح انہوں نے وعدہ فرمایا ہے اور ان کی پہلی تقریر میں بھی یہ بات خوش آئند ہے کہ ہم تھانہ کلچر کا خاتمہ کریں گے۔ اگر ہم لوگوں کو انصاف مہیا نہیں کریں گے تو ہمارا حشر بھی وہی ہوگا جو سابقہ ادوار میں دوسری پارٹیوں کا ہوا ہے۔ مجھے امید ہے کہ تھانہ کلچر کے لئے چیف منسٹر صاحب جس طرح کا vision رکھتے ہیں اس کو ختم کرنے میں کوئی کمی نہیں رکھیں گے۔

جناب سپیکر! اس معزز ایوان میں خاص طور پر ٹریژری بنچوں پر بیٹھے ہوئے ممبران میں سے تین دن سے میرے کسی بھائی نے یہ بات نہیں کی، میں پہلی دفعہ یہاں ممبر منتخب ہوا ہوں۔ جب چیف منسٹر کا الیکشن ہوا تو لابی کے اندر ٹھہرنے کی جگہ نہیں تھی۔ وہاں اتنی گھٹن تھی کہ خواتین بھی بہت پریشان تھیں۔ میں چیف منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ پارلیمنٹ ملک میں بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہیں جہاں 70 فیصد رقم اس پارلیمنٹ پر خرچ ہو چکی ہے، مشینری بھی یہاں موجود ہے تو میں

وزیراعلیٰ صاحب سے گزارش کروں گا کہ مہربانی کرکے اس کو مکمل کرانے کے لئے اس بجٹ میں کچھ نہ کچھ رقم ضرور رکھی جائے۔ میں ان کا ایک ادنیٰ سپاہی ہوتے ہوئے کیمپ میں بھی بیٹھنے کے لئے تیار ہوں اور ہم اسی اسمبلی میں ہی گزارہ کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن آنے والے مستقبل کے لئے 70 فیصد رقم جو خرچ ہو چکی ہے اس کو بچانے کے لئے میں ان سے بار بار اپیل کروں گا کہ مہربانی کرکے اس کو مکمل فرمائیں۔ میں ایک اور گزارش کروں گا کہ ہمارے ایم پی اے صاحبان جو ڈیرہ غازی خان، راجن پور اور رحیم یار خان سے آتے ہیں اور ان کا کم و بیش فاصلہ پانچ چھ سو کلومیٹر سے زیادہ بنتا ہے ان کے لئے یہاں کوئی کمرہ نہیں ہے۔ وہ بھی کسی ہوٹل میں رہتے ہیں اور کبھی کسی ہوٹل میں رہتے ہیں۔ اس میں حکومت کے بے تحاشا پیسے بھی خرچ ہوتے ہیں اور peace of mind بھی نہیں ہوتا۔ جو پچاس ساٹھ کلومیٹر سے آنے والے ممبران ہیں انہوں نے کمروں پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ اس کی الاٹمنٹ کے لئے کمیٹی بنائی جائے جس میں فاصلوں کو مدنظر رکھا جائے اور میرٹ کی بنیاد پر کمرے الاٹ کئے جائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

موجودہ ہاسٹل ممبران کی تعداد کے حساب سے بہت چھوٹا ہے۔ یہاں پر چمبہ ہاؤس خالی پڑا ہوا ہے، تقریباً چالیس ممبران وہاں پر adjust ہو سکتے ہیں۔ میں وزیر خزانہ اور سپیکر صاحب سے گزارش کروں گا کہ مہربانی کرکے چمبہ ہاؤس میں پانچ سالوں کے لئے ممبران اسمبلی کو میرٹ کی بنیاد پر رہائش دینے کا بندوبست کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جہاں ہیلتھ کے شعبہ کے لئے اتنی ساری رقومات رکھی گئی ہیں۔ نشتر ہسپتال جو نہ صرف جنوبی پنجاب کا بوجھ اٹھاتا ہے بلکہ بلوچستان کے بھی کافی حصے کا بوجھ اٹھاتا ہے بعض اوقات ڈیرہ اسماعیل خان اور دور افتادہ علاقوں کے لوگ بھی اس سے مستفید ہوتے ہیں اس لئے اس میں upgradation کی سخت ضرورت ہے۔ میں خادم اعلیٰ پنجاب سے یہ گزارش کروں گا کہ مہربانی کرکے کارڈیالوجی میں بھی extension کی جائے۔

جناب سپیکر! میں نے بجٹ میں پڑھا ہے کہ تمام ڈویژنل ہیڈکوارٹرز کو دو رویہ سڑکیں میسر ہیں۔ ڈیرہ غازی خان جو جنوبی پنجاب کا اہم مقام ہے جس سے بلوچستان connected ہے، جس سے آپ کا سندھ وابستہ ہے، جس سے آپ کا سرحد وابستہ ہے، بہت سارے بجلی گھر ہیں اور وہ پارکو (PARCO) انڈسٹریل ایریا ہے اس لئے مہربانی کرکے N.H.A کو سفارش کی جائے، وفاق کو سفارش کی جائے اور الحمدللہ اب وفاق میں بھی (ن) کی حکومت ہے تو وہ N.H.A کو سفارش کریں کہ وہاں دو رویہ

سڑک بنائی جائے۔ اگر ایک فیز کے لئے رقم نہیں ہے تو اس کو دو فیزوں میں یعنی مظفر گڑھ بائی پاس سے قریشی تک اور بعد میں قریشی سے ڈیرہ غازی خان تک دو رویہ سڑک بنانے کی سفارش کی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ راجہ عبدالحنیف صاحب!

راجہ عبدالحنیف: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں آپ کو بطور ڈپٹی سپیکر منتخب ہونے پر بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ خاص طور پر اپنی قیادت کا جنہوں نے آپ کے ذریعے جنوبی پنجاب کو نمائندگی دی۔ جنوبی پنجاب کے لئے جو 32 فیصد ترقیاتی بجٹ رکھا گیا ہے میری وزیر خزانہ سے گزارش ہو گی کہ اس میں مزید اضافہ کیا جائے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ 2013 کے الیکشن کا جو رزلٹ ہے وہ جہاں میاں محمد نواز شریف کے اصولی موقف، جمہوریت سے commitment، اقتدار کی سیاست اور ججوں کی بحالی کی تحریک کا نتیجہ تھی وہاں میاں محمد شہباز شریف کی پنجاب میں پانچ سالہ کارکردگی اور good governance کا بھی نتیجہ تھی جس کی وجہ سے مسلم لیگ (ن) نے پنجاب میں clean sweep کیا اور مرکز میں بھی ہماری حکومت بنی۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ جس طرح الیکشن کے بعد خیبرپختون خواہ میں تحریک انصاف کو گورنمنٹ دی گئی، بلوچستان میں باوجود اس کے کہ ہمارے پاس mandate تھا لیکن میاں نواز شریف نے دوسری پارٹیوں کو گورنمنٹ بنانے کا موقع دیا اس پر بھی میں اپنی قیادت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ 2013 کا جو بجٹ ہے وہ غریب پرور، عوام دوست اور ایک متوازن بجٹ ہے۔ اس کے ذریعے آئندہ پانچ سالوں میں بھی ہماری پالیسیاں جاری رہیں گی۔ پانچ سال میں جو ہمارے ڈویلپمنٹ کے کام پورے صوبہ میں ہوئے ہیں وہ بھی پوری قوم کے سامنے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں 2013 کے الیکشن میں شاندار کامیابی حاصل ہوئی۔ اس وقت جو بڑے مسائل ہمارے سامنے ہیں۔ ان میں energy crisis، لاقانونیت، تعلیم اور صحت کے حوالے سے مسائل ہیں ان پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے اربوں روپے کے جو فنڈز رکھے گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک سال کے اندر انشاء اللہ تعالیٰ صوبہ پنجاب میں اس کے ذریعے ایک واضح تبدیلی محسوس ہو گی۔ اس کے ساتھ ساتھ جو تھانہ کلچر اور پٹواری کلچر کے حوالے سے اعلان کیا گیا ہے ہم امید کرتے ہیں کہ ایک سال کے اندر کافی ساری تبدیلی اس میں بھی نظر آئے گی اور جو نوجوانوں کے لئے سود سے پاک

قرضے کا اعلان کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو فوری طور پر شروع ہونا چاہئے اور ون ونڈو کے ذریعے جلد از جلد نوجوانوں کو قرضے دینے چاہئیں تاکہ بے روزگاری کا خاتمہ ہو سکے۔

جناب سپیکر! یہاں پنجاب میں سپورٹس کے حوالے ذکر ہوا اور ہمارا پچھلے دو سال سے جو Sport Festival ہوا میں امید کرتا ہوں کہ ہماری حکومت آگے بھی Sports پر خصوصی توجہ دے گی۔ پورے پنجاب میں جتنے ایم پی ایز کے حلقے ہیں اور ایک ایم پی اے کا جو انتخابی علاقہ بنتا ہے اس میں جتنی بھی حکومت کی جگہ خالی پڑی ہے میری وزیر خزانہ سے یہ request ہو گی کہ اس میں Sports complex بنائے جائیں اور بچوں کے لئے گراونڈ بنائے جائیں تاکہ ہمارے نوجوان کھیلوں میں involve ہو سکیں اور crimes سے بچ سکیں۔ اس ملک میں جو لاقانونیت اور دہشت گردی بڑھ رہی ہے اس پر بھی میں سمجھتا ہوں کہ نوجوانوں کو Sport میں involve کر کے اس سے بچا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جو ہیلتھ انشورنس کارڈ سکیم کا اجراء کیا گیا ہے ہمیں اس کا بھی ایک بہتر رزلٹ آئندہ سالوں میں ملے گا۔ آشیانہ ہاؤسنگ سکیم جو continue کی گئی ہے اس پر بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بھی ہمارے بہت سے غریب گھرانوں کو بہت فائدہ ہو گا۔ اس کے علاوہ جو گرلز سکولوں میں missing facilities کے حوالے سے 3۔ارب روپے رکھے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی ضروری تھا اور جو اپوزیشن کی طرف سے ہم پر انگلیاں اٹھائی جا رہی تھیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ 3۔ارب روپے کی لاگت سے ایک سال کے اندر missing facilities پنجاب میں خاص طور بچیوں کے سکولوں میں ختم ہوں گی اور اس کا ایک بہت بہتر رزلٹ ہمارے سامنے آئے گا۔ میں وزیر خزانہ اور مسلم لیگ (ن) کی حکومت سے ایک اور گزارش کروں گا کہ ہمارے جو پرائیویٹ سیکٹر کے سکول ہیں ان کی ہر سال بغیر notice دیئے جو فیسیں بڑھائی جاتی ہیں اور ہر سال سالانہ جو فیسیں لی جاتی ہیں اس پر خصوصی طور پر قانون سازی کی جائے اور پرائیویٹ سکولوں کو پابند کیا جائے کہ وہ اس میں اپنی من مانی نہ کریں۔ میں ایک اور گزارش کرنا چاہوں گا کہ لائبریریوں کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ ہمارے نوجوان لائبریریوں سے منسلک ہو سکیں۔ اس کے علاوہ الیکشن سے قبل ایک لاکھ ملازمین کو مستقل کرنے کا ایک اعلان کیا گیا تھا وہ بھی میری گزارش ہو گی کہ اس وقت چیف الیکشن کمشنر نے اس کا notice لیتے ہوئے اس کو روک دیا تھا لہذا دوبارہ انہیں مستقل کرنے کا اعلان کیا جائے۔ راولپنڈی شہر کے حوالے سے جو سب سے بڑا مسئلہ ہمارے سامنے ہے وہ پانی کا مسئلہ ہے۔ میں چاہوں گا کہ پانی کے مسئلے کا فوری حل نکالا جائے اس میں Cantt اور City دونوں شامل ہیں۔ راولپنڈی شہر کے لئے

میٹرو بس سروس کا اعلان کیا گیا ہے تو میری گزارش یہ ہو گی کہ میاں محمد شہباز شریف کو پچھلے دور میں رِنگ روڈ کے حوالے سے ایک presentation دی گئی انہوں نے اس کو بڑا appreciate بھی کیا تھا اور وہ 70۔ارب روپے کا پراجیکٹ ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ آپ چائنا یا ترکی کے ساتھ یا پرائیویٹ سیکٹر کے ساتھ مل کر رِنگ روڈ کے منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔ نالہ لئی اور ایک سٹیڈیم روڈ پر ہمارا Overhead Flyover ہے اس کے ساتھ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! آپ جلدی wind up کریں۔

راجہ عبدالحنیف: جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں wind up کرتا ہوں۔ 2008 کے الیکشن کے بعد میں نے Assembly question کیا تھا کہ ہماری جو نئی اسمبلی بن رہی ہے یہ کب مکمل ہو گی تو اس کا جواب آیا تھا کہ جون 2009 میں مکمل ہو جائے گی لیکن آج پانچ سال ہو گئے ہیں اور 2013 شروع ہے ابھی تک اسمبلی کی عمارت مکمل نہیں ہوئی اس حوالے سے میری request ہے کہ اس کو بھی جلد از جلد مکمل کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارے بھائی نے ایک issue اٹھایا ہے کہ ہمارے ایم پی ایز جو دوسرے شہروں سے اسمبلی اجلاس کے لئے لاہور شہر میں آتے ہیں ان کے لئے کمرے نہیں ہیں تو میری گزارش ہو گی کہ وفاقی حکومت کے اسلام آباد میں فیڈرل لاجز جس طرح بنے ہوئے اس طرح ایم پی ایز کے لئے ایک سکیم بنائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! بہت شکریہ۔ وزیر خزانہ صاحب! آپ note کر رہے ہیں، آپ نے راجہ صاحب کے points note کر لئے ہیں؟

وزیر خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے note کر لئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب خرم اعجاز چٹھہ صاحب!

جناب خرم اعجاز چٹھہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے ہم اللہ تعالیٰ کا لاکھ شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے عوام کی آواز کے لئے ہم پر ایک ذمہ داری ڈال کر ہمیں یہاں ایوان میں بھیجا اور ساتھ ہی ہماری عوام نے ہم پر جو اعتماد کیا، ہمیں دعائیں دیں اور ہمارا ساتھ دیا ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ پہلے کی طرح ہم پھر کوشش کریں گے اور ہماری یہ دعا ہے کہ ہم سب مل کر پوری

ایمانداری اور ذمہ داری کے ساتھ اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے اپنے عہدے کو اچھے طریقے سے استعمال کریں اور عوام کے اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچائیں۔

جناب سپیکر! ہم میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو اتنے کم عرصے میں اتنا متوازن بجٹ بنانے پر مبارکباد دیتے ہیں۔ چونکہ ٹائم کی کمی ہے اور بجٹ بہت ہی اچھا ہے صرف کچھ suggestions ہیں جو میں بیان کرتا ہوں کہ کسی بھی معاشرے اور کسی بھی ملک کی ترقی کے لئے سب سے اہم role ایجوکیشن کا ہے۔ ہماری حکومت نے ایجوکیشن کو پہلے بھی اور آج کے بجٹ میں بھی بہت زیادہ focus کیا ہے، چاہے آپ دانش سکول لے لیں، لیپ ٹاپ سکیم لے لیں، Endowment Fund لے لیں اور کمپیوٹر لیب لے لیں۔ اس کے علاوہ ہمارے بچوں کے بیرون ملک visit اور وہ بچے جو کبھی بڑے شہروں میں بھی آنا نہیں سوچتے تھے اور ان کو بیرون ملک اچھی International Universities میں visit کرانا یہ خادم اعلیٰ پنجاب کا بہت اچھا اقدام ہے۔ میری یہ request ہے کہ اس پروگرام کو extend کیا جائے۔ ہم جس طرح دانش سکول ہر ضلع میں بنانے کا سوچ رہے ہیں اس میں میری request ہو گی کہ in future اس کو ہر تحصیل میں لے کر جائیں اور اسی طرح کی International Level کی universities ہر ضلع میں بنائیں تاکہ ہمارے بچے اپنے ڈسٹرکٹ اور اپنی تحصیل میں رہتے ہوئے کسی Complex کا شکار نہ ہوں اور وہاں پر اچھے طریقے سے ایجوکیشن حاصل کر سکیں۔ اسی طرح ہمارے ایجوکیشن سسٹم میں بہت سارے گھوسٹ سکول ہیں اور ایسے سکول جہاں پر ہمارے لوگوں نے وہاں پر گائیں اور بھینسیں باندھ رکھی ہیں ایسے تمام سکولوں کو ہمیں بند کرنا چاہئے یا پھر ہمیں ان کو ٹھیک کر کے دوبارہ سے لوگوں کے لئے ان کو facilitate کرنا چاہئے۔ ہمارے سکولوں کی جو نئی بلڈنگ بنتی ہیں یا upgrade ہوتے ہیں ان کے estimate میں ہمارے بچوں اور ان سکولوں کے لئے فرنیچر کی کوئی facility نہیں provide کی جاتی اور کئی دفعہ یہ چیز دیکھنے میں آئی ہے کہ نئے سکول، نئی بلڈنگ لیکن بچے نیچے ٹاٹ پر بیٹھنے پر مجبور ہیں۔ اس میں یہ ہماری request ہو گی کہ in future جب بھی کوئی نیا سکول یا نئے Institute کا estimate بنایا جائے تو فرنیچر، بجلی اور دوسری تمام چیزوں کا بھرپور خیال رکھا جائے۔ ہمارے سکولوں میں جہاں تک ٹیچروں کی کمی کا سوال ہے اس کے ساتھ ساتھ ہمارا جو lower staff ہے، بہت سارے ایسے سکول ہیں جہاں پر چوکیدار اور نائب قاصد نہیں ہیں جس کی وجہ سے بہت سارا نقصان اس طرح ہو رہا ہے کہ وہاں پر چوکیدار اور سٹاف نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے سکولوں کے ارد گرد کے جو رہائشی ہیں یا اس طرح کے لوگ جو کہ معاشرے میں کرائم

کرتے ہیں وہ سکولوں سے بہت ساری چیزیں چُرا لے جاتے ہیں جس کی وجہ سے بہت ساری پریشانی سکولوں میں بنتی ہے۔اس سلسلے میں ہماری request ہے کہ یہ ہمارا قومی اثاثہ ہیں ان کو بچانے کے لئے ہمارے سکولوں میں سٹاف ضرور provide کیا جائے۔جس طرح یہاں پر بات ہوئی کہ ہر پرائیویٹ سکول وہاں پر provision % 10 رکھے تو ہماری یہ request ہے کہ اسی طرح کالجوں اور یونیورسٹیوں میں بھی غریب بچوں کے لئے فری ایجوکیشن رکھی جائے۔ہیلتھ کے حوالے سے بھی یہ request ہے کہ ہیلتھ یونیورسٹیز اور کالج ہر ڈسٹرکٹ کی سطح پر ہوں۔Rescue 1122 facility بہت اچھی ہے اس کو تحصیل سطح پر extend کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چٹھہ صاحب! بس اب آپ wind up کریں۔

جناب خرم اعجاز چٹھہ: ڈائیلسز پروگرام جو شروع کیا گیا ہے اس کو ہر ڈسٹرکٹ کی سطح پر کیا جائے کیونکہ آج کل یہ بیماری لوگوں کو بہت زیادہ ہو رہی ہے اس لئے فری ڈائیلسز کی سہولت ہر ڈسٹرکٹ میں مہیا کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

جناب خرم اعجاز چٹھہ: جناب سپیکر! بس میں ایک آخری بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آخری بات کر کے بالکل end کریں۔

جناب خرم اعجاز چٹھہ: جناب سپیکر! ایگریکلچر کے حوالے سے یہ کہنا چاہوں گا کہ ہماری زراعت میں جو لوگوں کی inputs ہیں اس سے آج کل زمیندار بہت زیادہ پریشان ہیں،ان کو سستا اور subsidize کیا جائے۔الیکٹرک سٹی، کھاد، بیجوں اور ریسرچ انسٹیٹیوٹ کو بہتر بنایا جائے تاکہ پروڈکشن بڑھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: باقی تجاویز آپ وزیر خزانہ صاحب کو دے دیں، بہت شکریہ

جناب خرم اعجاز چٹھہ: جناب سپیکر! آخر میں، میں ایک بات کرنا چاہوں گا، پانچ منٹ بہت جلدی ختم ہو گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، پانچ منٹ تو ٹائم پر ختم ہوئے ہیں۔(قہقہہ)

جناب خرم اعجاز چٹھہ: میں ٹائم زیادہ لینے پر اپنے باقی ممبران سے معذرت خواہ ہوں اور آخر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے میاں محمد شہباز شریف نے بجٹ میں کہا ہے کہ ہم پٹواری اور تھانہ نظام کو

بہتر کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم سب ان کے ساتھ ہیں اور ہم بہت جلد اس پرانے نظام کو اپنے معاشرے سے نکال پھینکیں گے۔ بہت مہربانی، بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترم زاہد اکرم صاحب!

چوہدری زاہد اکرم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o من کان یُرید العزۃَ فلِ اللہِ العزۃُ جمیعًاo صدق اللہُ العظیم o جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان میں تقریر کرنے کا موقع دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے کہ جس نے مجھے سال 14-2013 کے بجٹ پر اظہارِ خیال کے قابل بنایا۔ پاکستانی قوم نے ایک بار پھر مسلم لیگ (ن) کی قیادت پر جس طرح تاریخی اعتماد کا اظہار کیا ہے اس پر میں قائد محترم میاں محمد نواز شریف اور خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ اور میاں صاحب کی ٹیم کو ایک مثالی بجٹ ایوان میں پیش کرنے پر بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس بجٹ میں زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے عوام الناس کی بہتری، فلاح اور ترقی کے سفر کا آغاز کیا گیا ہے۔ ترقی کے اس سفر میں حصولِ منزل کے لئے ہم نے جو عہد کیا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر ثابت قدمی عطا فرمائے۔ بجٹ میں تاریکیوں، مایوسیوں اور مشکل حالات کا مقابلہ کر کے انسانی زندگی کے بنیادی مسائل کے حل کے لئے سادگی، کفایت شعاری، اور محنت کو اپنا کر نبی آخری الزماں حضرت محمد ﷺ کی سُنت کو مشعل راہ بنایا گیا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل ہو گی۔ پرانا پٹواری اور تھانہ کلچر کا خاتمہ، عام آدمی کے لئے سکون حکومت پنجاب کا انقلابی قدم ہے۔ بجٹ میں تعلیم کے شعبہ کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے بالخصوص جنوبی پنجاب کے عوام کے لئے دانش سکولوں کا قیام، سکولوں کی اپ گریڈیشن، گرلز سکولوں میں چار دیواریاں، بلڈنگ کے لئے فنڈ مہیا کرنا بہت احسن قدم ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

تعلیمی معیار کو بلند کرنے اور میرٹ کو اپنا کر قائد محترم نے طلباء و طالبات میں مقابلے کا جذبہ پیدا کیا ہے۔ سکولوں کی اپ گریڈیشن اور کالجوں کے قیام سے ایک انقلاب آئے گا اور ہمارے نوجوان تعلیم سے آراستہ ہو کر پاکستان کی ترقی کے لئے اپنا کردار ادا کر سکیں گے۔ دیہاتی اور شہری سکولوں کے بچوں میں فرق ختم کرنے کے لئے خادم اعلیٰ پنجاب نے جو کوششیں کی ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں۔ میری تجویز ہے کہ اگر سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں کا نصاب ایک کر دیا جائے تو ہمارے دیہی علاقوں، سرکاری سکولوں اور پرائیویٹ سکولوں کے بچوں کے معیار تعلیم کا فرق بھی ختم ہو جائے گا۔ اس سے متعلق محکمہ تعلیم کے ماہرین اور جناب وزیر تعلیم کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ مثبت حل نکل سکے۔

میرے علاقہ لطیف آباد میں جو ایک central place ہے اس میں near about کوئی ڈگری کالج نہ ہے۔اس کی رواں سال میں منظوری دی جائے۔بجٹ میں جنوبی پنجاب کے لئے بتیس فیصد فنڈ مختص کیا گیا ہے اس میں اقلیتوں کے لئے بھی کچھ حصہ مقرر کیا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

ہمارا ملک ایک زرعی ملک ہے اور ہماری معیشت کا انحصار زراعت پر ہے۔زراعت کی ترقی کے لئے بجٹ میں اٹھائے گئے اقدامات قابل تحسین ہیں۔ملکی ضرورت کے پیش نظر زراعت سے متعلق ڈیری کی ترقی کے لئے خواتین کی شمولیت احسن اقدام ہے۔گرین ٹریکٹر سکیم،ایگریکلچر اور نوجوانوں کے لئے انٹرن شپ سکیمیں ترقی کا باعث بنیں گی۔اسی طرح آبپاشی کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے بجٹ میں نہروں اور کھالوں کی پختگی کے لئے کثیر رقم مختص کی گئی ہے جس سے خاطر خواہ نتائج نکلیں گے۔اس ضمن میں،میں معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ پانی جیسی خداداد نعمت کی تقسیم میں میرے ضلع بہاولنگر کے ساتھ بے حد زیادتی ہوئی ہے جس سے ملکی پیداوار کو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔پانی کی منصفانہ تقسیم سے بہتری آسکتی ہے۔ضلع بہاولنگر پنجاب میں ایک گنجان اور پیداوار کے لحاظ سے ایک اہم ضلع ہے۔ضلع کے دو تہائی علاقہ میں زیر زمین پانی کڑوا ہے جس کی وجہ سے کاشتکاری اور پینے کا پانی ناقابلِ استعمال ہے۔کاشتکاری کا انحصار صرف نہری پانی پر ہے اور پانی کی فی ایکڑ تقسیم غیر منصفانہ ہے۔مظفر گڑھ،رحیم یار خان،بہاولپور اور بہاولنگر ایک جیسے sandy علاقے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،wind up کریں۔

چودھری زاہد اکرم:جناب سپیکر!میں تھوڑا سا ٹائم لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:زاہد اکرم صاحب!ٹائم مختصر ہے،بس اس کو end کریں۔

چودھری زاہد اکرم:جناب سپیکر!میں صرف ایک عرض کرنا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آخری بات کریں اس کے بعد اپنی تقریر end کریں۔

چودھری زاہد اکرم:جناب سپیکر!میں ایک شعر سے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں:

یہ کیسا دستور زباں بندی ہے تیری محفل میں
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک افتخار احمد صاحب!

ملک افتخار احمد: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ میں وزیر خزانہ کو ایک جامع بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ میاں محمد نواز شریف کو وزیر اعظم اور میاں محمد شہباز شریف کو وزیر اعلیٰ بننے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ کی وساطت سے میں وزیر خزانہ سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں، جس طرح میرے بھائی نے بھی بات کی ہے کہ راولپنڈی کینٹ اور راولپنڈی شہر میں پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ دوسری بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو بجٹ پیش ہوا ہے اس حوالے سے تنقید برائے تنقید تو ہر جماعت پر ہوتی ہے اور جس طرح پچھلے ادوار میں بھی ہوتی رہی ہے مگر جس طریقے سے بجٹ پیش ہوا ہے اور ساری ٹیم نے مل کر اس بجٹ کو پیش کیا ہے میں اس پر مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایوان کا وقت پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

ملک افتخار احمد: اس کے ساتھ یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر اس پر بہتر طریقے سے ساری ٹیم نے کام کیا جس طرح تھانہ کلچر اور پٹواری کلچر پر بات ہوتی ہے اگر اس پر کام کیا گیا تو انشاء اللہ یہ بہت اچھا کام ہے۔ یہی چیز ہے جس کی غریب آدمی تک رسائی ہو گی اور غریب آدمی کو اس سے فائدہ بھی پہنچے گا کیونکہ لوگوں کو ایف آئی آر کٹوانے کے لئے یا اگر گاڑی گم ہو جائے تو اس کے لئے بے شمار چکر کاٹنے پڑتے ہیں۔ اسی طرح پٹواری کے پاس بھی جب وہ فرد لینے جاتے ہیں تو وہ لوگوں سے بے شمار پیسے ڈیمانڈ کرتے ہیں اگر اس پر عمل ہو گیا اور ہماری ٹیم نے کام کیا جو کہ ہم کریں گے اور ساری ٹیم اس کا عہد کرے گی تو اس سے غریب تک فائدہ پہنچے گا۔ اس کے علاوہ سستی روٹی سکیم کی بات ہوتی ہے اگر اس کو دوبارہ شروع کیا جائے، جس طریقے سے پہلے کام ہوا ہے اس پر باقاعدہ ٹیم بنا کر کام کیا جائے تو یہ بھی غریب آدمی کے لئے بہترین اور فائدے کی چیز ہے۔ لوگوں کو اس کا پہلے بھی فائدہ ہوا ہے اور آئندہ بھی ہو گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ ملک ذوالقرنین ڈوگر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جی، محترم شعیب اویسی صاحب!

میاں محمد شعیب اویسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا، energy crisis اور financial crisis کا جو دور ہے اس دور میں بجٹ بنانا بہت مشکل اور ناممکن سی بات تھی۔ میں مبارکباد دیتا ہوں جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کو اور فنانس منسٹر کو کہ انہوں نے بڑا متوازن

بجٹ بنایا اور ہر شعبے، ہر سیکٹر میں پیسے رکھے چونکہ ٹائم کی بڑی قلت ہے اس لئے میں مختصر سی گزارش کروں گا کہ میں جنوبی پنجاب سے تعلق رکھنے والا ہوں، جنوبی پنجاب کے لئے 93۔ارب روپے کی خطیر رقم رکھنا بہت احسن اقدام ہے۔ میں جنوبی پنجاب کے لوگوں کی طرف سے جناب وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بڑی مہربانی، شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ آج کے اجلاس کی کارروائی مکمل ہوئی۔ اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 24۔جون 2013 صبح 11 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ اس روز بھی سالانہ بجٹ پر عام بحث جاری رہے گی۔